خزان لالہ



اشتیاق احمد

فرزان لامہ

اشتیاق احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔



محمود، فاروق، [illegible] جمشید سیریز 639

فرٹان لام

اشتیاق احمد

تخلیق واشاعت میں
نئے دور کا آغاز

انداز

ناشر: منصور احمد بٹ
تزئین: محمد سعید نادر
سرکولیشن: محمد یار بھیر
قیمت: 75 روپے

منصور احمد بٹ نے عبدالرشید پرنٹرز سے چھپوا کر انداز پبلی کیشنز لاہور سے شائع کیا

انداز پبلی کیشنز
3، عابد مارکیٹ بجوار شاہ روڈ، ساندہ کلاں، لاہور
فون: 7246356 - 7112969



ترجمہ: "حضرت حذیفہؓ مرفوعاً" روایت کرتے ہیں کہ نبوت میں سے مجھے خواب کے سوائے کوئی جزو باقی نہیں رہا۔"

ترجمہ: "حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبت ہے اور آپ خاتم النبیین ہیں' (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین اس وقت لکھا ہوا تھا جب کہ آدمؑ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے' اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند میں روایت کیا ہے' (کذافی المشکوۃ) نیز یہ حدیث کنزالعمال میں بھی بحوالہ ابن سعد روایت کی گئی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں ام الکتاب میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا' کذافی الکنز صفحہ ۱۱۲ جلد ۶)۔"

ترجمہ "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور اس طرح تقریر فرمانے لگے، جیسے کوئی رخصت ہونے والا کرتا ہے، پس تین مرتبہ تکرار فرمایا کہ میں نبی امی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور (اسی حدیث کے آخر میں فرمایا کہ) جب تک میں تمہارے اندر موجود ہوں اس وقت تک میرے احکام سنتے اور ان کا اتباع کرتے رہو، اور جب مجھے دنیا سے لے لیا جائے تو تم کتاب اللہ کو مضبوط پکڑو اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو (روایت کیا اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن مردویہ نے کذافی الدار المنثور، صفحہ ۱۳۱ ج ۳

ترجمہ "حضرت نعمان ابن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اندر نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا (یعنی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں زندہ رہیں گے) پھر اللہ تعالیٰ نبوت کو اٹھا لے گا اس کے بعد قوت کے زور پر بادشاہت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہو گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو اٹھا لے گا پھر خلافت طریقہ نبوت پر ہو گی، اس کے بعد آپؐ خاموش ہو گئے" (امام احمدؒ نے مسند میں اور بیہقی نے روایت کیا ہے (از مشکوۃ)

دو باتیں

السلام علیکم! فرنان! جب لکھنا شروع کیا اس وقت یہ معلوم نہیں تھا کہ میں ایک خاص ناول شروع کر بیٹھا ہوں..... اگر معلوم ہوتا تو یہ ناول 20 جون کا خاص نمبر ہوتا..... جب اس کی ضخامت 400 صفحات کے برابر ہو گئی اور ناول کسی طرح ختم نہ ہو سکا تو دو باتیں ذہن میں آئیں، پہلی یہ کہ اس ناول کو چار چار سو صفحات کے دو حصوں میں شائع کیا جائے..... ایک حصہ اس ماہ، دوسرا حصہ اگلے ماہ..... پھر سوچا..... اس طرح آپ الجھن کا شکار ہو جائیں گے اور ایک ماہ تک بے چینی سے انتظار کریں گے..... لہٰذا آپ کو الجھن اور بے چینی سے بچانے کے لیے اسی حصے میں ناول ختم کرنے کی ٹھانی ..... لیکن میرے لیے یہ کام بھی مشکل ثابت ہوا..... ناول واقعی مزید چار سو صفحات بلکہ اس سے بھی زیادہ صفحات مانگ رہا تھا..... میں نے خود کو مشکل میں ڈال لیا..... اور آپ کو الجھن اور بے چینی سے بچا لیا..... حل یہ نکالا کہ قریباً پانچ سو صفحات پر ناول مکمل کر ڈالا..... اب یہ آپ کی خدمت میں پیش ہے..... اپنی نوعیت کا انوکھا ناول..... آپ نے ایسا عجیب و غریب ناول پہلے کبھی نہیں پڑھا ہو گا۔

یہ تو تھیں باتیں اس ناول کے بارے میں..... اس بار مجھے ایک خط ملا ہے..... اس خط کے الفاظ یہ ہیں۔

جناب اشتیاق احمد

السلام علیکم! یہ پیسے آپ کو دینے تھے' ان کا ڈرافٹ بھیج رہا ہوں' آپ اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں' واپسی چاہیں تو آپ کے ادارے کا لکھا ہے تاکہ دونوں صورتوں میں پیسے آپ تک پہنچیں۔

میرے متعلق جاننے کی ضرورت نہیں۔ فقط والسلام

اس خط کے ساتھ ایک ڈرافٹ تھا..... جن مہربان نے یہ ڈرافٹ بھیجا ہے اور خط لکھا ہے..... مہربانی (اگر اس کی وضاحت بھی کر دیں..... ورنہ میں شک میں مبتلا رہوں گا..... میں ان کا احسان مانوں گا..... اور ان کا شکریہ ادا کروں گا۔ اور ان کی طرف سے دل میں کوئی خیال نہیں لاؤں گا..... بلکہ ان کی عظمت کا اعتراف کروں گا..... وہ یہ احسان ضرور کریں..... ضرور کریں..... کہ یہ پیسے انہوں نے کس سلسلے میں اور کیوں ارسال کیے ہیں اور اتنا پراسرار طریقہ کیوں اختیار کیا ہے۔

پچھلے دنوں اخبارات نے یہ خبر خوب زور شور سے لگائی کہ مرزائیوں کے مرزا طاہر نے لندن سے ڈش کے ذریعے یہ پیغام دیا ہے کہ پاکستان کا آئین ردی کاغذ کا ٹکڑا ہے اور پاکستان تباہ ہو کر رہے گا وغیرہ وغیرہ۔

"پچاس سال سے ختم نبوت کے علمائے کرام یہی کہتے چلے آ رہے ہیں کہ مرزائی ملک اور ملت کے وفادار نہیں ہیں..... یہ ملک اور قوم کے دشمن ہیں۔

پاکستان کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے..... لیکن ان باتوں کو علما کی باتیں کہہ کر ہمیشہ جھٹلانے کی کوشش کی جاتی ہے..... لیکن اب تو اس اعلان کو پوری دنیا میں سنا گیا ہے..... اب تو حکومت کو چاہیے..... مرزائیوں کو غدار وطن قرار دے دیا جائے کہ پاکستان کی بھلائی اسی میں ہے..... دوسرا ان لوگوں کی سازشوں سے ہم کبھی بھی ملک کو ترقی کے راستے پر نہیں ڈال سکیں گے..... 65ء کی جنگ میں ان کی سازشوں کے شواہد ملے ہیں..... اور 71ء کی جنگ میں بھی..... اور اس مرتبہ ملک میں جو بحران مچا..... اس میں بھی ان کا ہاتھ ہونے کی خبریں اخبارات میں آئی ہیں..... لہذا حکومت کو چاہیے اس بارے میں فوری طور پر فیصلہ کرے..... ملک بچانا ہے تو ان کا انتظام کرنا ہوگا..... نہیں تو یہ ملک کو لے ڈوبیں گے..... چند روز پہلے "خبریں" میں محترم خوش نود علی خان صاحب کا کالم ناقابل اشاعت شائع ہوا ہے..... جس کا عنوان تھا..... کپتان کی غلطیاں اور پاکستان کی جیت..... اپنے اس کالم میں وہ لکھتے ہیں:

"ایک ریٹائرڈ میجر نے ان سے فون پر بات کی' میجر صاحب مجھ سے ملنا چاہتے تھے..... میجر صاحب نے ایک فہرست پیش کی' وہ حکومت پاکستان کے بعض اہم عہدوں پر فائز اور اہم جگہوں پر فائز قادیانیوں کی تھی.....

معلومات بہت دلچسپ تھیں اور ان کا دعویٰ تھا کہ وہ یہ باتیں پہلے بھی ذمے دار شخصیات کے علم میں لا چکے ہیں۔
بہرحال وہ فہرست اور اس کی دوسری تفصیلات اتنی خوفناک ہیں کہ میں ابھی تک اسے شائع کرنے کی جرات نہیں کر سکا"۔
لیکن میرا مطالبہ محترم خوش نود صاحب سے یہ ہے کہ آپ کو وہ فہرست اور تفصیلات شائع کرنا چاہئیں..... شائع کر کے آپ اس ملک اور قوم پر احسان کریں گے اور یہ احسان ضرور کریں..... کیا پاکستان کی بھلائی کا کوئی موقع ہمیں گنوانا چاہیے..... ہرگز نہیں۔

اشتیاق احمد



غلطی

"یہ..... یہ کیسے ممکن ہے"۔ اکرام اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
چند لمحے تک وہ گم سم کھڑا رہا' پھر کرسی میں گر گیا اور گھنٹی کا بٹن دبایا..... فوراً ہی چپراسی اندر داخل ہوا..... وہ بھی اکرام کے چہرے پر زلزلے کے آثار دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔
"کیا ہوا سر"۔
"تمہارا سر"۔ اکرام جھلا کر بولا۔
"یس سر"۔ اس نے فوراً کہا۔
اکرام کو ہنسی آ گئی۔
"خدا کا شکر ہے سر..... آپ ہنس پڑے"۔
"اچھا جاؤ..... توحید احمد کو بلا لاؤ..... آج اس کی خبر لینا ہو گی"۔
"جی..... جی..... جی اچھا"۔ اس نے کہا اور تیزی سے جانے کے لیے مڑ گیا۔

ایک منٹ بعد توحید احمد اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی زردی
کے آثار صاف نظر آ رہے تھے۔ اس لیے کہ چپراسی نے اسے بتا دیا تھا کہ چیف
ہو گئے ہیں۔

"جواد صاحب! یہ سب کیا ہے؟" اکرام نے میز پر پڑی تین فائلوں
کی طرف اشارہ کیا... آواز میں بلا کی تلخی تھی۔

"میں سمجھا نہیں سر"۔ توحید احمد بولا۔

"سمجھ تو تم گئے ہو... 29 اپریل کی رات تم نے ایک گھر سے ایک
غیر ملکی جاسوس کو گرفتار کیا۔ وہ وہاں اس گھرانے کے مہمان کے طور پر رہ رہا
تھا... کسی دوست کا رقعہ لے کر آیا تھا۔ انہوں نے اس دوست کی وجہ سے
اسے بطور مہمان اپنے گھر میں ایک کمرہ دے دیا، لیکن پھر انہیں اس کی نقل و
حرکت پر شک ہوا... اس نے ہمیں فون کیا۔ میں نے تمہیں وہاں بھیج دیا...
تم نے اسے گرفتار کر لیا... پوچھ گچھ کے بعد اور جو کاغذات اس کے پاس
سے برآمد ہوئے، ان کے مطالعے کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ ایک غیر
ملکی جاسوس ہے... لہٰذا تم نے اسے حوالات میں بند کر دیا... ایک دو روز
تک اسے عدالت میں پیش کر کے جیل بھیج دیا جائے گا"۔

"جی ہاں! ایسی بات ہے... اس میں غلطی کیا ہے سر"۔

"پہلے پوری بات سن لو"۔

"جی بہت بہتر... سنائیے... لیکن پوری بات سننے تک میری ٹانگیں
ضرور لرز جائیں گی... اگر اجازت ہو تو کرسی پر بیٹھ کر سن لوں"۔ اس نے بھی
بے ساختہ کہا۔

"اوہ ہاں! ضرور... مجھے اس کا خیال نہیں رہا... معاف کرنا"۔
اکرام فوراً بولا۔

"کوئی بات نہیں، معاف کیا"۔ توحید مسکرایا۔

"لیکن میرے معافی مانگ لینے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میرا غصہ کم
ہو گیا ہے"۔

"اور آپ بھی میری مسکراہٹ سے یہ خیال نہ فرمائیں کہ میں بے فکر
ہو گیا ہوں... میری پریشانی میں ابھی تک لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہی ہو رہا ہے اور
میں یہ سوچ رہا ہوں کہ... آخر مجھ سے کہاں اور کیا غلطی ہوئی ہے"۔

"معمولی ایسی ویسی غلطی... اس سے بڑی غلطی تو ہمارے محکمے میں ہو ہی
نہیں سکتی... یہ ہمارے محکمے کی تاریخ کی سب سے بڑی غلطی ہے"۔

"آپ تو میری جان نکالے دے رہے ہیں... اس سے پہلے کہ میری
غلطی انسپکٹر صاحب کے علم میں آ جائے... آپ جلدی سے بتا دیں اور اس
کا نشانہ مت بنائیں"۔ توحید احمد نے بوکھلا کر کہا۔

"اس کا بتانا میرے بس میں نہیں... اور انسپکٹر صاحب تو پہلے ہی یہ
کہ تم کو غلطی پیش کرنے کا پیغام دے چکے ہیں... میں لے جانے ہی والا تھا کہ
ان کی ایک غلطی پر نظر پڑ گئی"۔

"خدا کا شکر ہے..... آپ کی نظر پڑ گئی — اب مجھے دیکھ تو آپ
ہیں گے"۔

"اچھا پہلے تفصیل سن لو..... ایسا نہ ہو..... ان کا پیغام پھر آ جائے"۔

"جی فرمایئے" — وہ بولا۔

"یہ گرفتاری 29 اپریل کی رات کو نو بجے عمل میں آئی تھی —
نو بجے — کیا یہ بات ٹھیک ہے"۔

"جی بالکل..... یہ بات تو میں پہلے ہی اپنی رپورٹ میں لکھ چکا ہوں"۔

"اوکے — اب حوالدار محمد حسین کو بلاتے ہیں"۔

"جی — کیا مطلب؟"۔

"ابھی بتاتا ہوں" — اکرام نے کہا اور گھنٹی بجائی — ہم نبی چپڑاسی اندر
داخل ہوا — اس نے کہا۔

"حوالدار محمد حسین آزاد کو بلاؤ"۔

"یس سر..... کیا انہیں بھی بتا دوں..... ان کی آج خیر ہو جائے گی"۔

"ہاں بالکل" — اکرام نے فوراً کہا۔

ایک منٹ بعد محمد حسین آزاد اندر داخل ہوا، اس کے چہرے
ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"محمد حسین آزاد صاحب! یہ سب کیا ہے" — اکرام چلایا۔

"جی..... میں سمجھا نہیں آپ کا اشارہ کس طرف ہے"۔

"یہ فائل دیکھ رہے ہیں آپ"۔

"جی بالکل" — دیکھ رہا ہوں۔

"آپ کی اس فائل کے مطابق..... 29 اپریل کی رات ٹھیک نو بجے
آپ نے ایک شخص کو گرفتار کیا — وہ ڈپٹی مجید رزمی کے گھر سے کوئی چیز
اڑانے کے چکر میں تھا — اور وہاں کے ملازم کے بھیس میں تھا — مجید رزمی
صاحب کو اس پر شک گزرا — انہوں نے ہمیں فون کیا..... میں نے تمہیں
بھیج دیا — اور تم اسے گرفتار کر کے لے آئے..... اس کے کاغذات
سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ غیر ملکی ہے"۔

"جی ہاں! بالکل یہی بات ہے..... لیکن اس میں غلطی کیا ہے سر"۔

"تم نے اس فائل میں اس کا نام زودی لکھا ہے — 29 اپریل کی رات
نو بجے اسے گرفتار کیا گیا" — اکرام ابھی یہاں تک ہی کہہ پایا تھا کہ وہ چونک
اٹھا۔

"کیا مطلب سر — یہ..... یہ کیسے ممکن ہے"۔

"یہی میں نے تم سے کہا تھا..... یہ کیسے ممکن ہے" — اکرام نے اسے

"کیا مطلب سر — ہوا کیا ہے؟" محمد حسین نے پوچھا۔

"ابھی بات پوری نہیں ہوئی..... 29 اپریل کی رات نو بجے میں نے
بھی ایک شخص کو گرفتار کیا تھا — وہ وزیر خارجہ کے پی اے کی کوٹھی میں بغیر
اجازت داخل ہوا تھا..... لیکن اسے اندر داخل ہوتے دیکھ لیا گیا..... مجھے
فون کیا گیا، میں فوراً وہاں پہنچا اور اسے گرفتار کر لیا گیا — اس کے کاغذات

سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ غیر ملکی ہے اور وہ جاسوس ہے.... اس نے ہم لوگوں کو بتایا"۔

"کیا!!!" توحید احمد اور محمد حسین آزاد ایک ساتھ چلائے۔

عین اس وقت انسپکٹر جمشید کا چپراسی اندر داخل ہوا۔

○

"تم نے اس نیلے لباس والے کو دیکھا محمود"۔ فرزانہ نے سرگوشی کی۔

"نن نہیں تو.... کون سے نیلے لباس والے کی بات کر رہی ہو۔ یہاں تو کئی نیلے لباس والے موجود ہیں"۔ محمود نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"اوہو.... وہ سامنے.... گلاب کی کیاری کے ساتھ بھی ہیں"۔

اب محمود نے اسے دیکھا۔

"اب دیکھ لیا ہے.... اس میں کیا خاص بات نظر آئی ہے تمہیں"۔

"اس نے اس وقت تک تین بار ایک عجیب حرکت کی ہے"۔

"اور وہ عجیب حرکت کیا تھی.... پہیلیاں نہ بجھواؤ"۔ محمود نے بنایا۔

"یہ تم دونوں کیا کھسر پھسر کرنے لگے"۔ محمود کے ساتھ بیٹھے فاروق نے چونک کر پوچھا۔

"اس نیلے لباس والے کو تم بھی دیکھ لو.... فرزانہ دکھانا چاہتی ہے"

"اگر فرزانہ دکھانا چاہتی ہے تو میں نہیں دیکھوں گا.... اس طرح یہ مجھے کسی نہ کسی کیس میں الجھا لے گی اور میں اس دعوت کا لطف غارت کرنا نہیں چاہتا"۔ فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں بھئی"۔ اس کے دوسری طرف بیٹھے خان رحمان بول اٹھے۔

"فرزانہ کا ایک اصول ہے انکل.... اور وہ بیچاری اس اصول پر عمل کرنا چاہتی ہے اس وقت"۔ فاروق نے منہ بنایا۔

"اور وہ اصول کیا ہے"۔ خان رحمان مسکرائے۔

"آ بیل مجھے مار"۔

"کیا مطلب؟؟" وہ چونکے۔

ساتھ ہی پروفیسر داؤد بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی.... یہ کیسی کھسر پھسر ہو رہی ہے.... مجھے بھی اس میں شامل کر لو"۔

"جی کیا فرمایا پروفیسر انکل.... کس میں شامل کر لیں"۔ فاروق نے چونک کر کہا۔

"کھسر پھسر میں.... اور کس میں.... دعوت میں تو ہم پہلے ہی شامل ہیں۔ نواب شاہی کے ہاں دعوت ہو اور ہمیں نہ بلایا جائے.... ہو ہی نہیں سکتا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ آج اس دعوت میں جمشید نہیں ہے"۔

"وہ جیپ میں گئے ... لیکن ذرا دیر پہلے ... ان کا فون آیا تھا ... وہ خیریت سے
ہوئے ہیں۔" محمود نے بتایا۔

"ہاں تو کیا بات ہو رہی تھی۔"

"فرزانہ کو اس بیچارے ... میں کوئی عجیب بات محسوس ہوئی ہے
... ابھی تک ہم اس سے پوچھ نہیں سکے کہ بات کیا تھی۔" فاروق نے
جلدی جلدی کہا۔

"ہوں ... چلو بتاؤ فرزانہ۔"

"بات کو چھوڑیں انکل ... مہربانی فرما کر آپ میرا ایک کام کر دیں۔"
فرزانہ نے کہا۔

"کیا کام ... یہ بھی تو بتاؤ نا۔" محمود جھلا اٹھا۔

"آپ انکل سے ان کا ... لے دوا دیں۔"

"یہ ... یہ کیا بات ہوئی۔" دونوں اچھل پڑے۔

"کیوں انکل ... کیا آپ اتنا سا کام نہیں کر سکتے۔"

"کر سکتا ہوں ... ضرور کر سکتا ہوں لیکن ... ذرا سوچو ... یہ کتنا برا
سا لگے گا ... جب ہم نواب شاہی سے اس کا ... مانگیں گے ... اور پھر ان
کل یہاں بہت زیادہ قیمتی چیزیں آ رہی ہیں ... کیا خبر ... وہ کوئی قیمتی چیز ہو۔"

"کچھ نہ دیں ... بس آج آپ یہ کام کر دیں۔" فرزانہ بولی۔

"ارے ... بھئی ... تمہیں اس ... میں کیا چیز نظر آ گئی ... آخر
کیوں بھاگا ... اور پھر تم تو ان سے کافی فاصلے پر تھے ... اور ابھی تک ان

... دیکھیے جب کا موقع تمہیں مل سکے ... تو پھر تم نے اس بچی کے بارے
میں پہلے ہی اندازہ کیوں قائم کیا ہے۔"

"یہ بات میں بعد میں بتاؤں گی ... لیکن آپ ذرا جلدی یہ کام
کریں۔"

"تو یہ کام تم خود کیوں نہیں کر لو۔" خان رحمان نے منہ بنایا۔

"کرنے کو تو یہ کام میرے بائیں ہاتھ کا ہے ... لیکن میں نہیں کرنا چاہتی
اس کی بھی ایک وجہ ہے ... میں پھر بتاؤں گی۔"

"حد ہو گئی ... اس قدر پراسرار بننا بھی اچھی بات نہیں ہے ...
دوسروں کو الجھن میں ڈال کر رکھ دیتی ہو۔" محمود جل گیا۔

"کیا کیا جائے ... مجبوری ہے۔"

"مجبوری ... یہ اس معاملے میں مجبوری کہاں سے ٹپک پڑی۔"

"بس اب کیا بتاؤں ... کیا نہ بتاؤں ... آپ بس میرا یہ کام
کریں۔"

"اچھی بات ہے ... تم بھی کیا یاد کرو گی۔" یہ کہہ کر وہ مسکرائے اور
اٹھ کھڑے ہوئے۔

نواب شاہی نے آج اپنے تمام قریبی دوستوں کو رات کے کھانے پر
بلایا ہوا تھا ... وہ اس قسم کی دعوتیں عام طور پر دیتے رہتے تھے ... دراصل
ان کو ... وہ خوشی بھی محسوس کرتے تھے ... ان کے پاس دولت
کی کمی نہیں تھی ... زمینیں بے تحاشا تھیں ... اور یہ زمینیں ان کے باپ

دوا نے بھی صحت سے حاصل کی تھیں... بڑھاپے کے طور پر انھیں تحفے میں دی تھیں۔

خان رحمان ان کے قریب پہنچے اور ان کے کان پر جھکتے ہوئے بولے۔

"نواب شاہی... مجھے علیحدگی میں ایک بات کرنا ہے... اگر آپ محسوس نہ کریں۔"

"اوہ ضرور خان صاحب... کیوں نہیں۔"

یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے... پھر دونوں باغ کے ایک کونے کی طرف چل پڑے۔

"بات دراصل یہ ہے... میں فرزانہ کے لیے ایک ہستی کی تلاش ہے کہ مگر اسے قبول نہیں ہوگا۔" وہ بولے۔

"ہاں کہیے... بلا جھجک کہیے۔" نواب شاہی بولے۔

"فرزانہ کو جانتے ہیں نا؟"

"جی ہاں اور اس... کی... بھی باتیں سنتے ہیں۔" مسکرا کر کہا۔

"آپ سے... آپ کا... وہ کہتے کہتے رک گئے... شاید اس کی ہمت جواب دے گئی۔

"ہاں ہاں... بلا جھجک کہیے خان صاحب... ارے... مجھے اپنی بیٹی کی طرح عزیز ہے۔"

"آج پھر سمجھے... فرزانہ آپ سے آپ کا بیٹا مانگتی ہے۔"

"کیا؟؟؟"

وہ دھک سے رہ گئے... ان کا منہ مارے حیرت کے کھلا کا کھلا اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں... خان رحمان کو یوں لگا جیسے ان پر سکتہ طاری ہو گیا ہو۔

******

ڈوگی

"صاحب نے کہا ہے کہ آپ فوراً آئیں..... اتنی دیر کیوں لگا دی"
چپڑاسی بولا۔

"میں... میں آ رہا ہوں... آپ چلیں" اکرام گڑبڑا گیا۔

چپڑاسی چلا گیا تو اس نے کہا۔

"تم دونوں یہیں ٹھہرو... پہلے میں انسپکٹر صاحب سے بات کر لوں"
یہ کہہ کر اس نے تینوں فائلیں اٹھائیں اور کمرے سے نکل آیا۔

"السلام علیکم سر" اس نے انسپکٹر جمشید کے دفتر میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم... خیر تو ہے... اتنی دیر کیسے لگ گئی؟" ان کا لہجہ ناگوار نہیں تھا۔

"وہ تینوں فائلیں آپ کے سامنے لانے کے لیے تیار تھا سر... تینوں مجرموں کے بارے میں ایک عجیب بات سامنے آگئی... اس لیے دیر لگ گئی"

"اور وہ عجیب بات کیا ہے... کیا وہ تینوں فرار ہو گئے ہیں... [illegible]
[illegible] ہو گیا ہے"

"ایسی بات نہیں سر... وہ تینوں الگ الگ حوالات میں ہیں... کل
ان کی عدالت میں پیشی ہوگی [illegible] جیل میں رکھنے کی اجازت
[illegible] کی جا سکتی ہے۔"

"اور پھر وہ عجیب بات [illegible]"

[illegible]
[illegible] کا مطالعہ کرنے لگے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"ہاں [illegible] انگلیوں کے نشانات لیے گئے تھے"

"جی ہاں، وہ فائل میں موجود ہیں" اس نے بتایا۔

اب انہوں نے تینوں کی انگلیوں کے نشانات کو چیک کیا

انسپکٹر مسعود کے چہرے پر ہلکی حیرت نظر آئی۔

"یس [illegible] نہیں [illegible] یہ پیچیدہ کیس ہے۔"

[illegible]

[illegible]

"ٹھیک ... [illegible]"

"یہ نشانات ... [illegible] تم نے اس کا جائزہ لیا؟"

"جی نہیں سر۔"

"یہ دیکھو اکرم ... غور سے دیکھو ... مگر نہیں ... یوں نہیں
آئے گا ... یہ لو ... عدسے کی مدد سے دیکھو ... ہاں ... پہلے پہلے
نشانات کو دیکھو۔ پھر دوسرے کے ... پھر تیسرے کے ... فرق
ہے کیوں ہے ... پیچیدہ ہے ... اف مالک۔"

اکرم کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی ... اس لیے کہ اس نے
اتنا پریشان بہت کم دیکھا تھا۔ پھر اس نے جلدی جلدی عدسے کی مدد سے
انگلیوں کے نشانات کا جائزہ لیا اور پھر اسے بہت زور سے چکر آیا۔

"یہ ... یہ تینوں نشانات تو بالکل ایک ہیں سر ... نہیں یہ ...
... دنیا میں تو دو آدمیوں کی انگلیوں کے نشانات ایک جیسے نہیں ...
یہاں تین آدمیوں کی انگلیوں کے نشانات بالکل ایک طرح کے ہیں۔"

"ہاں اکرم شاید دنیا کا یہ حیران کن واقعہ ہو رہا ہے۔ اوہ ... مجھے تو
[illegible] ساتھ ... ثابت ہو جاتا تھا ... لیکن ... میں نہیں
[illegible] ... کہ [illegible] اس معاملے پر غور کرنا چاہتا
[illegible]

"جی بہتر" - وہ بولا۔

اور پھر وہ نشانات بار بار دیکھنے لگے۔ اکرم [illegible]
... فرق ہوا۔

"نہیں اکرم ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہاں ذرا برابر فرق نہیں ہے
لیکن تم نے غلطی سے ان میں سے ایک ہی کے نشانات تو تینوں بار نہیں
لے لیے؟"

"جی نہیں سر ... یہ کام میں نے تو کیا ہی نہیں ... ہاں ... میں نے ڈاکٹر
سے کہا ... ان کی انگلیوں کے نشانات ضرور لے لیے ہیں ... پہلے کے تو
میں نے اور دوسرے کے تیسرے کے [illegible] لیے ہیں۔"

"اور یہ تینوں اس وقت حوالات میں ہیں۔"

"جی سر۔"

"اوہ اکرم ... میں خود چیک کروں گا ... یا تم نے ان تینوں کا ایک
ہی [illegible] کے بھی دیکھ لیے ہیں۔"

"نہیں سر ... میں نے تو ابھی صرف اسے دیکھا ہے ... جسے میں نے
گرفتار کیا ہے۔"

"یہ سب جیسی ہو تو زیادہ مناسب ہے ... کسی کا دباؤ کسی پر [illegible] کسی پر ہوتا ہے ... اس وقت کے ہوم [illegible] خارجہ ہیں۔ وہ صدر [illegible] رکھتے ہیں۔ یعنی صدر سے یہ بات سوا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ [illegible] پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ... وہ بہت طاقت ور ہے [illegible] تو صدر [illegible] [illegible] صدر اس کی [illegible] کچھ ہیں۔"

"اچھی بات ہے سر ... آپ سے مجھے [illegible] [illegible] لڑکی کو رہا کر دیتا ہوں۔ [illegible] اس کے بعد [illegible] ... نہیں ہوں گا۔"

"نہیں ... تم پر [illegible] داری کب ہوگی بھلا ... لیکن یہ تم ... اس کے بعد کیا ہوتا ہے کیا اس کی رہائی کے بعد کوئی طوفان آئے گا؟"

"میں نہیں جانتا سر۔ کیا ہوگا ... لیکن مجھے ہوگا ضرور ... [illegible] کانوں میں خطرے کی گھنٹیاں بج رہی ہیں۔"

"اوہ ... تم تو مجھے [illegible] سے [illegible] رہے ہو جمشید۔" صدر [illegible]

"میں خود ڈرا ہوا ہوں سر۔"

"اچھا دیکھا جائے گا اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔" انہوں نے [illegible] اچانک سے۔

"الیکسیں ... میں چلتا ہوں سر۔"

"[illegible] جمشید ... اس کام میں [illegible] [illegible] [illegible] فارغ کر دو۔"

"جی سر۔" [illegible] اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

[illegible] وہاں موجود تھا۔

"[illegible] صاحب ... [illegible] صاحب ... [illegible] صاحب [illegible] لڑکی کو چھوڑ دو۔"

"حیرت ہے ... [illegible] یا علم۔"

"[illegible] یہ بات معلوم نہیں ہو سکی [illegible] ... [illegible] ... لہٰذا میں نے فیصلہ [illegible]"

"جی ... آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟"

"[illegible] اکرام ... [illegible] کے بھی کان کھڑے ہیں۔"

"وہ بھی ... واقعی۔" اکرام مسکرایا۔

"تو ذرا پہلے میں ان سے ملاقات کر لوں ... سب سے پہلے تم مجھے [illegible] لڑکی کے پاس لے چلو ... جسے تم نے گرفتار کیا ہے۔" انسپکٹر جمشید [illegible]

"ارے ہاں [illegible] خارجہ صاحب نے اس لڑکی کو چھوڑنے کا حکم دیا [illegible] ایک لڑکی کو۔"

"[illegible] صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ [illegible] سے اس لڑکی کا [illegible] [illegible] ... [illegible] [illegible] خارجہ صاحب کا ہے۔"

"اور... اور آپ نے ہمیں بتایا نہیں... ہم نے ایک ذوگی دیکھا [illegible]

[illegible] تھی وگی [illegible] کہاں ہے" اکرام کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یا [illegible] اکرام [illegible] مجھے بتانے کی کیا ضرورت تھی" [illegible]

[illegible]

[illegible]

بہت پراسرار لگ رہے تھے۔

[illegible]

"کسی وقت بتاؤں گا۔"

"او کے سر۔۔۔ آپ کی مرضی" ۔ اکرام پریشان ہو گیا۔

"او کے اکرام۔۔۔ اس میں پریشانی کی بات نہیں، تمہیں جس قدر کم معلوم ہو۔۔۔ اتنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔۔۔ میں خطرہ محسوس کر رہا ہوں۔"

"او کے سر۔۔۔ اب میں پریشانی محسوس نہیں کروں گا۔" [illegible] مسکرا دیا [illegible] وہ [illegible] کے سامنے پہنچ گئے۔

"اس کمرے میں ذوگی بند ہے۔۔۔ مجھے تو [illegible] کر لیا ہے"

"اوہ اچھا۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔ ہم اس کو [illegible] دیں گے۔" [illegible]

اکرام نے [illegible] تالا کھولا اور دونوں اندر داخل ہوئے۔۔۔ ذوگی بیٹھا [illegible] رہا تھا۔۔۔ انسپکٹر جمشید نے پہلے تو اس [illegible] نرم آواز میں بولے۔

"مسٹر ذوگی۔۔۔ آپ سو رہے ہیں۔"

اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔۔۔ ساتھ ہی انسپکٹر جمشید بہت [illegible] گئے

*****

خبردار

"چند لمحے سکتے کے عالم میں گزر گئے... پھر نواب شاہی نے [illegible] کو سے انداز میں کہا۔

"یہ... یہ آپ نے کیا کر دیا خان رحمان صاحب؟"

"مجھے افسوس ہے نواب صاحب... وہ تھی بہت بڑی [illegible]

.. اور میں نے [illegible] وہ اس [illegible] سے [illegible]

وہ کیسے حال [illegible] مجبور [illegible] پر میں یہ جرأت [illegible]

معافی چاہتا ہوں... نواب عزیز [illegible] بھی محسوس [illegible] کی [illegible]

رہائش [illegible] کی تھی [illegible] یہ لوٹی بہت قیمتی چیز ہو گی۔"

"ہاں... خان صاحب... آپ بالکل غلط رخ سے [illegible]

ہیں۔"

"جی کیا مطلب... میں غلط رخ سے سوچ رہا ہوں" ۔ خان رحمان [illegible]

لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں اور یہ... آپ اچھی طرح جانتے ہیں... دولت کی میری [illegible] کوئی اہمیت نہیں... میری انگلی میں جو ہیرے کی انگوٹھی ہے... [illegible] وہ انگوٹھی ہوتی... تو میں یہ بھی اسے دے دیتا... اس پیالے کی تو [illegible] بس آپ نہیں جانتے"... یہ کہتے کہتے وہ رک گئے۔

"اور میں کیا نہیں جانتا... آپ ہی تو بتائیں نا"۔ انہوں نے [illegible]

"آپ نہیں جانتے... مجھے ایک بزرگ نے بتایا تھا... مجھ سے ایک [illegible] والی [illegible] سے پیالہ [illegible] ہو گا... اس دن میری زندگی کا [illegible] ہو گا"۔

"کیا" خان رحمان اچھل پڑے۔

"ہاں خان صاحب... [illegible] کے بعد [illegible] جب سے [illegible] بات سنی ہے... مجھے ہر وقت یہی دھڑکا رہتا ہے... کہیں کوئی [illegible] نے [illegible] قیمتی چیز [illegible] ہے [illegible] کی جرأت [illegible] بیٹھے [illegible] ہو [illegible] ہے۔ یہی کام آج ہو گیا... یہ کیجئے خیال [illegible] آپ یقین [illegible] کیجئے"۔

"[illegible] صورت میں میں یقین نہیں [illegible] [illegible] ہوں... جو کہہ رہا ہوں [illegible] موت کے بارے میں [illegible]

معلوم نہیں ہوا...... وہ کسی کی موت کے بارے میں کیا بتا سکتے ہیں" نواب
[illegible] سے برا سامنا بتایا۔

"وہ..... آپ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا"۔ نواب صاحب
چلا کر کہا۔

"جی..... اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا"۔

"اس لئے کہ میں چین دیتا ہوں یا نہیں..... دینے کی صورت میں
میری موت کی پیش گوئی اسی طرح ہے...... لیکن اس نے کہا تھا۔ [illegible]
کا تعلق چین کے دینے یا نہ دینے سے ہرگز نہیں ہوگا..... صرف کسی کے
لینے سے ہوگا..... ہاں اس نے یہ کہا تھا، یہ مانگنا صرف کچھ عرصے کے لئے
ہوگا..... بلکہ مستقل طور پر ہاتھ سے جائے گا..... اور یہ اسی طرح ہے"۔

"اوہو..... نہیں نواب صاحب..... قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں..... کوئی نہیں جانتا..... وہ کب مرے گا..... جب وہ اپنے
بارے میں نہیں جانتا..... تو دوسرے کے بارے میں کس طرح جان سکتا
ہے"۔

"یہ بات نہیں ہے خان صاحب..... اخبارات میں کتنے نجومیوں کی
پیش گوئیاں شائع ہوتی ہیں..... ان میں سے اکثر درست ثابت ہوتی ہیں۔"

"وہ سب اندازے ہوتے ہیں..... اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے
اکثر اندازے غلط ہوتے ہیں"۔

"جی..... اب اس سے کیا بحث..... آپ یہ چین لے جائیں..... اور
[illegible] دے دیں"۔

خان رحمان چپ چاپ یہ چین لئے ان کی طرف آئے۔

"[illegible] آپ بہت پریشان ہیں"۔

"بہت عجیب بات ہو گئی..... لیکن اور پہلے تو تم بتاؤ..... آخر تم نے
[illegible] کیسے بتائی"۔ خان رحمان بولے۔

"پہلے آپ بتائیں..... نواب صاحب نے چین دینے سے پہلے کیا کہا"

خان رحمان انہیں جلدی جلدی بتانے لگے..... پھر بھی فوراً [illegible]

"[illegible] میں بھی [illegible]"۔

[illegible] ساتھ ہی فرزانہ [illegible] رہائشی حصے کی طرف [illegible]

"[illegible] بات ہو گیا ہے..... پہلے ان [illegible]
[illegible] وہ کہاں گیا؟" محمود چونک اٹھا۔

"[illegible] تمہیں سمجھا دوں گا"۔

"[illegible] مجھے [illegible] تمہیں سمجھا دوں..... تمہیں
[illegible] بھی پھاٹک [illegible]
[illegible] تمہیں [illegible]"۔

"فرزانہ جس نیلے لباس والے کا ذکر کر رہی تھی... وہ اب نظر نہیں آ رہا۔"

"اوہ ہاں! واقعی" - فاروق نے بھی تمام مسافروں پر نظر ڈال کر کہا۔

"حیرت ہے... وہ کہاں چلا گیا۔"

"ہم اسی وقت نواب صاحب کی طرف متوجہ ہو گئے تھے... اسی دوران وہ کھسک گیا۔"

"تمہیں کیا چکر ہے" - خان رحمان بولے۔

"وقت گزاری کرا دینے لگا ہے" - پروفیسر مسکرائے۔

"نہیں انکل... اس میں اور کیا مقصود۔"

"یہ بات بھی ٹھیک ہے۔"

اسی وقت فرزانہ کی نظر [illegible] پھر وہ زور سے چونکی۔

"ارے... وہ نیلے لباس والا کہاں گیا؟"

"ہمیں افسوس ہے فرزانہ۔"

"افسوس... لیکن کس بات کا" - فرزانہ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس بات کا کہ ہم اس کا دھیان نہ رکھ سکے... ہمیں بھی ابھی اس کا خیال آیا ہے۔"

"اوہ! یہ بہت برا ہوا... بلکہ بہت سے بھی زیادہ۔"

"لیکن یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا" - محمود جل گیا۔

"کیوں میری وجہ سے کیوں؟"

"نیلے لباس والے کی بات کرتے کرتے تم اچانک نواب انکل کی طرف کیوں متوجہ ہو گئی تھی۔"

"میں مجبور تھی" - وہ مسکرا دی۔

"اور اب مسکرا بھی رہی ہو" - محمود نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

"تو اور کیا کروں... رونا شروع کر دوں۔"

"دیکھو، اب اس بات پر جھگڑنے کی کوشش نہ کرو" - فاروق تیز لہجے میں بولا۔

"اچھی بات ہے... اب میں تم پر مسکرانے کی کوشش کروں گی۔" وہ مسکرا دی۔

"اب تم سے کون نمٹے... ارے... وہ چین کہاں گیا" - محمود بولا۔

"کون سا چین" - فرزانہ بولی۔

"حد ہو گئی... دیکھا انکل اب کہہ رہی ہے... کون سا چین۔"

"اچھا... وہی جو کسی نے نواب انکل سے لیا تھا... ویسے مجھے افسوس ہے... چین سے زیادہ مجھے نیلے لباس والے کو کھونے کا... اصل مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ وہ چلا جائے گا۔"

"اوہ ہاں... تو کیا... نواب انکل سے دو دو باتیں ہو جائیں۔"

"تو... اب ان سے باتیں کرنے کی ہیں... چین پہلے ہی مانگ لو۔"

فاروق نے منہ بنایا۔

"تو ... انھیں نیلے لباس والے کے بارے میں ضرور معلوم ہو گا۔"

یہ کہہ کر وہ ان کی طرف دوڑ پڑی ... اب ان دونوں کو بھی اس کا ساتھ دینا پڑا ... ویسے انھیں فرزانہ کا یہ پُراسرار رویہ بہت ناگوار گزر رہا تھا۔

"نواب انکل ... آپ ذرا الگ چل کر میری ایک بات سنیں گے۔"

"اوہو ... فرزانہ ... کوئی بات نہیں۔" وہ بولے۔

"اوہو انکل ... ہم ایک ضروری بات کرنے لگے ہیں آپ سے۔"

"اوہ اچھا۔" وہ بولے اور اٹھ کر ہال کے ایک گوشے کی طرف بڑھ گئے۔

"آپ کے مہمانوں میں ایک نیلے لباس والا شخص موجود تھا ... آپ اس کا نام بتا سکتے ہیں۔"

"نیلے لباس والا ... میں نے تو دھیان نہیں دیا ... ویسے بھی تین چار سو کے قریب مہمان موجود ہیں ... اس طرح کا دھیان رکھنا ... اور سب مہمان رنگ برنگے کپڑوں میں ہیں ... تم خود دیکھ لو۔"

"وہ جا چکا ہے۔"

"اچھا ... وہ جا چکا ہے۔" نواب صاحب نے حیرت سے کہا۔

"جی ہاں ... جی ہاں انکل۔"

"وہ رات کے ختم ہونے تک کوئی بھی جانے کی بات نہیں کرتا ... یہ تو میری دعوت کی خوبی ہے۔"

"تب پھر وہ اجازت لیے بغیر چلا گیا ... اور اب ہمیں بھی اس کی تلاش میں جانا ہو گا۔"

"کیا مطلب؟" وہ چونک کر بولے۔

"مطلب ہم آ کر بتاتے ہیں ... ورنہ دیر ہو جائے گی اور وہ دور نکل جائے گا۔" یہ کہہ کر فرزانہ نے باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔

"ارے ارے ... کیا ہوا؟" انھوں نے پروفیسر داؤد کی آواز سنی۔

"آ کر بتاتے ہیں انکل۔" محمود نے ہانک لگائی اور وہ ہال سے باہر نکل آئے۔ فرزانہ اس وقت تک کار میں بیٹھ چکی تھی ... اور اگر وہ تیزی نہ دکھاتے تو وہ انھیں ساتھ لیے بغیر روانہ ہو چکی تھی۔

"آخر ہوا کیا ہے فرزانہ؟"

"مجرم۔" وہ بولی۔

"مجرم ... کہاں ہے مجرم؟"

"نواب صاحب کے ہاں۔"

"تب پھر ہم باہر کیوں جا رہے ہیں۔"

"مجرم کا سراغ لگانے کے لیے باہر جا رہے ہیں۔"

"تمھاری باتیں سمجھنے کے لیے تو ہاتھی کا دماغ چاہیے۔" محمود جل گیا۔

"تو لگوا لو ایک۔"

"کیا نکلوا لیں" دونوں بولے۔

"ہاتھی کا دماغ"۔

"ہاتھی... بازار سے ملتے ہیں"۔

"نہیں... چڑیا گھر میں ملتے ہیں"۔ فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

"انکار کے چھپانے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی"۔

"سیدھے لباس والا نکل گیا"۔

"تم نے اس سیدھے لباس والا نکل کے بارے میں کچھ بتایا کب تھا... ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر ہی سے اندر چلی گئی تھیں"۔ محمود نے جلے کے انداز میں کہا۔

"تو نہیں تو"۔ فرزانہ جھلا کر بولی۔

"کیا نہیں تو؟"۔

"میں ہوا کے گھوڑے پر تو سوار نہیں ہوئی تھی"۔ وہ مسکرائی۔

"حد ہو گئی"۔ فاروق چلا اٹھا۔

"تو میں نے کب کہا... نہیں ہوئی"۔

"کیا نہیں ہوئی"۔ محمود پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔

"حد... اور کیا"۔

"توبہ ہے تم سے"۔

"خبردار گاڑی ایک طرف کر کے روک دو"۔

انہوں نے گاڑی کے اندر ایک سرد آواز سنی۔

******

اب کیا کریں

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب چمک تھی... ایسی چمک انہوں نے بس ان لوگوں میں دیکھی تھی جو قاتل ہوتے تھے... یا جنونی قاتل۔

"آپ... آپ کون ہیں؟" اس نے سرسراہٹ زدہ آواز میں کہا۔

"میں... انسپکٹر جمشید ہوں"۔

"اوہ... اوہ"۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"آپ ایک ہیں یا دو؟"۔ انہوں نے پوچھا۔

"میں سمجھا نہیں... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔

"کیا آپ کا کوئی جڑواں بھائی ہے؟"۔

"جڑواں بھائی... نہیں بالکل نہیں... میرے ماں باپ کے ہاں تو میرے علاوہ کوئی اولاد ہی نہیں ہوئی تھی"۔

"اوہ اچھا... کیا یہ بات آپ پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں"۔

"بھلا کسی بات بھی ولی قفس کی حالت میں کر سکتا ہے"۔ اس نے
حیرت ظاہر کی۔

"وہ ہاں .... ٹھیک ہے .... آپ ذرا اطمینان سے ساتھ چلتا ہے [illegible]
سکے"۔

"کہاں؟" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"یہیں ... پاس ہی"۔

"چچے ... میں تو یوں بھی آپ کا قیدی ہوں"۔ وہ ذرا سا [illegible]
مسکرایا۔

وہ ساتھ ہی وہ سرخ کوٹھڑی کے سامنے آئے۔ یہاں وہ
اودی کھلڑوں میں سر دیئے بیٹھا تھا۔ انسپکٹر جمشید نے سلاخوں پر ہاتھ مارا تو
اس نے اپنا سر اٹھایا۔

"مسٹر ڈوگی ... ذرا سلاخوں کے پاس آئیں"۔

"میں تو پہلے ہی سلاخوں کے پاس ہوں"۔ اس نے [illegible]
کے ساتھ باہر موجود تھا۔

"میں نے آپ سے نہیں ... اس سے کہا ہے .... جو اندر موجود
ہے"۔

"لیکن آپ نے ڈوگی نام لیا ہے"۔

"ہاں! اس کا نام بھی ڈوگی ہے"۔

"نہیں ... یہ ... یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ باہر والے ڈوگی نے کہا۔

"جی ہاں ... ہم دونوں جڑواں ہیں"۔

یہ [illegible] ... تب جا کر اس نے چونک کر
[illegible]

"ارے ارے یہ کیا؟"

"ارے ... یہ کیا؟" وہ [illegible] پوچھ رہا تھا۔

دونوں سلاخوں سے آلگے۔ اب دونوں لگے ایک دوسرے کو
[illegible] آنکھوں میں بلا کی حیرت دیکھ رہے ... دونوں بھی حیران ہوئے بغیر
[illegible]

"یہ ... یہ کیسے ہو سکتا ہے ... میرا تو کوئی جڑواں بھائی نہیں ہوا
[illegible]"

"میرا بھی کوئی جڑواں بھائی نہیں ہے"۔ دوسرے نے کھوئے
کھوئے [illegible]

"کیا مذاق ہو رہا ہے"۔

"مجھے بہت بڑی سازش کی بو محسوس ہو رہی ہے ... یا اس طرح میرا جرم اس
[illegible]" اندر والا بولا۔

"بالکل یہ بات ممکن ہے"۔ باہر والے نے کہا۔

"آرام سے ... باہر نکالو"۔ انسپکٹر جمشید [illegible]

"ہٹ" اس نے کہا ... پھر اچانک [illegible] اشارہ دیا۔

چنانچہ اسے بھی باہر نکالا گیا... اب وہ تیسری کوٹھری کی طرف بڑھے
... عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی... انسپکٹر جمشید نے جیب میں سے نکالا
دوسری طرف سے آئی جی صاحب کی آواز سنائی دی۔

"جمشید... میں نے کہا تھا فوری طور پر ذوکی کو رہا کر دو۔"

"ہم ذوکی کو حوالات سے نکال چکے ہیں سر... لیکن صاحب
کو وہ ل فون پر بات کی ہے سر۔"

"وزیر خارجہ صاحب کو وہ فون کر چکے ہیں۔"

"تو آپ نہیں بتائیں ذوکی کو حوالات سے نکالا جا چکا ہے۔"

"حوالات کے دوران کے آدمی موجود ہیں... وہ بھی دیکھیں گے... وزیر خارجہ صاحب کو بتائیں گے کہ ذوکی کو رہا کیا جا چکا ہے...
... س کے بغیر ان کا اطمینان نہیں ہو گا۔"

"اچھی بات ہے سر... صرف دو منٹ بعد اسے باہر نکال دیا جائے
گا۔"

"ٹھیک ہے۔" انہوں نے کہا اور فون بند کر دیا۔

اب وہ تیزی سے تیسری کوٹھری کی طرف گئے... یہاں نمبر
سوم موجود تھا۔

"تم دونوں اسے دروازے پر تم دونوں کو دیکھ سے اور پھر ہمیں بتاؤ... یا ایلا... وزیر خارجہ سے تعلق... آپ کیسی باتیں کرتے
ہیں... یا تم بتاؤ یہاں بھائی ہو۔"

...ہرگز نہیں... ہم تینوں بلکل یار ایک دوسرے کو دیکھ رہے

...اس بات... مجھے نہیں کہا جا سکتا... کیونکہ مجھے کا نام ذوکی ہے
...ان کے نام مختلف ہو سکتے... مجھے مختلف ملکوں میں گرفتار
...صرف ہر ایک پیسے ہو گئے تو بھی اسے اتفاق نہیں کہا جا سکتا تھا
...جب کہ نام بھی ذوکی... گرفتاری کا دن اور وقت بھی ایک
...صورت میں بالکل ایک... تو ان حالات میں کیسے کہا جا سکتا ہے کہ
...میں کوئی تعلق نہیں۔"

...ٹھیک ہے... ہم ایک دوسرے کو نہیں جانتے۔"

...بات ہے... عجیب بات... اور اس بات پر کسی کو کیا
...ہے گا۔" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

...آپ ہی بتائیں... ہم کیا کر سکتے ہیں۔"

...ٹھیک سمجھے ہو۔"

...ٹھیک نہیں دی ہے۔"

...بتاؤ... تم لوگوں کا وزیر خارجہ صاحب سے کیا تعلق ہے۔"

...ہی... یا ایلا... وزیر خارجہ سے تعلق... آپ کیسی باتیں کرتے
...ہم ان کا نام تک نہیں جانتے۔"

"اب ایک آخری بات سن لو... اور وہ یہ کہ تم تینوں کی اطلاع
نشانات بھی ایک ہیں جب کہ دنیا میں کسی دو آدمیوں کی
نشانات بھی آپس میں نہیں ملتے۔"
"کیا!!" وہ ایک ساتھ چلائے۔
انسپکٹر جمشید کے چہرے پر حیرت کے بادل اُڑ گئے۔ اس
کھوئے کھوئے انداز میں ادھر ادھر سے ملا۔
"آرام ...... وہ صرف سپرنٹنڈنٹ ... پہلے نمبر کو باہر ... میں
یہ کہ کر وہ اپنے دفتر میں جانے کے لیے مڑ گئے۔ ان
طرح الجھا ہوا تھا۔ تین منٹ بعد ... داخل ہوا۔
"ہم نے سنا ہے، پکڑ لیے ہیں سر؟"
لیکن اس کے لہجے میں کسی ... [illegible]
رسیور کان سے لگایا۔
"محمود! آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے؟"
"نہیں سر ... سب ... ہوا۔"
"ابھی تک ان کو نہیں چھوڑا گیا۔"
"سر ... سب انسپکٹر رام یہاں موجود ہیں ... [illegible]
بلکہ میرے پاس آئے ہیں۔"
"حیرت ہے ... کمال ہے ... آخر وزیر خارجہ صاحب
نے اس بات کی تصدیق کیوں نہیں کی۔"

... دونوں کے سر ... میں کیا کر سکتا ہوں۔"
... بات ہے ... میں انہیں اطلاع دے رہا ہوں کہ یہاں سے
... دیا گیا ہے۔"
... ٹھیک سر" وہ بولے۔
... کے انسپکٹر جمشید اکرام کی طرف مڑے۔
"... ان دونوں کو لے آؤ۔"
... اس نے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔ جلد ہی وہ
... ان کے چہرے پر بھی حیرت کے آثار
... صاف صاف بات بتاؤ ... آپ کیوں پریشان ہو رہے
... صاف صاف بات ... اس کی بات صاف صاف بتا دیں۔
... [illegible]
... بالکل ایک جیسی شکل و صورت اور ... تین
... سکتے ہیں۔"
... حیرت ... آپ کو بتاتا ہوں۔"
... [illegible] ... طاقت میں
... کی طاقت میں ... داخل ہو سکتے۔"
... [illegible]

"گویا تمہیں اپنے جرم کا اقرار ہے؟"

"ہاں جناب! جو جرم کیا ہے اس کا اقرار تو کرنا چاہئے" ...

"اور تم؟" انہوں نے دوسرے سے پوچھا۔

"میں بھی... ایک قاتل کے چکر میں وہاں گیا تھا۔"

"تم کس ملک کے لیے کام کر رہے ہو؟"

"اپنے ملک کے لیے... جیسے آپ ملک کے لیے کام کرتے ہیں"

"ملک کا نام؟"

"بامیان۔"

"کیا کہا... بامیان... میں نے تو آج تک اس ملک کا نام نہیں..."

"اس میں ہمارا کیا قصور ہے جناب؟" ایک بولا۔

"تم کس ملک کے لیے کام کر رہے ہو؟"

"بامیان کے لیے۔"

"چلو تم سے یہ بات تسلیم کی کہ تم دونوں ایک ہی ملک کے لیے کام کر رہے ہو... اور اس کا نام تم بامیان بتاتے ہو... یہ ادھر دیکھو، یہ دنیا کا نقشہ لگا ہے... اس میں دکھاؤ۔"

"جی نہیں... ہم نہیں دکھا سکتے" ایک نے کہا۔

"کیا مطلب... کیوں نہیں دکھا سکتے؟"

"اس لیے کہ ہمارا ملک دنیا کے نقشے میں نہیں ہے۔"

"یہ کیا بات ہوئی... کیا وہ دنیا سے باہر ہے؟"

"جی ہم نہیں جانتے... جس نے ہمیں پیدا کیا ہے... وہ جانتا ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے... وہ؟"

"اس کا نام ہمیں نہیں... بتایا ہے۔"

"مطلب... یہ تو تمہاری طرح کوئی انسان ہے۔"

"ہاں بالکل۔"

"تب یہ بات غلط ہے... ایک انسان دوسرے انسان کو پیدا نہیں کر سکتا۔"

"یہ تو ہم نہیں جانتے... اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔"

"وہ کہاں رہتا ہے؟" انہوں نے پوچھا۔

"بتایا تو ہے... بامیان میں۔"

"لیکن اس وقت تمہیں بھی... [illegible]

[illegible]

"اس کا حل صرف ایک ہے۔" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"[illegible] کیا جمشید؟"

"آپ چند منٹ کے لیے میرے دفتر میں آ جائیں۔"

"میرے آنے سے کیا ہوگا؟"

"کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا۔ آپ آ جائیں بس۔"

"اچھی بات ہے... آتا ہوں... میں نہیں جانتا آپ [illegible]۔"

"جانتے نہیں... وہ [illegible] منٹ ٹھہریں۔"

"اچھی بات ہے۔" انھوں نے کہا اور فون بند کر دیا۔

دو منٹ بعد وہ [illegible] دفتر میں داخل ہوئے، اور دور سے بولے

"یہ... یہ... [illegible]... بالکل ٹھیک شکل سے دونوں [illegible]

ہیں؟"

"آدمی [illegible] اور [illegible] ہو چکے ہیں۔"

"[illegible] نہیں۔"

"آپ کی شکل سے لگتے [illegible]... ڈاکٹر جمشید صاحب [illegible]

میں سے ایک آدمی کو دیکھ [illegible] لیکن وہ [illegible]

[illegible] ہیں۔"

"مجھے یہ بات [illegible]

[illegible] تفصیل سے... [illegible] وقت [illegible]

[illegible] طرف [illegible] تھے۔

"[illegible] صاحب چلے ہیں۔"

"جی سر۔"

"[illegible] ہیں۔" وہ دوسری طرف سے جھلاتے ہوئے بولے [illegible]

"[illegible] شیخ صاحب کی طرف چلا جاؤ۔"

"جی سر۔"

"ہاں صاحب [illegible]؟" انھوں نے دوسری طرف سے کہا۔

"جی... [illegible] انسپکٹر [illegible] دربار چلے ہیں۔"

"ہاں، مجھے افسوس ہوا شیخ صاحب؟"

"جی کیا مطلب... کس بات پر افسوس ہوا؟"

"آپ بھی انسپکٹر جمشید کے ساتھ جھوٹ بولنے لگے... میری

اطلاع یہ ہیں کہ دونوں ابھی تک آپ لوگوں کے قبضے میں ہے... [illegible]

[illegible] کی۔ میرا [illegible]... وہ خود [illegible] وقت [illegible]

[illegible] طرح آپ سے جھوٹ اور [illegible] کا پتہ چل جائے گا۔"

"[illegible] بہتر ہے کہ آپ خود یہاں تشریف لے آئیں۔"

[illegible]

"مجھے اس کی ضرورت نہیں۔" وہ چنگھاڑے اور فون بند کر دیا۔

[illegible] وہ ان کی طرف مڑے۔

"آپ... اب کیا ارادہ ہے جمشید... وہ آپ کے [illegible] یہاں [illegible]

تین

وہ بری طرح چونکے ..... محمود کا ہاتھ بہک گیا ..... لیکن فوراً ہی اس نے گاڑی کو قابو میں کر لیا ۔ پھر سڑک سے نیچے اتار کر انجن بند کر دیا! اب انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا' گاڑی کے پچھلے حصے میں بچے سالار [illegible] تھا..... اس کے دائیں ہاتھ میں ایک خوفناک پستول تھا ..... چہرے پر مسکراہٹ تھی ..... دراصل یہ خان رحمان کی گاڑی تھی ..... وہ وقت پر خان رحمان کی گاڑی میں ہی آئے تھے اور یہ ایک بڑی گاڑی تھی لہٰذا اس کے پچھلے حصے میں بچے سالار وہاں آسانی سے دبک گیا لیکن یہ تھا کہ اس کے پاس گاڑی کی چابی کہاں سے آ گئی' وہ تو محمود کے پاس تھی اس وقت بھی محمود ہی گاڑی چلا رہا تھا۔

"آپ ہیں ..... ہم تو آپ ہی کی تلاش میں نکلے تھے"۔ محمود پرسکون آواز میں بولا۔

"اسی لیے تو وقت چھوڑ کر باہر نکل آیا تھا"۔ وہ جواب میں [illegible] بھی۔

"تو بتائیے ..... ہم کیا خدمت کر سکتے ہیں آپ کی" آپ نے اتنی زحمت [illegible] کے ..... افسوس اگر آپ یہ بھی بتا دیں کہ آپ نے گاڑی کیسے کھولی ..... تو [illegible] مہربانی ہوگی"۔

"نہ جانے کیوں لوگ میرے آگے پانی بھرتے ہیں"۔ اس کی سرسراتی آواز گاڑی میں گونجی۔

"جی ہاں ..... تو پانی بھرنے کا کام اب تالوں نے شروع کر دیا ہے"۔

[illegible] لہجے میں ہلکی حیرت در آئی۔

"[illegible] اس وقت سے جب سے شرفاء لوگوں سے چابیاں مانگنے شروع [illegible]"۔ وہ چلتے ہوئے انداز میں بولا۔

"کیا مطلب؟" فرزانہ نے پوچھا۔

"[illegible] بس فوراً ..... تم نے نواب شاہی کا چابی والا ..... خان [illegible] رہے تھا۔ انہوں نے دے دی لیکن چابی ..... وہ چابی اس [illegible]"۔

"[illegible] نہیں"۔ فرزانہ نے بوکھلا کر کہا۔

"وہ ایک ہزار روپے والا نہیں ہے ..... اس کا نمبر میرے پاس ہے"۔

"[illegible] رہے ..... تب تو مجھ سے غلطی ہوئی ..... مجھے آپ پریشان [illegible] انہیں ان کی چابی واپس کر دوں گی ..... لیکن آپ نے زحمت [illegible] ..... ابھی تک نہیں بتایا"۔

"یہ کام اب میں کروں گا"۔ اس نے زہریلے انداز میں کہا۔

"کون سا کام؟" محمود نے پوچھا۔

"ہمیں واپس کر دو [illegible] وہ چیز میرے حوالے [illegible]"

"اور [illegible] آپ [illegible] آپ وہ چیز لا چکے ہیں" [illegible]

اٹھی۔

"ہاں جلدی کرو [illegible] میرے پاس وقت کم ہے۔"

"آپ کے پاس وقت کم ہے [illegible] تو ہم سے وقت لے لیں [illegible]

کر رہا کر رہے ہیں گے ۔۔۔ چیز تو ایک عدد آپ کی جیب میں لگا ہوا ہے۔"

"یہ چیز ۔۔۔ یہ ایک عام سا پین ہے ۔۔۔۔ تم وہ چیز مجھے دے [illegible]

دو بس ۔۔۔۔ [illegible] [illegible] [illegible]"

"ارے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

پروگرام بنا ہے۔" فاروق نے کہا۔

"جی نہیں ۔۔۔ یہ بات [illegible] نہیں ہے [illegible] میں انھیں اس کا

قصہ پیش کروں گا۔"

"[illegible] اتنی سی بات کے لیے آپ کو پستول نکالنے کی ضرورت [illegible]

۔۔۔ مہربانی فرما کر پستول جیب میں رکھ لیں [illegible] کی بات ۔

ہمارے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] آپ کو [illegible]

فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"ادھر ادھر کی باتوں [illegible] [illegible] [illegible] مجھے [illegible]

ان میں ۔۔۔ چیز مجھے دو" [illegible] [illegible] [illegible]

"اور یہ اتنی بھی چوڑی بات ۔۔۔ کہ اگر تم نے حملوں کی کوشش کی ۔۔۔ محمود اس کی طرف الٹ پڑا۔

"تم یوں نہیں مانو گے ۔۔۔ گاڑی درختوں کے درمیان لے چلو ۔۔۔ میں تم تینوں کی اور گاڑی کی تلاشی لوں گا ۔۔۔ اور یاد رکھو ۔۔۔ اگر تم ۔۔۔ غلط حرکت کی تو نقصان میں تم ہی رہو گے، میں نہیں، اس لیے کہ میں ہوں اور تم ہو۔"

"اچھی بات ہے جناب، ہم بلاوجہ فساد نہیں کرتے ۔۔۔ آپ ۔۔۔ سے ہیں۔" فرزانہ نے کہا اور محمود کو اشارہ کیا کہ گاڑی درختوں کے درمیان لے چلو۔

محمود نے گاڑی سٹارٹ کی اور نیچے اتار دی۔

"بس ۔۔۔ یہاں ٹھیک ہے۔"

"نہیں ۔۔۔ اور آگے لے چلو ۔۔۔ یہاں سے سڑک صاف نظر آتی ہے۔"

"اچھی بات ہے ۔۔۔ کر لیں جو کرنا ہے ۔۔۔ جب ہماری باری آئے گی ۔۔۔ تو پھر آپ ہمارا سلوک بھی دیکھئے گا۔" فاروق بولا۔

"نہیں آئے گی۔" وہ مسکرایا۔

"کیا نہیں آئے گی۔"

"باری ۔۔۔ تمہاری۔" وہ بولا۔

اور پھر جب سڑک نظر آنا بند ہو گئی تو اس نے کہا۔

"بس ۔۔۔ گاڑی یہیں روک دو اور نیچے اتر آؤ۔"

یہ کہہ کر وہ نیچے اتر گیا ۔۔۔ محمود، فاروق اور فرزانہ چاہتے تو اس پر قابو کر سکتے تھے ۔۔۔ اس کے پستول پر ہاتھ صاف کر سکتے تھے ۔۔۔ لیکن وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ وہ چاہتا کیا ہے ۔۔۔ اس لیے انہوں نے ایسی کوئی کوشش نہ کی۔

"ہاتھ اوپر اٹھاؤ ۔۔۔ منہ دوسری طرف کر لو۔"

"بہت بہتر!" وہ بولے اور ہاتھ اوپر اٹھا دیے۔

اس نے تینوں کی جیبوں کی اچھی طرح تلاشی لی ۔۔۔ جیبوں میں جو چیزیں تھیں، ان سب کو باہر نکال کر زمین پر گراتا چلا گیا ۔۔۔ جب تینوں کی جیبیں خالی ہو گئیں تو وہ بولا۔

"لیکن تو واقعی تمہارے پاس نہیں ہے ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ ارے ۔۔۔ آ گیا ۔۔۔ سمجھ گیا۔" وہ زور سے چونکا۔

"آپ کیا سمجھ گئے ۔۔۔ ہمیں بھی سمجھائیں؟" فاروق بولا۔

"یہ ۔۔۔ یہ لڑکی ۔۔۔ فرزانہ ۔۔۔ یہی پہلے ہی کوٹھی کے اندر گئی تھی ۔۔۔ اس کا مطلب ہے ۔۔۔ یعنی اس نے وہاں کہیں چھپایا ہے ۔۔۔ ارے باپ رے۔"

اس نے بوکھلا کر کہا ۔۔۔ پھر تینوں کے سروں پر تڑاتڑ پستول کا دستہ دے مارا ۔۔۔ انہیں اس سے اس حرکت کی ہرگز امید نہیں تھی ۔۔۔ گرتے چلے گئے ۔۔۔ ہوش آیا تو وہ گاڑی سمیت غائب تھا ۔۔۔ ان کے سروں

بالکل الگ کر دیا گیا تھا۔۔۔ اس حصے میں صرف عورتیں تھیں۔ دوسرے
میں صرف مرد..... نواب صاحب پردے کے سخت حامی تھے۔

وہ جلدی جلدی کمروں میں چکر لگانے لگے۔۔۔ لیکن نیلے لباس
والا کہیں بھی نظر نہ آیا۔۔۔ پوری کوٹھی چھان مارنے کے بعد بھی جب
انہیں وہ نہ ملا تو وہ تھک ہار کر کوٹھی کے صحن میں بیٹھ گئے۔

"اب کیا کریں فرزانہ۔۔۔ وہ تو یہاں کہیں بھی نہیں ہے"۔

"بس تو پھر۔۔۔ باغ میں چلتے ہیں"۔

"اور وہ وہیں"۔

"وہ جعلی ہے۔۔۔ وہیں ٹھیک ہے۔۔۔ آؤ۔۔۔ ہمیں پتا ہی کیا
ہے"۔

وہ باغ میں جانے کے لیے اٹھے ہی تھے کہ ایک سرد آواز نے ان کے
قدم روک لیے۔

"خبردار! تم نہیں جاؤ گے"۔

آواز اسی نیلے لباس والے کی تھی۔۔۔ پھر وہ تیزی سے کونے
سے نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔

"حیرت ہے۔۔۔ آپ کہاں چھپے تھے۔۔۔ ہمیں کیوں نظر نہیں"۔
محمود کے لہجے میں حیرت تھی۔

"بیگم کہاں ہے؟" اس نے جیسے محمود کا جملہ سنا نہیں۔

"ارے۔۔۔ تو کیا اب تک آپ کو پتا نہیں تھا"۔

"بالکل نہیں۔۔۔ لیکن تم بتاؤ گے..... بیگم کہاں ہے"۔

"نہیں۔۔۔ ہم نہیں بتائیں گے"۔ فرزانہ سرد آواز میں بولی۔

"نہیں بتاؤ گے..... میں کون چھوڑتا ہوں"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کی انگلی ٹریگر پر دباؤ ڈالتی محسوس ہوئی.....
اور پھر اچانک اس نے ٹریگر دبا دیا۔

******

جھوٹے

"نہیں..... ابھی آپ نہیں سمجھیں گے"۔

"جب ڈاکو لڑکی کو لے کر وہ لوگ ورمیر صاحب کے پاس پہنچیں گے

وہ پولیس کو اطلاع دیں گے اور ہمیں بتائیں گے... دیکھنا..... آپ لوگ صورت دیکھتے

رہ جانا"۔

"نہیں..... ابھی وہ یہ جملہ نہیں کہیں گے"۔ کیا کہنا چاہتے ہو جمشید

"اس کے لہجے میں حیرت ہی حیرت تھی۔

"جی ہاں! ابھی وہ یہ جملہ نہیں کہیں گے" وہ مسکرائے۔

"تم نہیں جمشید... تمہارے ذہن میں کیا ہے... ویسے میری الجھن

بڑھتی جا رہی ہے"۔

"جلد ہی آپ کی الجھن دور ہو جائے گی"۔

عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی..... انسپکٹر جمشید نے ریسیور اٹھایا

....."انسپکٹر جمشید ہیئر"۔

"جی ہاں، آئی جی صاحب بول رہے ہیں"۔ وہ دوسری طرف سے آواز

سنائی دی۔

"جی سر!" انہوں نے کہا اور ریسیور ان کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ کو بلا رہے ہیں جج صاحب... انسپکٹر جمشید کا اس معاملے میں

ساتھ دینا آپ کے لیے ازحد نقصان دہ ہوگا"۔

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں... میں سمجھا نہیں جناب"۔ انہوں نے

ناخوشگوار انداز میں کہا۔

"آپ نے اب تک ڈاکو لڑکی کو رہا نہیں کیا"۔

"ہم اسے رہا کر چکے ہیں سر"۔

"بالکل غلط... میرے آدمیوں کا کہنا ہے... آپ نے اسے رہا کر کے

عدالت کے اندرونی حوالات میں چھپا دیا ہے... میں اس وقت خود وہاں جا

کر دیکھ چکا ہوں... کچھ دیر میں آپ کے سامنے موجود ہوں گا

اس کے بعد ہم حوالات کا اندرونی حصہ دیکھیں گے"۔

"اوہ"۔ آئی جی صاحب کے منہ سے نکلا... ادھر سے فون بند کیا جا چکا

"کیا ہوا سر" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"میں کہتا ہے... ہم نے ڈاکو لڑکی کو رہا نہیں کیا... اس کا ثبوت یہ ہے

کہ ہم نے حوالات کے اندرونی حصے میں رکھا ہے اور اب وہ

آ رہے ہیں"۔

"مگر اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے"۔

"وہ خود آ رہے ہیں"۔

"میں جانتا ہوں... وہ ہمیں جھوٹا ثابت کرنے کے لیے آ رہے ہیں

اور مجرم سے ملنے کے جرم میں ہمیں معطل کرنا چاہتے ہیں"۔ انسپکٹر

جمشید مسکرائے۔

"اور تم مسکرا رہے ہو جمشید"۔

"اور میں بھی یہ ... ہوں ..." ... مسکرا ...
مسکرا دئے۔

وہ ہم ... ہو گئے۔ ... انہوں نے عجیب سوال
...ں؟"

"ایک جیب کا سر... انہیں بیٹھے ہیں۔"

"ہاں ہے... تم خود بھی پریشان نہیں ہو۔"

"سر... ہم اپنے ملک میں ہیں اور اپنے ... ہیں...
... آخر ہم کس پریشان ہیں... ہم ... سکیں... ہم ...
...ں ہو۔"

"نہیں ... طرح ... ہے۔"

"آپ فکر نہ کریں۔ جب وہ ... گے تو ...
باتیں ہوں گی۔"

لیکن اس وقت ... ساتھ ...
... حل ہوئے... ان کا چہرہ ... غصے سے سرخ تھا۔ ...
... ہو گئے۔

"میں کوئی بات نہیں سنوں گا۔ پہلے حوالات کا فیصلہ ...
کروں گا۔"

"بہت جناب۔ شوق سے چلیے۔" ... جمشید بولے...
صاحب ... چہرے پر ... رنگ ... تھا... وہ ... رہا تھا...

وہ حوالات کے پچھلے حصے میں آئے... یہاں ڈوگی موجود تھا... اس کو
دیکھ ... طرح چلا اٹھے۔

"یہ... یہ... کون ہے... آپ نے تو کہا تھا آپ نے اسے چھوڑ دیا
ہے۔"

"جی ہاں... ہم نے غلط نہیں کہا تھا۔" انسپکٹر جمشید ... میں
...

"آپ نے غلط نہیں کہا تھا... تو یہ یہاں کیسے نظر آ رہا ہے۔"

"ڈوگی کو چھڑانے کے لیے آپ نے جن لوگوں کو بھیجا تھا... انہیں
..." انسپکٹر جمشید بولے۔

"کیا مطلب... انہیں کیوں بلاؤں۔"

"وہ آپ کے سامنے اس بات کا اقرار کریں گے کہ میں نے ڈوگی کو ان
... لیا ہے۔"

"ہرگز نہیں... ان کا یہی تو بیان ہے کہ آپ نے ڈوگی کو ان کے
... نہیں کیا تھا۔"

"یہی تو میں نے کہا ہے تاکہ انہیں بلائیں۔"

"یہ بھی بات ہے... انہیں بلانا کیا مشکل ہے..." یہ کہہ کر انہوں نے
... نمبر ڈائل کئے اور ... دے کر ... ختم کر دیا۔

"وہ آ رہے ہیں۔"

"سر.... انہیں لانے کے لیے باہر آدمی بھیج دیے ہیں.... وہ انہیں لے آئیں گے۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

"یہ کیا بات ہوئی" ۔ وزیر خارجہ بولے۔

"میں سمجھا نہیں.... آپ کا اشارہ کس طرف ہے" ۔ آئی جی بولے۔

"انسپکٹر جمشید..... آپ یہ کیا کر رہے ہیں..... آپ آدمی بھیج رہے ہیں..... آپ ان سے یہ بات کہتے تو ایک بات بھی تھی.... لیکن معاملہ الٹ ہو گیا.... ماتحت اپنے افسر کو حکم دے رہا ہے۔"

"یہ حکم نہیں تھا سر.... ایک تجویز تھی.... خود میں نے یہ بات اس لیے نہیں دی کہ آپ کوئی اعتراض نہ کریں۔"

"بالکل ٹھیک بات ہے سر.... اس لیے کہ انسپکٹر جمشید اپنے سے بڑوں کا بہت احترام کرتے ہیں.... بلکہ اس بات میں تو یہ بہت مشہور ہیں۔"

"میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات ہے.... میرا تو انہوں نے اب تک احترام نہیں کیا.... میں نے بار بار ایک شخص کو رہا کرنے کا حکم دیا.... اسے رہا نہیں کیا ہے۔"

"جی سر..... بالکل رہا کیا" ۔ انسپکٹر جمشید بول اٹھے۔

"حد ہو گئی..... جس کی رہائی کا مسئلہ ہے.... وہ سامنے موجود ہے.... ابھی تک حوالات میں ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ رہا کر دیا۔"

"انسپکٹر جمشید غلط بیانی نہیں کرتے سر.... یہ بھی ان کی خاص بات ہے اور اپنی اس عادت میں بھی یہ بہت مشہور ہیں" ۔ ڈی آئی جی بولے۔

"میں جانتا ہوں.... آپ انہیں ضرورت سے زیادہ پسند کرتے ہیں.... لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کی ہر غلط بات کو بھی آپ درست سمجھیں۔"

"میں نے ان کی کسی غلط بات کو درست نہیں کہا سر۔"

"تو کیا انہوں نے ڈوگی کو رہا کر دیا ہے۔"

"جی بالکل۔"

"حد ہو گئی.... ڈوگی سامنے نظر آ رہا ہے.... اور کہہ رہے ہیں کہ رہا کر دیا گیا ہے۔"

"کیا بات ہے سر۔"

"تو یہ۔"

"ہم نے ایک ڈوگی کو نہیں.... تین ڈوگیوں کو گرفتار کیا تھا۔"

"کیا.... تین ڈوگی" ۔ وہ چلا اٹھے۔

"جی سر.... تین ڈوگیوں کو گرفتار کیا تھا.... جب آپ نے پیغام دیا کہ گرفتار کیا گیا ایک شخص گرفتار کیا گیا ہے.... اسے رہا کر دیا جائے.... تو ہم نے ایک کو رہا کر دیا.... آپ کی طرف سے کہا گیا کہ وہ نہیں پہنچا.... لہٰذا آپ نے اپنے آدمی بھیج دیے.... آپ کو مطمئن کرنے کے لیے ہم نے دوسرے ڈوگی کو رہا کر دیا.... آپ کو اس پر بھی شک ہو گیا.... وہ اب آپ کے سامنے لائے گئے ہیں.... تو کیجیے.... ہم اسے بھی چھوڑ دیتے ہیں.... ہمارا جواب.... مطلب ہے تفصیل کے ساتھ، آپ خوش ہوں گے۔"

"یہ تفصیل سنانی تھی تو پھر مجھے یہاں کیوں بلایا؟"

"اس لیے کہ... آپ ہماری بات درست نہیں مان رہے تھے [illegible]"

"تو میں نے اب مان لیا... یہ ایک مسئلہ ہے... تب [illegible] کر ساری ہے۔"

"اب ہم اپنے ماتحتوں کو [illegible] دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔"

"اچھی بات ہے... یونہی سہی۔" انہوں نے برا سا منہ بنایا۔

پھر ان کے ماتحت وہاں پہنچ گئے... یہ وہی تھے... جو دونوں [illegible] گئے تھے۔

"تم لوگ یہاں سے... میرا مطلب ہے... انسپکٹر جمشید [illegible] اس شکل صورت کے آدمی کو لے گئے تھے؟"

"جی... جی نہیں... ہم نے تو انہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔"

"کیا... نہیں۔" آئی جی صاحب چلائے۔

انسپکٹر جمشید مسکرا دیے... آئی جی صاحب کے چہرے پر [illegible] رہا تھا وہ سرا جا رہا تھا۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں شیخ صاحب۔" وہ [illegible] بولے۔

"یہ... یہ جھوٹے ہیں۔"

"خیر انہیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔"

"[illegible] ہمیں نہیں معلوم... انہیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے..."

"[illegible] بولے... میں نے آئی جی صاحب کے سامنے اس لڑکی کو ان کے [illegible] تھا۔" انسپکٹر جمشید پرسکون انداز میں بولے۔

"لگتا ہے آپ کو پوری طرح یقین ہے... مجھے جناب۔"

"[illegible] کا مطلب ہے... ہم جھوٹے ہیں۔" آئی جی نے [illegible]

[illegible]

"بالکل۔"

[illegible] بات انسپکٹر جمشید اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

●●●●●●

لارڈ

محمود نے ایک ساتھ ہونٹ ہلائے لیکن فرزانہ کی چیخ نے سہمی ا[illegible]
دیا۔

"گگ... کیا ہوا فرزانہ؟"

"کک... کچھ نہیں... بس ... میرے کان کی لو میں کوئی گڑبڑ ہوئی
ہے"۔ وہ ہکلائی۔

انہوں نے فوراً اس کے کان کی لو کو دیکھا اور دھک سے رہ گئے۔
کیونکہ وہاں سے خون کی دھار بہہ رہی تھی۔

"ارے باپ رے... بات بالکل غلط نہیں تھی... کوئی چیز
کان کی لو کو چھوتی ہوئی گزر گئی"۔ محمود نے ہکلا کر کہا۔

"ہاہا... غلط... بالکل غلط"۔ بیچ والے نے چلا کر کہا۔

"کیا غلط... بیٹے صاحب"۔ فاروق نے سر ہلایا۔

"فرزانہ نے بات بالکل درست لگائی تھی... اور تم تینوں نے بھی
[illegible] اندازہ لگایا اور ہو بہو تعریفیں بیچ کے تھے... لیکن تم نہیں جانتے"۔

[illegible] خاموش ہو گیا۔

"[illegible] ہم نہیں جانتے"۔

"[illegible]... اس بار تمہارا مقابلہ کس سے ہے"۔

"کس سے ہے؟" محمود نے جل کر کہا۔

"دنیا کے بہترین نشانے باز سے"۔

"[illegible] بھول جاؤ... دنیا کے بہترین نشانے باز"۔

"[illegible] تمہیں اس کا تجربہ کر کے دکھا سکتا ہوں"۔ وہ ہنسا۔

"ہم دیکھ چکے ہیں"۔

"[illegible]"۔ وہ بولا۔

"[illegible] کے نہیں"۔

"[illegible] بچہ ہو جو کہہ دے... تم تو بس بلاوجہ مشہور ہو گئے ہو..."

"[illegible] صاحب ہو گا کہ ہم تو بس مفت میں مشہور ہو گئے ہو"۔

"[illegible] یہ ہم نے کیا سنا ہے"۔ فاروق نے [illegible] اندر ہی

"[illegible] کرو... اس قسم کی بلند بانگ باتیں کرنے والے آخر
[illegible] رہتے ہیں... یہ بھی کرے گا"۔

"ہاہاہا... فی الحال تو تم اپنی خیر مناؤ... اور مجھ پہ فائر کرو" [illegible]

بولا۔

"ٹھیک ہے... کیا کہا... مجھ پہ فائر کرو... ارے واہ رے" [illegible]

چونک اٹھا۔

"کیوں... تمہیں کیا ہوا؟"

"یہ... یہ تو کسی خوب کا نام ہو سکتا ہے۔"

"میں تمہیں ابھی اور بھی کئی نام [illegible] گا" وہ بولا۔

"بھئی واہ... پھر تو آپ بہت اچھے دشمن ہیں... ورنہ [illegible]

نام" فاروق خوش ہو گیا۔

"مجھے نہیں... اس طرح کیا خاک مزا آئے گا" وہ بولا۔

"تب پھر؟"

"پہلا تجربہ ہو"

"تو آپ کیسا تجربہ کرنا چاہتے ہیں؟"

"میں فائر کروں گا... تم فائر سے بچ کر دکھاؤ گے... صرف ایک

چلاؤں گا... فرزانہ پہلے ہی ایک طرف ہو جائے... کیونکہ اسے میں [illegible]

چکا ہوں۔"

"کیا مطلب... آپ اسے گولی مار چکے ہیں؟"

"ہاں! بات یہ نہیں ہے کہ کوئی اتفاق سے اس کے [illegible]

تھی۔"

"تب پھر؟" تم دونوں ایک ساتھ ہو گے... فرزانہ نے اب اپنے [illegible] کی

[illegible] میں [illegible] تھا۔

"میں نے خود ہی [illegible] کی [illegible] کے [illegible] مجھ سے [illegible] تھا۔"

"نہیں... نہیں... یہ کیسے ہو سکتا ہے" وہ چلائے۔

"آہستہ آواز میں بات کرو... یہاں تمہاری مدد کو کوئی نہیں" [illegible]

[illegible] سب وقت میں [illegible] ہیں۔"

"اچھی بات ہے... آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

"میں ایک فائر کروں گا... اس بار فاروق کے [illegible] کی [illegible] سے گولی [illegible]

[illegible] دے گی۔"

"جی نہیں" فاروق گڑبڑا گیا۔

"تجربہ تو کرنا ہو گا... ورنہ پھر تم لوگ اپنے ہی دنیا کا [illegible] نشانے والا

[illegible]۔"

"یہ... یہ بھی نہیں ہو سکتا" فاروق نے کہا۔

"تو پھر [illegible] کی [illegible] سے خون بہتا ضرور کر دو۔"

"اچھی بات ہے... کریں گے" وہ بولا۔

دونوں تیار ہو گئے... ایسے میں فاروق نے کہا۔

"محمود! تم ذرا ہٹ جاؤ... تمہیں ساتھ میں وقت لگنے کی [illegible]

ضرورت ہے... جب کہ یہ نشانہ صرف میرے [illegible] کی [illegible] گے۔"

"یہ ٹھیک ہے" اس نے کہا۔

محمود برے برے منہ بناتا ایک طرف ہو گیا۔۔۔ اور وہ دو دو ہاتھ کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔

"ایک دو تین"۔ تین کہہ کر اس نے فائر کیا۔

ادھر فاروق تیار تھا۔۔۔ وہ نیچے ہو گیا۔۔۔ لیکن اس کی چیخ نکل گئی۔

محمود اور فرزانہ نے دیکھا تو اس کے کان کی لو سے بھی خون بہہ رہا تھا۔

"ارے نہیں"۔ ان کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں۔

"تجربہ مکمل ہو گیا۔۔۔ اب تم تینوں کا میرے نشانے کے بارے میں کیا خیال ہے"۔

"آپ بہترین نشانہ باز ضرور ہیں۔۔۔ لیکن ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ دنیا کے بہترین نشانہ باز ہیں"۔ فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیوں نہیں کہہ سکتے؟"۔

"اس لیے کہ جب تک آپ ہمارے والد صاحب سے نشانہ بازی کا مقابلہ نہیں کر لیتے۔۔۔ انہیں اس میدان میں شکست نہیں دے دیتے۔ اس وقت تک ہم یہ بات نہیں مان سکتے"۔

"یہ بات تو پھر دور چلی گئی۔۔۔ خیر جب ان سے سامنا ہوگا اس وقت سہی۔۔۔ فی الحال تو تم صرف اتنا بتا دو کہ چین کہاں ہے"۔

"پہلے یہ بتائیں۔۔۔ اس چین کا چکر کیا ہے"۔ فرزانہ مسکرائی۔

"تم نے نواب شاہی سے چین کیوں لیا؟" اس نے جل کر کہا۔

"مجھے یہ بات بہت عجیب لگی تھی"۔ وہ رک کر بولی۔

"یہ بات عجیب لگی تھی تمہیں"۔ محمود اور فاروق ایک ساتھ بولے۔

"اصل میں ان صاحب سے۔۔۔ کیا نام ہے آپ کا"۔

[illegible] "اس سے [illegible]"۔

"[illegible]۔۔۔ نام ہو رہا ہے۔ اس لیے ہم [illegible] پسند کریں گے"۔

"[illegible]۔۔۔ غلام کو لوگ کہتے ہیں"۔

"[illegible] کیا مطلب"۔ وہ بولے۔

"[illegible] کہتے ہیں"۔

"آپ نے [illegible] ہیں"۔

"کیا یہ میرا نام ہے"۔

"[illegible] تو آپ [illegible] مقامی لوگوں جیسی بولتے ہیں۔۔۔"

"[illegible] میں بھی کتنی زبانیں مقامی لوگوں کی طرح بول سکتا ہوں۔۔۔ اس [illegible] میں سے [illegible] ہے"۔ وہ مسکرایا۔

"[illegible]۔۔۔ اور وہ بھی باکمال"۔ فاروق نے تعریف کی۔

"[illegible] اڑانے پر تل گئے ہو"۔ اس نے برا سا منہ بنایا۔

"[illegible]۔۔۔ ہم بھی تعریف کر رہے ہیں"۔

"[illegible] بات نہیں ہے"۔ اس نے منہ بنایا۔

"[illegible] بات اچھی نہیں ہے"۔

"تعریف کرنا... تم مجھے میری تعریف کر کے کوئی چکر نہیں دے سکتے... میں تمہارے تمام چکروں سے واقف ہوں۔"

"اوہ اچھا خیر... دیکھا جائے گا۔"

"بہت وقت ضائع کیا تم نے... اب سیدھی طرح بتاؤ... چین کہاں ہے۔"

"اس کا مطلب ہے... تم تلاش کرنے میں ناکام رہے ہو۔"

"ہاں! یہی بات ہے۔"

"تب پھر اس معاملے میں تو اپنی شکست مان لو۔"

"ضرور... کیوں نہیں... شکست قبول۔"

"یہ پستول ہمیں دے دیں... صرف اس صورت میں بتا سکتی ہوں کہ چین کہاں ہے۔" فرزانہ نے فوراً کہا۔

"کیا واقعی" وہ چونکا۔

"ہاں واقعی" فرزانہ نے کہا۔

"دیکھ لو... وعدے سے پھر نہ جانا۔"

"نہیں پھریں گے... ہاں پستول تلاش کر کے دو بچے گا۔"

"یہ لو... محسوس کر دیکھ لو... یہ بھرا ہوا بھی نہیں۔"

"دیکھنے کی کیا ضرورت ہے" فرزانہ نے پستول کا رخ کرتے ہوئے اور اس پر ایک فائر جھونک مارا... لیکن یہ دیکھ کر ان کی سٹی گم ہو گئی وہ صاف بچ گیا تھا... گولی اس کے سر سے گزر گئی تھی۔

"میں نہ صرف دنیا کا بہترین نشانے باز ہوں... بلکہ دنیا کا بہترین فائٹر بھی ہوں اور میں نے اس فن میں بین الاقوامی مقابلے جیتے ہیں... آج تک شاید ہارا نہیں ہوں۔"

"اوہو اچھا... یہ بات ہے آپ کی۔"

"ہم بتا چکے ہیں بابا۔"

"یہ نام تو ویسی لگتا ہے۔"

"اصلی اور نقلی کے چکر میں نہ پڑو... مجھے تو اصل ڈراما کرنا ہے اور [illegible] سے ہی مطلب۔"

"نہیں، اب پستول ہمارے ہاتھ میں ہے۔"

"تب پھر... اس سے کیا ہوتا ہے؟"

"ہم نہیں بتائیں گے... چین کے بارے میں... پھر آپ کیا کریں گے؟"

"تب میں تم تینوں کی پٹائی لگاؤں گا... اور پھر اس پٹائی سے بچنے کے لیے... اس لیے کہ تم یوں نہیں بتاؤ گے... تو وہ بھی سیدھی انگلیوں سے نہیں نکلے گا... تم باتوں کے نہیں... لاتوں کے بھوت ہو... تیز ہی [illegible]... لہٰذا میں تمہیں کر دوں گا سیدھا۔"

یہ کہہ کر اس نے ان پر چھلانگ لگائی۔ فرزانہ نے اس کا نشانہ لے کر... وہ دھم سے گرا... ساتھ ہی پھر اچھلا... فرزانہ نے دوسرا فائر

کہ وہ پھر اچھلا اور ..... [illegible] ..... فرزانہ نے تیسرا فائر [illegible]
حوالدار کو ڈھک گیا۔

"یہ لو محمود ..... تم فائر کرو ..... میں ناکام ہو گئی"۔ اس نے پستول
کی طرف اچھال دیا ۔۔۔ محمود نے فوراً سے کیچ کیا ..... اور اس پر [illegible]
دیا ..... لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔

محمود نے بھی اوپر تلے کئی فائر کیے۔ مگر اس نے پستول [illegible]
دے دیا۔

"یہ ..... میرے ہاتھ سے نہیں بچ سکیں گے"۔ فاروق نے [illegible]
[illegible] کہا۔

"اچھا ..... کیا واقعی؟" فرزانہ نے مذاق اڑانے والے انداز میں [illegible]

"ہاں ..... انشاء اللہ"۔ فاروق جھلایا۔

"تو پھر انتظار کس بات کا"۔ کرو فائر ۔۔۔ محمود مسکرا دیا۔ اس
مسکرانے کے انداز میں بھی طنز تھا۔

فاروق نے چند سیکنڈ کے لیے اس کا نشانہ لیا اور پھر [illegible]
دوسرا لمحہ حیران کن تھا ..... جب [illegible] فاروق چیخ [illegible]۔

******

چکر

ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا ..... پھر وہ مسکرا [illegible] بولے۔

"آپ ہی ۔۔۔ مگر ..... آپ سے پہلے تو مجھے ..... کل ہی صاحب نے [illegible]
بتایا۔"

"جی ہاں! آپ کے جھوٹ کا ثبوت یہ موجود ہے ..... لڑکی کی صورت
میں۔"

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ لڑکی ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے جلدی سے
کہا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"آپ نے آتے ہی کہہ دیا تھا کہ لڑکی تو یہ رہی ..... آخر آپ سے پہلے
[illegible] ہیں۔"

[illegible] خان ایک لمحے کے لیے بھونچکے سے رہ گئے ..... شاید یہ سوال
[illegible] میں انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ پھر جلدی وہ سنبھل گئے۔

"ڈوری کا تعلق میرے ایک دوست سے ہے ... اس نے مجھ سے
درخواست کی اور میں نے ٹی ٹی صاحب سے کہ دیا کہ اسے چھوڑ دیا
..... میرے دوست نے اس کا حلیہ بتایا تھا ... اور اس کے اپنے آدمی
کو پہلے دفتر کے باہر کھڑے تھے۔ اگر ڈوری دفتر سے نکلا ہوا آتا تو اس سے
دور لے جاتے اپنے ساتھ لے جاتے اور میرا دوست میرا شکریہ ادا کرتا
پتا نہیں ہے ..... وہ اب تک یہی کہتا رہا ہے کہ ڈوری کو ابھی تک رہا نہیں
..... وہ ملا نہیں کیا کیا۔"

"لیکن ہم ڈوری کو ان لوگوں کے حوالے کر چکے ہیں ..... اور یہ
بات کا ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔"

"تو پھر کریں ثبوت پیش۔"

"یہ دیکھئے ... یہ میرے ہاتھ کی گھڑی ہے ..... اس میں
آوازیں ریکارڈ ہیں ... ڈوری کو لے جاتے ہوئے جو باتیں ان لوگوں نے
کیں ..... وہ سن لیں۔"

"اچھی بات ہے سنا دیں" وہ زیر لب مسکرائے۔

انسپکٹر جمشید نے گھڑی آن کر دی ... آوازیں آنے لگیں ... بات
ختم ہونے پر یہ بات واضح ہو گئی کہ ڈوری کو ان لوگوں کے حوالے کیا گیا

"اب آپ کیا کہتے ہیں۔"

"یہ آوازیں کیسی ہیں ... کس کی ہیں ... آپ کے پاس اس
ثبوت ہے کہ یہ آوازیں انہی لوگوں کی ہیں۔"

"آپ کا اگر ابھی تک اطمینان نہیں ہوا تو پھر یہ سکرین بھی دیکھ لیں
جس میں آپ کو اس کی تصویر بھی نظر آ سکے گی۔"

"جی نہیں ... نہیں" وہ ذرا خاموش ہو گئے۔

"دیکھیں ..... دیکھ لینے میں کیا حرج ہے۔"

"تب پھر اس وقت کی تصویر دیکھئے ... آپ نے ان لوگوں کی تصویر بھی
نکالی ہے۔"

"ابھی ابھی بتائی جا ... والی تصویر میں آپ بھی نظر آئیں گے ... آپ کے
... نہیں ہو سکتی ... یہ تصویر بالکل آپ کے خلاف جا رہی ہیں۔"

وہ زہر خند ہو گئے ..... لگے اِدھر اُدھر دیکھنے ... پھر انسپکٹر
جمشید سے کہا۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں۔ کیا یہ بات ثابت نہیں ہو گئی ... کہ ہم ان
... سے ایک ڈوری ایسی ... وہ لوگوں کو کر چکے ہیں ... لیکن ... یہ
بات اس ماننے کو تیار نہیں تھے۔ اب آپ کیا کہیں ... آپ نے ابھی
... نہیں۔"

"اس میں شک نہیں کہ آپ ڈوری ان کے حوالے کر چکے ہیں" ... یہ کہ
وہ ... ہو گئے ... شاید اس لیے کہ اب کہنے کے لیے ان کے
پاس کچھ نہیں رہ گیا تھا۔

"میری آپ سے ایک درخواست ہے۔"

"اور وہ کیا؟"

"بہت خوب! انہوں نے کس نمبر پر فون کیا تھا... کہاں
نہیں معلوم ہو سکا۔"

"جی ہاں! اس کا نام جیکی سن ہے... موبائل فون
00319445 ہے... اور پتا ہے 90 وارث روڈ۔"

"بہت خوب... شاباش... بہت تیزی سے کام کر رہے ہو
نیلی کی نگرانی شروع کر دو... اور اب یہ بتاؤ...
کہاں لے جایا گیا ہے؟"

"اشارہ جی کا پتا وارد ہے سر... قریشی لا... ان
لے جایا گیا ہے؟"

"اچھا ٹھیک ہے۔ اس ادارے کا پتا بھی بتا دو... پھر
"ہم یہ معلوم نہیں کر سکے۔ ورکشاپ جاری ہے
309، جے روڈ۔"

"بہت خوب! اس ادارے کی بھی نگرانی شروع کرا دو۔"

"او کے سر... پہلے ہی شروع کی جا چکی ہے۔"

انہوں نے فون بند کر دیا... اور اٹھتے ہوئے گھنٹی بجائی۔
جلدی ہی اندر داخل ہوا وہ بول اٹھے:

"اکرام کو بلا لیں۔"

ایک منٹ بعد اکرام اندر داخل ہوا۔

"سر! میں اس وقت دفتر میں اکیلا ہوں۔ محمود، فاروق اور فرزانہ تو آپ کے ساتھ
ہی ہیں۔ خان رحمان اور پروفیسر داؤد بھی وہیں ہیں... لہٰذا آپ مجھ
کو ہی پسند فرمائیں گے۔" یہ کہتے ہوئے وہ مسکرائے۔
"یہ بھی بھلا پوچھنے کی بات ہے؟" اس نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا تو چلیں۔"

"... سر... پوچھ صرف اس لیے رہا ہوں... مجھے ساتھ
... ہے بھی۔"

"آپ ہی چلیں گے۔ تم کے ساتھ مزا نہیں آئے گا۔" وہ مسکرائے۔

"... میں تیار ہوں۔"

اسی وقت دفتر سے روانہ ہوئے اور وارث روڈ پہنچے... 90
ایک دروازے پر ایک چوکیدار کی طرح نظر آیا... ان کی گاڑی رکتے
ہی وہ ... ہے

"کیا مسٹر جیکی سن سے ملنا ہے؟"

"اس وقت موجود نہیں ہیں... کسی ضروری میٹنگ میں گئے ہیں
دس بجے سے پہلے نہیں لوٹیں گے۔"

"بہت لمبی ہی میٹنگ ہے۔" انسپکٹر جمشید نے منہ بنایا۔

"بعض اوقات ساری ساری رات نہیں آتے۔"

"مسٹر جیکی سن کیا کام کرتے ہیں؟"

"ان کی یہاں بہت بڑی فرم ہے... اون علاقے کی... اس میں بہت مصروف رہتے ہیں۔"

"اوہ اچھا... خیر... ہم پھر کسی وقت مل لیں گے۔"

"ٹھیک ہے جناب... صاحب آئیں تو میں کیا بتاؤں۔"

"بس کچھ نہیں۔"

یہ کہہ کر وہ جانے کے لیے مڑے... اچانک انہیں ایک احساس ہوا... وہ پلٹ کر مڑے، عمارت کے سامنے والے جائزہ لیا... پھر بولے:

"مسٹر جیکی بین کے ساتھ اور کون کون رہتا ہے یہاں؟"

"ان کے بیوی بچے" اس نے کہا۔

"ان کے بچے کتنے ہیں؟"

"تین بچے... آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں... ہمارے بارے میں کچھ جانتے نہیں تو پھر کیوں آئے تھے آپ؟"

"ہمیں ایک سلسلے میں مسٹر جیکی بین سے ہی کام تھا... پھر کوئی اور ملازم بھی ہے؟"

"جی ہاں، ڈورتا... گھر کی صفائی اور کھانا پکانے کا کام کرتی ہے۔"

"اور آپ کا نام؟"

"میں شیمن ہوں" وہ بولا۔

"شکریہ... آپ مہربانی فرما کر تینوں بچوں اور مسٹر جیکی بین کے نام بھی بتا دیں... ہمارا تعلق دراصل محکمہ مردم شماری سے ہے۔"

"کیا!!! وہ چونکا۔"

"ہم ایک پورے علاقے کی چھان بین کر رہے ہیں۔"

"اوہ اچھا... ان کے تینوں بچوں کے نام رونالڈ، مارش اور تھامس ہیں... بیگم صاحبہ کا نام میری۔"

"اینا گرین۔"

"جی... سولہ، اٹھارہ اور بیس سال۔"

"شکریہ... آپ اندر جا کر مسٹر جیکی کو بلا لائیں۔"

"جی... کیا مطلب... میں نے آپ کو بتایا نہیں، وہ ایک میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں۔"

"لیکن ہمارا خیال ہے کہ وہ گھر میں ہیں۔"

"جی نہیں... آپ کا خیال بالکل غلط ہے... وہ گھر میں نہیں ہیں... میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں۔"

"سامنے والی فیکٹری کس کی ہے... اس کا نام کیا ہے؟"

"جیکی بین... الا بلاک جیکی اون لمیٹڈ۔"

"اور پھر بھی آپ کہہ رہے ہیں... مسٹر جیکی بین گھر پر نہیں ہیں۔"

[illegible] سے مسکرایا۔

"جی... کیا مطلب... یہ کیا بات ہوئی؟" شیمن نے چونک کر کہا۔

"کیا مطلب سر؟" اکرام اب بھی حیران ہو رہا تھا۔

"بھئی سیدھی سی بات ہے... بلکہ سامنے کی بات ہے... کیا [illegible]

اکرام؟" وہ پُراسرار انداز میں بولے۔

"[illegible]... یا سمجھا رہا ہوں سر، پہلے تو آپ یہ بتلائیں۔"

"اوہو اکرام... بھئی، اس گھر کے کل پانچ افراد ہیں۔ [illegible]

... [illegible] مسٹر جیک گھر میں ہی ہو سکتے ہیں نا؟"

"ہم... میں... آپ بھی نہیں سمجھا... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

اکرام دھک سے رہ گیا۔

"کیا آپ بہت عجیب و غریب باتیں کرنے کے عادی ہیں یار؟" شوکی

بولا۔

"نہیں... لیکن میں دو اور دو چار جیسی باتیں کرنا زیادہ پسند [illegible]

اور ایک بار پھر دعویٰ کرتا ہوں، مسٹر [illegible] اس وقت گھر [illegible]

گھر میں ہیں۔"

"کیا مطلب؟" شوکی اور اکرام ایک ساتھ چلائے۔

******

وقت ہو گیا

[illegible] ہو گئے... [illegible] میں یہ حالت [illegible]

"[illegible] کیا آپ چند منٹ میں پہنچے تھے؟" محمود بولا۔

"[illegible]... اگر تمہارا [illegible] تمہیں جو [illegible]

[illegible] پوچھو... مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" فاروق نے [illegible]

"[illegible] لیکن... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" فرزانہ [illegible]

[illegible]

"[illegible] سوال ہو سکتا ہے؟" فاروق نے [illegible]

"[illegible] واقعی... تو آپ بالکل معقول ہے... لیکن پھر [illegible]

[illegible] شاید تمہارے شانے سے کمزور ہے۔"

[illegible]

"[illegible]" فاروق مسکرایا۔

[illegible]

"انشاءاللہ ... [illegible] چل جائے ... [illegible] کو روک دے

طاقت دے۔"

"مدد ہو گئی" ـ فرزانہ جھلا گئی۔

"تو میں نے کب کہا کہ نہیں ہوئی... لیکن دشمن کو کوئی [illegible]

ہم سے باتیں بنا رہے ہیں... پہلے تو اس آواز کو دبانا چاہیے" ـ فاروق نے کہا۔

"ہم... ہم... میں بیہوش ہو رہا ہوں" ـ محمود ہکلایا۔

"یہ کیا ہو [illegible] سب بے ہوش ہو گئے؟" ـ فاروق نے

حیرت کی۔

"اب تو تمہارے ساتھ ہمت ہارنے لگا ہوں" ـ

"وہ تو شروع سے ہی ہو رہا ہے... لیکن شروع سے تو [illegible]

تھے" ـ

"بس ہو گئے تم... بیہوش... میں دیکھ رہا ہوں اسے"

یہ کہہ کر محمود دروازے کی طرف بڑھا اور اسے سیدھا کر دیا۔

دیکھا... گولی اس کے جسم سے پار گئی تھی اور جسم سے [illegible]

طرف الٹ گئی تھی۔ اس وقت تک خون نکل گیا تھا۔

"ارے باپ رے... اگر یہ مر گیا تو کیا ہوگا" ـ فرزانہ چلائی۔

"ہوگا کیا... اسے دفن کیا جائے گا" ـ فاروق بولا۔

"اوہ... اللہ... دفن کیا جائے گا" ـ فرزانہ نے [illegible]

"لیکن... وہ مارا کون؟" ـ محمود بولا۔

"یہی تو راز ہے" ـ

"مدد ہو گئی... یہ یقین کرو کہیں سے ٹپک پڑا" ـ فاروق نے پاؤں [illegible]

"ارے یہ ہو گیا... اب تک یہ ساری [illegible] دو [illegible] کے سینے میں تو

[illegible] آخر یہ اس [illegible] کے لیے کیوں مر رہا تھا... ہم نے [illegible]

انکل خان رحمان کے ذریعے بلایا تھا"۔

"او میرے... واقعی... ارے باپ رے" ـ محمود نے گڑبڑا کر کہا اور

جلدی سے موبائل پر دفتر کے نمبر ڈائل کیے... سلسلہ ملتے ہی اس نے

"[illegible] بات کر رہا ہوں... انکل اکرام سے بات کرائیں"۔

"وہ [illegible] صاحب کے ساتھ کہیں گئے ہیں"۔

"اوہ اچھا... تو پھر [illegible] سے بات کرائیں"۔

"کیا... تو میں کون بول رہا ہوں... آپ آواز بھی نہیں

[illegible]" ـ [illegible] نے گڑبڑا کر کہا۔

"اوہ... ہم... معاف کرنا... لیکن بھئی... یہ آپ کی آواز رو

رہی تھی"۔

"آپ کو خوش فہمی ہوئی ہے... میری آواز رو نہیں رہی تھی بس

[illegible]" ـ [illegible] نے [illegible] کر کہا۔

"تو کیا فرق ہے ..... خوش فہمی ہوئی ہے ... غلط فہمی بھی ہوئی
ویسے مجھے تو یہ دونوں جڑواں بہنیں لگتی ہیں۔" محمود بول اٹھا۔

"بس ... اس ..... دونوں۔"

"یعنی ..... خوش فہمی اور غلط فہمی۔"

"حد ہو گئی۔" فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

"ہاں! ایسا تو آج ہو چکا ہے ... جیسے ہی آپ فوراً ایمبولینس
مجھے ساتھ لے کر آپ شاہد کے ہاں پہنچیں۔ ایک زخمی مجرم وہاں پڑا
ہے۔"

"ک ..... کیا ...... زخمی مجرم۔" فاروق نے زور سے کہا۔

"ہاں تو ... کیا کیس ... اسے لاوارث ..." محمود اس کی طرف
مڑا۔

"ک ..... کیا۔" فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

"اوہو ..... بھئی تم سے نہیں ... ادھر فاروق سے پوچھ رہا تھا۔"

"حد ہو گئی ... باتوں پر مجھ سے کر رہے ہیں اور۔"

"اچھا جلدی کرو۔" یہ کہہ کر اس نے سیٹ بند کر دیا۔

"میرا مطلب تھا ..... زخمی مجرم ... تو کسی طور کا کام ہو سکتا ہے۔"

"اچھا بھائی ہو سکتا ہے ... [illegible] ... اور یہ بتاؤ
کون مارنے میں [illegible]"

"زنجیر والا۔" وہ بولا۔

"آپ نے تم سے ... کسی بات کا جواب تو سیدھی طرح دے دو۔"

"اچھا ... اب ہم جو سوال پوچھیں گے ... اس کا جواب ضرور
سیدھی طرح دوں گا۔"

"شکریہ ... بہت بہت ... یہ بتاؤ ... تم نے یہ کامیابی کیسے حاصل
کی ... جب کہ میں دور تھا ... پوری طرح [illegible] سے تھا۔ پہنچنے سے پہلے
غائب کیسے ہو گئے۔"

"میں نے اس کا پیچھا کیا تھا ... اس کے بعد پتا
نہیں کیا فیصلہ کیا تھا۔" فاروق نے شرارت سے کہا۔

"اور وہ فیصلہ کیا تھا ... [illegible] کا کام [illegible] کرو۔"
[illegible]

"یہی بات ہے ... تو پھر بالکل سیدھی بات سنو ... میں نے اس کے
[illegible] کر فائر کیا تھا۔"

"کیا ... کیا مطلب۔" دونوں چلائے۔

"میرا خیال تو تھا کہ نشانہ لگے گا ... لیکن دراصل [illegible]
[illegible]"

"[illegible] کیا۔" فرزانہ نے منہ بنایا۔

"تو میں کیا کروں نہیں۔" فاروق جھینپے ہوئے انداز میں بولا۔

"۔۔۔ یہ کیا ہے؟"

"پتہ نہیں ...... یہ راستے میں ملا ہے"۔

"یہ ہم سے پوچھ رہے ہیں ... اب ذرا [illegible]"۔

اور پھر گھوڑے سے نہ جانے کیا کیا ... فاروق کے چہرے سے ایک [illegible] گئی۔

"اوہ ...... یہ کیا" [illegible] صاحب چلائے۔

"اب بتائیں ... کیا یہ شخص راستے میں ملا ہے"۔

"نہیں ... بالکل نہیں ... میں اسے پہلی بار دیکھ رہا ہوں"۔

"وہاں بھی یہی جواب تھا" فاروق مسکرایا۔

"ٹھیک ... یہ جواب تھا"۔

"پہلے ہم اسے رخصت کر دیں ... اس لیے کہ اسے [illegible] ضرورت ہے"۔

پھر جب ہم اسے ایمبولینس میں لے گئے۔

"ہاں! اب بتائیں ... یہ سب کیا ہے"۔

اب خان رحمان اور پروفیسر داؤد بھی وہیں موجود تھے۔

وہ حیرت زدہ ان کی طرف دیکھ رہے تھے ... محمود ان کی جگہ [illegible] آ رہا تھا۔

"پہلے فون کریں [illegible] صاحب کے گھر ... کیونکہ اس [illegible] خوفناک سوال یہ ہے کہ [illegible] صاحب کہاں ہیں"۔

[illegible] آواز سنائی دی۔

"اوہ، واقعی" وہ ایک دم پریشان ہو گئے۔

[illegible] صاحب [illegible] نے ان کے گھر فون کیا تو ادھر سے بتایا گیا کہ وہ [illegible] کے لیے تھوڑی دیر پہلے گھر سے جا چکے ہیں"۔

"[illegible] اس کا مطلب تو پھر یہ ہوا کہ اس شخص [illegible] کر دیا [illegible] چہرے پر ان کا چہرہ [illegible] پھر [illegible] میں [illegible] لے لی [illegible] جب وہ ہوش میں [illegible] کہ [illegible] صاحب کہاں ہیں"۔

"اوہ ... اوہ"۔

"بالکل ... یہی"۔

[illegible] فاروق نے جیب میں سے ایک ہاتھ [illegible] نکال کر ان کی طرف [illegible] سے چھو لے۔

"[illegible] یہ کیا ... یہ تو [illegible] ہے ... لیکن یہ تم نے مجھ سے [illegible] یہ واپس نہیں ہوں گا"۔

"[illegible] مقصد کے لیے میں نے [illegible] تھا ... وہ پورا ہو گیا"۔

"[illegible] سمجھ میں تو [illegible] بھی نہیں آ رہا ہے"۔

"[illegible] ہو گیا ہے" فاروق نے [illegible] کی طرف دیکھا۔

"[illegible] کیا ہے ... کس چیز کا"۔

"[illegible] کا"۔

"کیا بس... دھماکہ ہونے کا وقت ہو گیا ہے [illegible]
باتیں کر رہے ہو"۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں... وقت ہو گیا ہے" - وہ بولی۔

"دھماکہ ہو گا" نواب صاحب چونک گئے۔

"ہاں! دھماکہ ہو گا" - وہ بولی۔

"دیکھو فرحت... ہمیں پریشان نہ کرو... ہم پہلے ہی بہت [illegible]
ہیں"۔

"اس میں میرا کیا قصور انکل"۔

"تو کیا ہمارا قصور ہے"۔

"نہیں... آپ کا بھی قصور نہیں ہے"۔

"اب تم پوری بات بتاؤ [illegible]
بری طرح الجھن میں نظر آ رہے ہیں [illegible]
کا بجے" - نواب صاحب نے [illegible]

"ارے یہ کیا!!!"۔

انسانی نظریں دیوار پر بار بار [illegible]
گڑھے پڑ گئے تھے اور پورا کمرہ [illegible]

"یہ گولیوں کے نشانات ہیں... اس کمرے میں تھوڑی دیر پہلے
مقابلہ ہوا تھا... آپ لوگ اس مقابلے والی [illegible]
حد ہو گئی... یہ کس بات کا [illegible]"۔

"میرا خیال ہے [illegible] سب لوگ [illegible] بیٹھ جائیں... تاکہ میں
بات [illegible]" - فرزانہ [illegible]

"لیکن وہ قصہ دھماکے کا مسئلہ ہے" - فاروق نے جل کر کہا... کیونکہ [illegible]
[illegible] ہی ہو گی۔

"ہاں جی... چند سیکنڈ [illegible] ایک دوسرے کو پکڑ کر [illegible]
[illegible] جائیں"۔

[illegible] دھماکہ ہونے والا ہے [illegible] ہم سب کے [illegible] خطرہ
[illegible] جانے [illegible] ہونے سے [illegible] نہیں روکا جا سکتا"۔

"[illegible] کا وقت نہیں رہا [illegible] پہلے ہمیں وقت مل جاتا... لہٰذا اس
[illegible] سے نہیں روکا جا سکتا"۔

"[illegible] تم سادہ سی بات [illegible] پہلے... [illegible] الجھن کے
[illegible]

[illegible] پہلے دھماکہ ہو... پھر اطمینان سے بیٹھ کر باتیں

[illegible] کے ایک [illegible] دھماکہ ہوا۔

******

اندازہ

"تم بتاؤ اکرام ... آخر مسٹر جمیل اس گھر میں کیسے ہو سکتے ہیں
کہ ان لوگوں کا کہنا ہے ... وہ ایک میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں اور
واپس بجے سے پہلے ان کی واپسی نہیں ہوگی"۔

"ہم ... میں بتاؤں سر"۔ اکرام بوکھلا اٹھا۔

"ہاں، میرا اندازہ ہے ... مسٹر جمیل گھر میں ہی ہیں۔ [illegible]
وہ کس طرح کیا ہے"۔

"افسوس سر ... میں ابھی تک کچھ نہیں سمجھ سکا"۔ اکرام [illegible]

"تمہارا مشاہدہ بہت کمزور ہے اکرام ... میرا خیال ہے [illegible]
یہاں محمود، فاروق اور فرزانہ ہوتے تو وہ ضرور سمجھ جاتے"۔

"انہیں ہر وقت آپ کا ساتھ نصیب ہے سر ... جب کہ [illegible]
آپ کے ساتھ نہیں ہوتا ... علاوہ ازیں آپ کے ساتھ کبھی کبھار [illegible]

"ہاں ایسا تو خیر ہے ... اچھا اب میں خود وضاحت [illegible]
اس گھر میں کل کتنے افراد رہتے ہیں"۔

"[illegible] تو ہر گھر سے ہیں ... باقی دو ملازم ہیں"۔

"[illegible] سب سے اچھا طریقہ ہے ... وہ مری اپنے
[illegible] نہیں ہوگی۔ روشنی سے ایک طرف ہو رہے ہو، نظر

[illegible]

[illegible] سر"۔ اکرام چونکا۔

"[illegible] سے ایک میں روشنی نظر آ رہی ہے ... اس کا مطلب ہے
[illegible] میں فلاں تو نہیں کر رہا مسٹر جمیل"۔

"[illegible] لیکن اس سے یہ بات کیسے ثابت ہو گئی کہ مسٹر جمیل

[illegible] ثابت کروں گا ... آپ کو کسی بھی اور طرح ہے تا ...
[illegible]"۔

"[illegible] صاحب"۔

"[illegible] میں کل پانچ افراد رہتے ہیں ... اس جگہ ... جہاں ہم
[illegible] یہاں سے ہمیں پانچ تک کمرے صاف نظر آ رہے ہیں
[illegible] کمروں کی لائٹیں جل رہی ہیں"۔

"[illegible]" اکرام چلا اٹھا۔

"[illegible] گھر میں تو کیا اکرام صاحب اس بات کو سمجھنے کی بات کہ

"ہاں اکرم..... یہ کوٹھی اس طرح تعمیر کی گئی ہے کہ نچلے [illegible]
گھڑی کرنے کے لیے گیراج بنایا گیا ہے..... اوپر رہائشی کمرے..... دو [illegible]
سامنے اور دائیں بائیں برآمدہ بنایا گیا ہے..... تاکہ ہر کمرے سے باہر
جا سکے..... اور صدر دروازے کی طرف ان کمروں کی کھڑکیاں
دان کھلتے ہیں..... اب اگر مسٹر جیک گھر میں نہیں ہیں — تو ان
کمروں میں روشنیاں کیوں جل رہی ہیں۔"

"وہ تو کسی ضرورت کے تحت بھی جلائی جا سکتی ہیں۔" شوکی [illegible]
مسکرایا۔

"بے شک جلائی جا سکتی ہیں..... لیکن ساتھ ہی بجھا دی جاتی [illegible]
لیکن یہ روشنیاں ہماری آمد سے پہلے سے آن ہیں..... اب بتائیں
آپ کے پاس؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

"گھر کا کوئی فرد جلتی چھوڑ گیا..... یہاں بھی یہ لوگ خوب صورت [illegible]
دولت مند ہیں..... بجلی کی بھلا پروا نہیں کرتے۔"

"تب پھر میں اس سے آگے بھی ایک بات کہہ سکتا ہوں —
ایک وقت میں ان پانچ کمروں میں سائے دیکھے ہیں — کیا [illegible]
ایک ایک آدمی ضرور موجود ہے..... اب آپ کیا کہتے ہیں۔"

"یہ..... یہ ضرور آپ کا وہم ہے۔" شیخ نے کہا۔

"اگر یہ ہمارا وہم ہے تو ہم اس وہم کو دور کرنے کی پوری
[illegible] کریں گے..... اب یا تو آپ مسٹر جیک کو بلا لائیں..... یا پھر گھر کی تلاشی
[illegible]

ہمارے پاس تلاشی کے وارنٹ ہوں گے۔"

"ہاں نہیں..... ہم وارنٹ لیے بغیر تلاشی نہیں لیں گے..... آپ
[illegible] ہے۔

"ٹھیک بات ہے۔ میں بیگم صاحبہ کو بلا کر لاتا ہوں۔" اس نے کہا۔

"ضرور بلائیں..... لیکن ایک بات کا خیال رکھیں..... یہ کہ مسٹر جیک کو
باہر نکالنے کی کوشش ہرگز نہ کریں..... یہ حرکت آپ لوگوں کے لیے
[illegible] ہوگی۔"

"اور یہی تو ہم نہیں چاہیں گے بھئی؟" اس نے
کہا۔

"بس..... ذرا جلدی واپس آئیں۔"

وہ چلا گیا..... پھر مسز جیکی اور تین نوکروں کے ساتھ واپس آیا.....
[illegible] ہوئی تھیں۔

"یہ سب کیا بات ہے؟" مسز جیکی نے کہا۔

"مسٹر جیک کو ساتھ نہیں لائے..... یہ آپ نے ٹھیک نہیں کیا
[illegible] تلاشی لیں گے..... یہ ہو اکرام..... انہیں وارنٹ دکھاؤ۔"

"بہت بہتر سر۔"

"بات آپ کو مسٹر شمیم بتا چکے ہیں... لہٰذا وقت ضائع...

..... اگر آپ کا خیال یہ ہے کہ وہ اندر نہیں ہیں تو ہم تلاشی لیں گے...

لیں"۔

"چلیے پھر..... لے لیجیے تلاشی"۔

"آپ پہلے وارنٹ تو دیکھ لیں"۔

"اس کی ضرورت نہیں" اس نے منہ بنایا۔

وہ ان کے ساتھ اندر داخل ہو گئے.... بیرونی دروازہ اس نے اندر سے بند کر دیا۔

"یہ..... یہ آپ نے دروازہ کیوں بند کیا؟" مسٹر جیک نے... کہا۔

"گھر کے افراد اب ہمارے ساتھ ہیں..... دونوں ملازم گھر... ہیں..... اگر مسٹر جیک گھر میں ہیں اور وہ باہر جانے کی کوشش کریں... دروازہ کھولے بغیر تو جا نہیں سکیں گے..... اس طرح ہمیں کم از کم... ہو جائے گا کہ وہ فرار ہو گئے ہیں..... یا گھر کے اندر ہیں"۔

"اوہ اچھا..... آپ بہت چالاک ہیں" مسٹر جیک نے منہ بنایا۔

"دراصل اس وقت عملہ ہمارے ساتھ نہیں ہے..... ورنہ... باہری گھیرا کر لیتے"۔

"خیر..... کوئی بات نہیں..... آپ تلاشی لے لیں....." ا... بنایا۔

...انسپکٹر جمشید نے تلاشی شروع کی... پوری کوٹھی دیکھ ڈالی لیکن مسٹر... کہیں بھی نظر نہ آئے۔

"عجیب بات ہے... آج میرا اندازہ غلط ہو گیا" وہ بڑبڑائے۔

"کیا آج سے پہلے آپ کا اندازہ کبھی غلط نہیں ہوا؟" وہ... بولی... فاروق۔

"یہ بات نہیں... اندازے تو غلط ہو جاتے ہیں..... لیکن جن... کے بارے میں مجھے خیال ہوتا ہے کہ وہ غلط نہیں ہو سکتے..... عام... طور پر درست ثابت ہوتے ہیں... یہ دوسری بات ہے کہ... ایسا ہو..... آپ درست ہی ہیں امید ہے معاف کر دیں گے.... میں دوبارہ تلاش دیکھ سکتا ہوں"۔

"کیا مطلب ہے..... آپ کا مطلب ہے..... میرے شوہر... کسی خفیہ... میں چھپ گئے ہیں... تو انہیں آپ سے چھپنے کی کیا ضرورت پیش آئی..... یہ بھی تو بتائیے"۔

"میں نہیں جانتا... وہ کیوں مجھ سے چھپ رہے ہیں..... لیکن بہرحال... ہماری یہاں آمد کے وقت... نے ہمیں دیکھ لیا اور یہ... دیا کہ وہ ہم سے ملاقات نہیں کریں گے لہٰذا... نے یہ فیصلہ... آپ کو بھی ملازمہ ڈونا کو بھی، ملازم شمیم کو بھی اور آپ... ہو گی..... لہٰذا اس پروگرام پر عمل شروع ہوا..... ہم انہیں گھر میں... تلاش نہیں کر سکے..... ہم نے گھر کا کونا کونا چھان مارا..... لیکن وہ

نہیں لگا رہے تھے..... اس کے کوئی آثار بھی نظر نہیں آئے... پھر ممکن ہے کہ ہم اس حوض ہی میں دیکھ سکے۔"

"آپ خود سوچیں..... پانی میں کس طرح چھپ سکتے ہیں۔"

"سر! سوئمنگ کوئی پانی میں بھی چھپ سکتا ہے..... جب کہ پیچھے ہی ... وہ بھی نہ ہو" مسٹر جیک نے کہا۔

"ہاں ٹھیک، اس بات کو سمجھ سکتا ہوں، محسوس کر سکتا ہوں ... ہم حوض دیکھیں گے۔"

"جی سر... ہم کیا کر سکتے ہیں۔ چلئے دیکھ لیجئے۔"

وہ چھت پر چڑھ گئے..... حوض چھت کے اوپر بنایا گیا تھا۔ ... ضرورت کے لیے پانی ذخیرہ کیا جاتا تھا..... عام طور پر لوگ پانی کی ٹنکی بنوا لیتے ہیں..... لیکن یہاں پورا حوض بنوایا گیا تھا اور اس بات پر انہیں حیرت ہوئی تھی۔

وہ چھت پر پہنچے... حوض چھت سے بھی کچھ اونچائی پر بنا ہوا تھا۔ اس پر لوہے کی چادر کا ڈھکنا رکھا گیا تھا۔

"اکرام! ہمیں یہ ڈھکنا ہٹا کر دیکھنا ہو گا۔"

"بہت بہتر سر۔"

یہ کہہ کر اکرام نے ڈھکنا اٹھانے کے لیے زور لگایا... ڈھکنا وزنی نہیں تھا، فوراً اٹھتا چلا گیا... لیکن وہاں تیز روشنی نہیں تھی..... پھر بھی یہ نظر آ رہا تھا کہ پانی ضرور ہل رہا تھا..... حوض چونکہ چھت سے بھی اونچا تھا

اصل میں روشنی اس تک نہیں آ رہی تھی..... چنانچہ انہوں نے جیب سے ٹارچ نکالی اور اس کے ذریعے حوض کا جائزہ لیا۔

حوض پانی سے بھرا ہوا تھا۔

"سو..... اکرام... تم نے پانی دیکھا۔"

"جی سر... دیکھا۔" اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"تو پھر نیچے چلیں۔"

دونوں نیچے آ گئے..... سب لوگ ہال میں موجود تھے، اب دونوں بھی وہیں آ گئے تھے۔

"مسٹر جیک... دیکھا آپ نے حوض۔"

"جی دیکھ لیا۔"

"کچھ... مسٹر جیک ملے۔"

"نہیں ملے..... پھر کیا؟" وہ بولے۔

"حوض کا پانی... مگر نہیں... یہ بات نہیں بنے گی..... آپ حوض کے تمام نل کھول دیں..... تاکہ پانی جلد از جلد نکل جائے۔"

"مگر جناب... کیا آپ کو ٹارچ کی مدد سے حوض کی تہ نظر نہیں آئی؟"

"پانی گدلا ہے... یہی بات ہے... نظر نہیں آ سکتی۔"

"حیرت ہے... اچھا خیر... یہ بھی سہی۔" اس نے کہا اور ملازم کو... اس نے تمام نل کھول ڈالے۔

اچانک مسز جیک کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکل گئی۔

"کک..... کیا ہوا بھئی" ۔ سب چونک اٹھے۔

"یہ ... یہ دیکھو ... پانی"۔

"پانی..... کیا ہوا پانی کو"۔

انہوں نے اور اکرم نے پانی کو دیکھا اور پھر وہ بھی اپنی چیخ کسی طرح روک سکے..... پانی کا رنگ بالکل سرخ تھا۔

"سرخ پانی .... کک..... کیا مطلب؟"۔

"یہی تو ہم جاننا چاہتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے بغور ان کی طرف دیکھا۔

"کیا جاننا چاہتے ہیں؟" مسز جیک بیل نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کہ آپ کے حوض کا پانی سرخ کیوں ہے؟"۔

"ہم ... ہم نہیں جانتے..... ہمارے لیے یہ ایک انوکھی بات ہے"۔

"خیر... حوض خالی کروا دیں"۔

"آپ... آپ کیا سوچ رہے ہیں"۔ اس نے پوچھا

"وہی ... جو آپ سوچ رہی ہیں"۔ وہ مسکرائے۔

"کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"چند منٹ انتظار کریں... حقیقت خود سامنے آجائے گی"۔

پانی تیزی سے بہتا رہا..... وہ کبھی کم سرخ ہو جاتا ... کبھی زیادہ گہرا۔

مطلب پانی ذرا دیر کے لیے بھی نہ آیا... آخر پانی آنا بند ہو گیا ... اس

مطلب تھا۔ حوض خالی ہو چکا ہے؟ سب وہاں اوپر چڑھے اور ان کی نظریں حوض میں ڈالیں۔

دونوں سناٹے میں آگئے۔ پھر انسپکٹر جمشید محمود کی طرف مڑے اور بولے۔

"مجرم ... دوست نکلا ... اوپر آ جائیں"۔

******

محمود اور فاروق تو بہت زور سے اچھلے اور پھر چشم زدن میں بات
ان کی سمجھ میں آ گئی اور وہ لگے مسکرانے۔

"کیا... تم نے پین ماہرانہ... پانی کے تالاب میں ڈالا
تھا"۔

"کیا انکل ایک بات ہے"۔

"جی نہیں... نہیں... تم کوئی پاگل لڑکی نہیں ہو... تم
رشید کی بیٹی ہو... پھر تم نے یہ کیسے کیا... کیوں... کیا دشمنی تھی
ان بے گناہ مچھلیوں سے"۔

"مجھے ان سے کوئی دشمنی نہیں تھی... دشمنی تو آپ سے
ہے... جو اس وقت بے ہوش پڑے ہیں... ہوش میں آتے ہی
تماشہ ہوگا"۔

"کس کی وجہ؟" نواب صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کا نشانہ آپ تھے"۔

"کیا... نہیں" وہ بری طرح اچھلے۔

"میں نے صاف دیکھا تھا... مسٹر ... نے ...
تھا... کسی ضرورت کے تحت آپ کے بالکل قریب آیا تھا... اور
اس نے ہاتھ کی صفائی دکھائی تھی... اس نے آپ کی جیب سے پین
نکال لیا تھا اور اپنے پاس سے ایک پین آپ کی جیب میں ڈال دیا...
اس کا ہاتھ بہت تیز چلا... لیکن میں نے دیکھ لیا"۔

"جی... نہیں" خان رحمان چلائے... مارے حیرت کے ان کی
آنکھیں پھیل گئیں پھر وہ بولے۔

"اوہ... اوہ... حد ہو گئی... تو تم نے اس پہ پیرس والے پین سے
...۔"

"ہاں میں نے دیکھ لی تھی کہ اس پین میں سیاہ... گیس ہے
اور یہ خیال تھا کہ انکل نواب اس پین سے جونہی لکھنے کی کوشش کریں گے
اس وقت یہ بری طرح پھٹے گا اور انکل نواب اللہ کو پیارے
ہو جائیں گے"۔

"اوہ... نہیں" وہ چلائے۔

"جونہی پین مجھے ملا... میں اس طرف دوڑی... مجھے اور کچھ نہ
سوجھا... میں نے اسے پانی میں گرا دیا... سوچا یہ تھا... اس وقت کے بعد
نکال لیں گے اور پھر انکل کے حوالے کر دیں گے... مجھے یہ
اندازہ نہیں تھا کہ یہ اس قدر جلد خود بخود پھٹ جائے گا... لیکن بہرحال
... ضرور ہو گیا تھا اور پھر میں باغ میں کسی تقار کو غائب پایا
... ہو گئی... کیونکہ اس کی گرفتاری بہت ضروری تھی... یہ تو
... کہ وہ دوبارہ نواب انکل کو کیوں موت کے گھاٹ اتارنا چاہتا تھا
... ہم دوڑ کر وہاں سے نکل آئے... تاکہ اس کی تلاش میں دوڑ
... باغ سے باہر نکل کر اس نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی"۔

"مطلب" نواب صاحب بولے۔

"وہ ہماری گاڑی میں چھپ گیا— اور پھر پستول کے زور پر [illegible] ہمیں کام [illegible] کیا۔"

"اوہ...... وہ [illegible]"

فرزانہ نے اس کے بعد ان کو پوری کہانی سنا دی— کہ کس طرح انہوں نے اس سے مقابلہ کیا... اور فاروق نے کوئی کام کر گئی— ورنہ وہ شکست فاش دے دیتا۔

فرزانہ کے خاموش ہونے پر سب کی نظریں نواب [illegible]

"اب آپ بتائیں نواب صاحب... یہ [illegible] کون ہے— اور [illegible] آپ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔"

"میں... میں نہیں جانتا— یہ نام پہلی بار سن رہا ہوں۔"

"خیر کوئی بات نہیں... [illegible] اب ہمارے قبضے میں ہے— [illegible] ہوش میں آئے گا— ہم اس کا بیان لیں گے— ارے ہاں— [illegible] کو ہدایات دے دیں... وہ اس کے معاملے میں پوری طرح ہوشیار رہے— ہوش میں آنے کے فوراً بعد وہ فرار ہونے کی پوری کوشش کرے [illegible]" فرزانہ نے چونک کر کہا۔

محمود نے [illegible] توحید احمد سے رابطہ کیا۔

"توحید احمد بات کر رہا ہوں۔"

"اور میں ہوں محمود— جی آپ کہاں ہیں؟"

"ہسپتال میں" اس نے بتایا۔

"[illegible] میں آنے کے فوراً بعد وہ فرار ہونے کی کوشش کرے گا۔"

"آپ نے [illegible] رکھا ہے؟" توحید احمد نے [illegible]

"[illegible] اس بات سے اندازہ لگا لو تم۔"

"[illegible] ہاتھوں میں ہتھکڑی ہے اور دو کانسٹیبل اس کے کمرے میں [illegible] ہیں۔"

"[illegible]... دو کانسٹیبل" محمود چلایا۔

"[illegible] کیا ہوا؟"

"[illegible] خود [illegible]"

"[illegible] فرزانہ بتا چکی ہوں۔"

"[illegible] تب وہ ہاتھ سے نکل جائے گا..... ہتھکڑی [illegible] ہم بھی آ رہے ہیں۔"

"[illegible] دور جائے گا...... وہ ہتھکڑی کیسے کھول سکے گا۔"

"[illegible]— ہتھکڑی کھولنا اس کے بائیں ہاتھ کا کام ہے— اور وہ [illegible] دونوں کانسٹیبلوں کو چکمہ [illegible] دے گا۔"

"[illegible] نہیں۔"

"[illegible] تم دوڑ لگاؤ— اور [illegible] کے آنے تک دونوں کانسٹیبلوں کو [illegible] حفاظتی انتظام رہیں۔"

"کانسٹیبلوں کے پاس [illegible] نہیں ہوتے" توحید احمد نے جل کر کہا۔

"ہمارے واپس ہونے [illegible] اب تو خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ ہم [illegible]
اسے کھو دیں گے" یہ کہہ کر محمود نے باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔
فرزانہ اور فاروق بھی دوڑ پڑے..... اب خان رحمان [illegible]
کیسے رک سکتے تھے..... وہ بھی دوڑے ..... وہ ہر گز ہی پیچھے [illegible]

"یہ غلطی مجھ سے ہو گئی" محمود نے پریشان ہو کر کہا۔

"کیسی ..... کون سی غلطی؟"

"یہ کہ ..... توحید احمد کو اس کے بارے میں خبردار نہیں کیا!
اس میں اس بے چارے کا کیا قصور"۔

"تب ..... تو کیا ہے، تمہارے خیال میں وہ ہلاک ہو چکا ہو گا"۔

"اگر اسے ہوش آ گیا ہو گا ..... ورنہ نہیں"۔

"تب ..... ہمیں یہ کون بتائے گا کہ نواب شاہی کو کون ہلاک کر رہا
ہے"۔

"آپ کو اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں
سوال کا جواب دینے کے لیے تو نواب اکمل بھی ملتی ہیں"۔

"اوہ ..... ہاں ..... انہیں ضرور معلوم ہو گا۔ ان کا خیال [illegible]
پر وہ پھر بولے۔

"لیکن مشکل ..... کسی کو بھی دشمن بالکل نامعلوم بھی ہو سکتا ہے" خان [illegible]
نے منہ بنایا۔

[illegible] ہوا ہے ..... لیکن امید یہی ہے کہ نواب اکمل کو معلوم
[illegible]

"[illegible] سمجھتے ہیں ..... پہلے تو ہمیں یہی دعا کرنی چاہیے کہ وہ اس
[illegible] بے ہوش [illegible]" خان رحمان بولے۔

[illegible] ہسپتال پہنچ گئے [illegible] وقت توحید کی گاڑی وہاں پہنچی تھی
[illegible] ساتھ [illegible] طرف دوڑ پڑے ..... یہاں تک کہ اس کمرے
[illegible] میں اور دوڑا گیا تھا ..... وہ جلتے سے عالم میں وہ
[illegible] فاروق [illegible] کا سٹیل بے ہوش پڑے تھے
[illegible] جلدی بھی وہیں پڑی تھی۔

[illegible] فرزانہ کے منہ سے نکلا۔

[illegible] میری وجہ سے ہوا" توحید [illegible] کھوئے کھوئے انداز میں

[illegible] میری وجہ سے ہوا" محمود نے کہا۔

[illegible] اس بات [illegible] ہم [illegible] تک کیسے پہنچ گئے
[illegible] نے پراسرار انداز میں کہا۔

[illegible] ہمیں نواب صاحب سے ہی اس بارے میں .....
[illegible] ہم انہیں تو بھول ہی گئے ہیں ..... آخر وہ کہاں ہیں"۔
[illegible] بھی" خان رحمان چونکے۔

"رائے کالیا کی ۔۔۔ جس کے ایک ایپ میں لارڈ دوست تھ
۱۴"۔

"وہ وہیں ہوا تھی ۔۔ رائے قالیہ کہاں ہیں"۔

اس وقت وہاں نے انہیں چھوڑ کر رکھ دیا ۔۔۔ ان سے
گئے۔

"نواب انکل نے ان کالیا کا نام بتایا تھا"۔

"میرا خیال ہے ۔۔ ہم سے ان سے ان کا پتا پوچھا ہی تھا"

"تو آپ پوچھ لیجیے ہیں" پھر اس نے نواب شاہی سے
کہے..... سلسلہ کٹ ہی ہو گیا۔

"انکل..... اپنے دوست رائے کالیا کا پتا بتا دیں"۔

"اس..... اس کالیا کا؟" وہ بولے۔

"وہ فرار ہو گیا..... اب آپ کو بہت ہوشیار رہنا ہے ۔۔۔ کہیں وہ
کرنے کے لیے نہ آ جائے"۔

"ارے باپ رے"۔

"رائے کالیا کا اور ہاں ۔۔۔ آپ اپنے کسی دشمن کو
ہیں" اس نے پوچھا۔

"میرے خیال میں تو میری کسی سے دشمنی نہیں ہے"۔

"اچھا ۔۔۔ پتا بتا دیں"۔

"راجہ ٹاؤن ۔۔۔ 17-A"۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ ہم بہت جلد آپ سے دوبارہ ملاقات کے لیے آئیں گے
آپ وہ تو نہیں جائیں گے"۔ "ان حالات میں جاؤں کہاں؟"۔

"یہی بات ہے ۔۔۔ آپ فکر نہ کریں"۔

وہ راجہ ٹاؤن پہنچے ۔ 17-A ایک شاندار کوٹھی تھی ۔۔۔
گھنٹی دی گئی تو ایک ملازم باہر نکلا۔

"رائے صاحب سے ملنے آئے ہیں ہم"۔

"جی ... جی نہیں ..... وہ گھر سے نواب شاہی صاحب کی دعوت میں
گئے لیکن اس طرف سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پہنچے ہی نہیں ..... گھر
والے ابھی انہیں تلاش کرنے نکلے ہیں"۔

"اوہ اچھا ۔۔۔ ہم بھی ان کی تلاش میں جاتے ہیں بھائی"۔

"لیکن آپ انہیں کس طرح تلاش کریں گے"۔

"یہ ہمارا کام ہے ۔۔۔ آپ فکر نہ کریں ۔ بہت جلد ہم انہیں تلاش
کر لیں گے"۔

وہاں سے نواب شاہی کے گھر جانے والے راستے پر چل پڑے۔

"آپ گاڑی چلائیں گے انکل ۔۔۔ ہم سڑک کے دائیں بائیں کا جائزہ
لیتے چلیں گے"۔ ان کی پریشانی میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہو رہا تھا۔

"ارے ۔۔۔ وہ ..... وہ کیا پڑا ہے"۔

"گاڑی روکیں" ایک منظر پر جم کر رہ گئیں ..... وہ نیچے اترے ..... ایک
لاش تھی ۔۔۔ وہاں اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔

"اگر یہ نامعلوم [illegible] کالیا کا ہے... تب تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ [illegible]
ان کی گاڑی روکی گئی ہوگی اور لارڈ نے جیپ سے انہیں اغوا کیا ہوگا
لیکن دو "فوراً" کہتے کہتے رک گئی۔

"لیکن کیا؟" وہ بولے۔

"اس قدر جلد ان لوگوں نے [illegible] پر کیسے کر لیا؟"

وہ اچھل پڑے... یہ ایک بہت اہم سوال تھا۔

"اس جگہ اس نے گاڑی روکی ہوگی... اس کے ساتھ [illegible]
چند ساتھی ہوں گے... اس کے راستے صاحب وہاں پہنچے [illegible]
یا [illegible] وقت میں [illegible] "فوراً" [illegible] جلدی جلدی لیا۔"

"تب بھی... [illegible] کے علاوہ گاڑی نواب صاحب کی [illegible]
[illegible] موجود ہوگی۔"

"ہاں ہونی تو چاہیے... ایک منٹ۔"

محمود نے فوراً نواب شاہی کے نمبر ڈائل کیے... جونہی سلسلہ [illegible]
شاہی کی کراہ [illegible] چیخ سنائی دی۔

*****

لاش

ڈینیل لیس اس کے تینوں بچے اور دو [illegible] ملازم بیٹھے ہوئے تھے
[illegible]

"[illegible] بات ہے... آپ لوگ یہاں [illegible] مسٹر ڈینیل سے پریشان
[illegible]

"[illegible] آپ خود دیکھ لیں۔"

وہ سب اوپر چڑھ آئے اور پھر ٹھٹک پڑے... [illegible] میں ایک لاش
[illegible] موجود تھی جو اوندھی پڑی تھی۔

"یہ... یہ کس کی لاش ہے؟"

"میرے خیال میں تو مسٹر ڈینیل ہی کی لاش ہو سکتی ہے۔"

"نہیں... نہیں" وہ چلائے۔

"خیر... ابھی دیکھ لیتے ہیں... اکرام... اندر جاؤ اور لاش کو
[illegible]۔"

"جی... جی بہتر" اس نے ہکلا کر کہا۔

"کیا اور سب ہو اکرام؟"

"جی وہ نہیں رہا.... گھبرا رہا ہوں۔"

"محض ایک لاش سے کیا گھبرانا.... وہ کاٹ تو نہیں کھائے گی۔"

"لاش کا کیا بھروسہ سر" اکرام نے لرزتی آواز میں کہا۔

"حد ہو گئی اکرام" انسپکٹر نے جھلا کر کہا۔

"خیر" اکرام لاش تک پہنچ گیا.... اور اس کو سیدھا کر دیا تو دونوں کی
نظریں اس کے چہرے پر پڑیں.... دو ایک ساتھ چلا اٹھے۔

"تت.... تو کیا یہ .... مسٹر جیکی ہیں" دونوں ایک ساتھ بولے۔

"نہیں" وہ دونوں بولے۔

"کیا کہا.... یہ مسٹر جیکی نہیں ہیں۔"

"ہاں! یہ جیکی بیگم نہیں ہیں.... خدا کا شکر ہے" وہ بولی۔

"تب پھر.... یہ کون ہے؟"

"ہم نہیں جانتے" ملازم حسین بولا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں، ہوش میں تو ہیں۔"

"کیوں جناب.... کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی۔"

"یہ جو کوئی بھی ہے.... اس کی لاش کیا آپ کے خیال میں
اڑ کر ہوٹل آ گئی اور خود ہی اطمینان سے حوض میں جا گری.... اور پھر
پیٹ چاک کر دیا کہ پانی سرخ ہو جائے" انسپکٹر جمشید نے طنز
میں کہا۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں" مسٹر جیکی نے جھلا کر کہا۔

"آپ لوگوں سے پہلے تو اس کے سر پر کوئی چیز مار کر اسے بے ہوش
کیا گیا.... پھر اسے اور حوض کا اطمینان سے حوض میں پھینک دیا
گیا.... اسے پہلے آپ میں سے کسی نے اس کے پیٹ میں خنجر گھونپ
دیا.... اصل بات یہ ہے۔"

"خوب تو.... آپ تو ہم سب کو قاتل بنائے دے رہے ہیں" مسٹر
جیکی نے کہا۔

"جب کہ آپ ٹھیک.... یہ لاش آپ کے اس حوض میں بیٹھ چکی.....
اب پہلے آپ چل کر اس حوض میں گئی اور پھر خود ہی اس سے پیٹ
میں خنجر گھونپ لیا۔"

"جی نہیں.... نہیں" ڈاکٹر چلایا۔

"آپ کو کیا ہوا مسٹر دوائی؟"

"ہم تو قطعی نہیں جانتے.... اسے کس نے قتل کیا.... ہم سب تو ایک
محفل میں گئے ہوئے تھے۔"

"کس شادی درمیان میں شامل کر دی.... خیر آپ لوگ کس کی کہاں
گئے تھے؟"

"کوئی کیا ہے کہ ہم سب شادی میں گئے ہوئے تھے.... مسٹر جیکی میں
کسی دوست کی بیٹی کی شادی تھی۔"

"اور خود مسٹر جیکی.... کیا وہ بھی شادی میں شریک تھے۔"

"جی ہاں بالکل۔"

"بہت خوب [illegible] شادی والے گھر میں کتنے بجے گئے تھے [illegible]

[illegible]"

"ہم [illegible] دوپہر وہاں گئے تھے [illegible] اور ابھی ایک گھنٹہ پہلے [illegible]

[illegible] دوپہر دو بجے تو رات نو بجے وہاں رہے ہیں [illegible]

[illegible] اس لیے ہمیں پتا نہیں چل سکا" [illegible]

[illegible]

"[illegible] اب مسٹر جمیل حاضر ہیں۔"

"تا چلی [illegible] [illegible] میں ہیں۔"

"نہیں [illegible] بتا دیں [illegible] آپ کے ساتھ شادی والے

تھے۔"

"بالکل ٹھیک [illegible] جب ہم شادی سے فارغ ہو گئے [illegible]

تھے [illegible] کاروباری میٹنگ میں شرکت کے لیے چلے گئے۔"

"آپ کا مطلب ہے [illegible] وہ بھی دوپہر دو بجے تو رات نو بجے

رہے ہیں۔"

"ہاں بالکل" اس نے فوراً کہا۔

"[illegible] وقت وہ [illegible] میٹنگ میں موجود ہیں۔"

"[illegible] فیکٹری میں [illegible]"

"[illegible] کے سر میں اور فون [illegible] دیں۔"

[illegible] اس نے کہا۔

[illegible] کی [illegible] کے پہلے پڑی۔

[illegible] ہمارے گھر میں [illegible] موجود ہیں [illegible]

[illegible] ہیں۔"

[illegible] بات [illegible] کی طرف بڑھا دیا [illegible]

"[illegible] کر لیں اپنا [illegible]۔"

[illegible] "[illegible] [illegible] سے لگاتے ہوئے [illegible]

"[illegible] آپ [illegible] میں بات کر رہے ہیں۔"

[illegible] آپ اور میرے گھر [illegible] جان کر حیرت ہوئی [illegible]

[illegible] ساتھ بات کر سکتا ہوں۔"

"[illegible] ایک مسئلہ درپیش ہے۔"

"[illegible] اس وقت بہت ضروری میٹنگ میں مصروف ہوں۔"

[illegible] ضروری مسئلہ [illegible] درپیش ہے [illegible] وہاں [illegible] لہٰذا

[illegible]۔"

[illegible] آخر مسئلہ کیا ہوا ہے۔"

[illegible] گھر میں ایک [illegible] لاش موجود ہے۔"

"انسپکٹر جمشید"۔

"کیا!!" [illegible]۔

"کیا ہوا بھئی... کچھ تو ہے"۔

"جی نہیں" دوسری طرف سے حیرت زدہ انداز میں کہا گیا۔

"کیا ہوا... حیرت کیسی ہے"۔

"یہ بات نہیں جناب... یہاں ہر طرح خیریت ہے... میں ابھی بلاتا ہوں"۔

اور پھر چند سیکنڈ بعد ایک بھاری بھرکم آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی

"جی فرمائیے... خالد جالندھری بات کر رہا ہوں"۔

"شکریہ جناب! آپ کو بیٹی کی شادی مبارک ہو"۔

"وہ ہاں... آپ کو بھی مبارک ہو... شکریہ... لیکن میں [illegible] انسپکٹر جمشید بات کریں گے" دوسری طرف سے حیران ہو کر [illegible]

"اور میں انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں"۔

"وہ اچھا اچھا... فرمائیے کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔

"آپ کے ہاں آج شادی میں مسٹر جمیل اور ان کے بچے شریک ہوئے تھے"۔

"وہ ہاں بالکل... وہ میرے بہت اچھے دوست ہیں۔ جب میں یورپ میں زیر تعلیم تھا... یہ لوگ سب کام آتے تھے وہیں دوست بنے تھے"۔

[illegible] کیا یہ لوگ تمام وقت آپ کے ہاں موجود رہے ہیں... براہ کرم خوب غور کر کے جواب دیں... کیونکہ معاملہ بہت سنگین [illegible]

"[illegible] کیا مطلب... سنگین معاملہ... آپ کس معاملے کی بات کر رہے ہیں" [illegible] جالندھری نے گھبرا کر کہا۔

"آپ کے یہ دوست ہیں جناب؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

"یہ بات ہوئی؟" اس نے کہا میں حیرت [illegible]

"[illegible] کے گھر میں [illegible] ڈالی ہے" انسپکٹر جمشید نے [illegible]

[illegible] نے کہا۔

[illegible]

[illegible] رہا ہوں"۔

[illegible] اور پھر [illegible] دیکھا... [illegible]

[illegible] انسپکٹر جمشید [illegible] ہو گیا۔

******

تین

"ہیلو... کیا ہوا نواب انکل؟" محمود چلا اٹھا۔
لیکن دوسری طرف تو فون بند کر دیا گیا تھا۔
"آؤ بھئی... جلدی کرو... ادھر کوئی گڑبڑ ہے۔"
وہ تینوں اور طوفان کی طرح نواب شاہی کی طرف روانہ ہوئے
"نامعلوم ہمیں نہیں آ رہا کہ ہو کیا رہا ہے" خان رحمان بے حد
عالم میں تھے۔
"اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جمشید کو بلا لیتے ہیں... کیوں محمود"
"ابھی نہیں انکل... وہ آ جائیں گے۔"
"کیا مطلب... بلائے بغیر آ جائیں گے۔"
"ہاں انکل... ان کا ایک اصول ہے... وہ اپنے حلقے میں
معاملے کو اس وقت تک خود دیکھو... جب تک کہ انہیں بلانے کے
چارہ نہ رہے... لہٰذا ہم آخری حد تک خود کوشش کرتے ہیں۔"

تو خیر... تم تینوں کے حق میں بہت اچھا ہے۔" خان رحمان

وہ نواب شاہی کی کوٹھی میں داخل ہوئے۔ یہاں ہو کا عالم
مہمان رخصت ہو چکے تھے... اور حویلی نما کوٹھی میں کوئی نہیں تھا
ملازم بھی نہیں تھے... وہ بے تحاشا اندر آگے بڑھے...
دروازہ اندر سے بند تھا... دستک دی... جلد ہی قدموں کی آواز سنائی
دی، دروازہ کھلا تو انہیں نواب شاہی کا چہرہ نظر آیا... چہرے پر خوف ہی
خوف تھا۔

"کیا ہوا نواب صاحب؟" خان رحمان گھبرا گئے۔
"گھر میں کوئی اندر داخل ہوا ہے... جب محفل ختم ہو گئی... اسی وقت میں
نے کسی کی موجودگی کو محسوس کیا تھا... اور میری چیخ نکل گئی۔" انہوں نے
بتایا۔
"آپ نے کس طرح محسوس کیا کہ اندر کوئی ہے؟"
"کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی تھی... پھر قدموں کی چاپ بھی
سنائی دی تھی... دراصل وہ برآمدے میں پیش... تو میں
خوف زدہ ہو گیا۔"
"تو آپ نے کیا کیا؟"
"میں نے کمرے کا دروازہ فوراً بند کر لیا... گھر کے باقی افراد بھی اس
وقت کمرے میں تھے۔ صرف ملازم باہر تھے... لیکن مہمانوں کے

جانے کے بعد ہی سے انھیں ہی چھٹی دے دی تھی۔ اور وہ اپنے
گھر چلے گئے تھے۔"

"اوہ اچھا... لیکن صورت حال اگر یہ تھی تو پھر آپ
جانتے ... مرے سے کیسے نکل آئے۔"

"اس کے بعد فلیٹ کوئی [illegible] نہیں دی تھی۔ اور [illegible]
سوچا کہ وہ [illegible] بھی ہے۔ [illegible]
[illegible] نہیں آئے گا۔"

"بہو آ چکی ہے... لیکن آپ [illegible]
ایجنٹ ہیں [illegible]
[illegible]"

"جب [illegible]
[illegible] دیا۔

محمود نے رومال جیب سے نکال لیا۔

"آپ [illegible] طرف [illegible] تھی۔"

"ہم کمرے میں ہم تھے۔ [illegible]"

اب وہ اس کمرے کی طرف بڑھے [illegible]
سکیں تھا... محمود نے [illegible] ہاتھ مارا تو وہ [illegible]
"یہاں کوئی نہیں ہے۔"

"آپ یہاں بیٹھے رہتے تو کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔" نواب
صاحب نے بتایا۔

"ہاں یہ بات ہے... خیر ہم چابی کوٹھی میں ہی دیکھیں گے۔"
انھوں نے چاروں طرف دیکھ ڈالی... لیکن کوئی نظر نہ آیا۔
"[illegible] آپ کو وہم ہوا تھا۔" محمود مسکرایا۔
"اب تو یہی کہنا پڑے گا۔" وہ بولے۔
"[illegible] گاڑی کے [illegible] میں [illegible] آیا تھا... ظاہر
[illegible] نے گاڑی کار میں ہی [illegible] ہو گا... اب سوال یہ ہے کہ وہ گاڑی
[illegible]"

"گاڑی باہر کھڑی تھی... لیکن میں اس کو اندر گیراج میں لے آیا
تھا۔"

"اور آپ کے پاس چابی کہاں سے آئی؟" محمود نے انھیں گھورا۔
"چابی گاڑی میں ہی لگی رہ گئی تھی۔"
"اوہ اچھا... ارے ہم نے ڈرائیور کے بارے میں پوچھا نہیں کیا۔"
اب محمود نے [illegible] کے نمبر ڈائل کیے... سلسلہ ملنے پر وہ بولا:
"یہاں [illegible] بھیج دو۔"
"آپ کا مطلب ہے... نواب صاحب کے ہاں۔"
"ہاں بھئی۔" اس نے کہا اور فون بند کر دیا۔

"میں بھی یہ خطرہ سا محسوس کر رہی ہوں" فرزانہ بولی۔

"تب پھر نواب صاحب... آپ اسی کمرے میں ٹھہر جائیں۔ باہر نکل کر حالات کا جائزہ لیں گے۔"

"نہیں... لیکن میں تم لوگوں کو کیوں خطرے میں ڈالوں۔"

"آپ ہماری فکر نہ کریں... ہم ایسے حالات کے عادی ہیں" وہ مسکرایا۔

نواب صاحب نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا۔ باہر پھر انہوں نے پوری کوٹھی کا جائزہ لیا... لیکن رات کا وقت تھا، پورے باغ کی نگرانی نہیں کی جا سکتی تھی... اور اس بات کا امکان تھا کہ مجرم یہاں کہیں چھپ گئے ہوں۔

محمود فوراً وہاں پہنچ گیا۔

"گیراج میں ایک گاڑی کھڑی ہے... اس کے اندر اور باہر انگلیوں کے نشانات اٹھائیں۔"

"جی بہتر" انچارج نے کہا اور وہ چلے گئے... جلد ہی ان میں سے ایک واپس آ گیا۔

"سر... وہاں تو تین گاڑیاں کھڑی ہیں۔"

"اوہ اچھا... ایک منٹ" یہ کہہ کر محمود دروازے پر انگلی سے ٹھک ٹھک کرنے لگا۔

"نواب صاحب... رات آنے والی گاڑی کون سی ہے؟"

"براؤن رنگ والی۔"

"براؤن رنگ کی گاڑی پر کام کرو ابھی۔"

"بہتر" وہ چلا گیا۔

نواب صاحب ادھر کوٹھی کا جائزہ لینے لگے... پانی کے تالاب کے ارد گرد [illegible] کی طرف پڑی تھیں۔ اور بھی تمام چیزیں جوں کی توں تھیں [illegible] کا کام دوسرے دن پر چھوڑ دیا گیا تھا... ایسے میں [illegible] کا ایک [illegible]... اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں... بے ساختہ وہ چونک اٹھے۔

"تمہیں کیا ہوا محمود؟"

"سر... گیراج میں کوئی ہے... کوئی چھپا ہوا ہے۔"

"کیا مطلب... لیکن وہ تو بڑا گیراج ہے۔"

"جناب... وہاں قریباً پانچ گاڑیاں کھڑی کی جا سکتی ہیں۔"

"لیکن وہاں چھپنے کی جگہ کہاں ہو سکتی ہے بھلا۔"

"یہی تو دیکھ رہا ہوں جناب... ویسے مجھے بہت خوف محسوس ہوا۔"

"چلئے دیکھیں... ڈرنے کی کیا بات ہے۔"

وہ گیراج میں داخل ہو گئے... اتنا بڑا گیراج دیکھ کر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں... پھر انہوں نے پورے گیراج کا جائزہ لیا۔

"پچھلی طرف کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا نہیں؟"

"اس طرف.... اس سرخ کار کے پاس۔"

انہوں نے پورے گیراج کا جائزہ لیا.... لیکن وہاں کچھ نہیں تھا۔

"نہیں بھئی.... تم لوگوں کو بھی صرف وہم ہوا ہے۔"

"بھی سے آپ کی کیا مراد ہے۔ کیا ہم سے پہلے بھی یہاں کسی کو [illegible] ہوا ہے۔"

"ہاں! نواب انکل کو.... انہوں نے محسوس کیا تھا کہ کار میں کوئی [illegible] ہے۔"

"ارے باپ رے.... بالکل یہی ہم نے محسوس کیا تھا.... تب [illegible] ضرور کوئی جن بھوت ہے۔" توحید ادھر گھبرا گیا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو۔" محمود نے منہ بنایا۔

"اچھی بات ہے.... اب ہم سرخ کار سے انگلیوں کے نشانات اٹھائیں گے اور یہاں سے رخصت ہو جائیں گے۔"

"بالکل ٹھیک.... محمود نے کہا اور یہ وہاں سے نکل آئے۔

"لیکن بھئی.... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"کیا کیسے ہو سکتا ہے۔"

"یہی کہ.... نواب صاحب کو بھی آوازیں سنائی دیں.... توحید [illegible] اور اس کے ساتھیوں کو بھی.... سب کو تو وہم نہیں ہو سکتا۔" فاروق [illegible] کہا۔

"کمرہ.... انکل.... ہمیں کیوں کچھ نظر نہیں آتا۔" فاروق مسکرایا۔

"اور ہمیں کیوں کچھ سنائی نہیں دیتا۔" فرزانہ بولی۔

"ہاں بھئی.... کیا چکر ہے۔" پروفیسر داؤد نے کندھے اچکائے۔

"اور وہ لاڑو بھی غائب ہے.... اس سے ہم بہت کچھ معلوم کر سکتے [illegible]"

"نواب صاحب آپ کیوں ذہن پر زور نہیں دیتے۔" فرزانہ نے [illegible]

"کیا مطلب.... مجھے کس بات پر غور کرنا چاہیے ہو تم فرزانہ؟" [illegible] ہو گئے۔

"اس بات پر کہ آخر وہ کون ہے.... جو آپ کی موت کا خواہش مند [illegible] ہے۔"

"بتا چکا ہوں.... میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔" انہوں نے [illegible]

"تب پھر.... اور وہ کون ہے.... وہ کیوں آپ کو [illegible] کے ذریعے ہلاک [illegible]" فرزانہ نے منہ بنایا۔

"باپ رے.... اگر تم مجھ سے وہ چھین نہ لیتیں.... تو وہ [illegible] سکتا۔"

"خدا کا شکر کریں انکل نواب.... اللہ نے آپ کو بچا لیا.... لیکن [illegible] ہو چلی۔"

"کیا مطلب؟"۔

"جب تک ہم یہ معلوم کر لیں گے... کہ آپ کو کون ڈراتا ہے... اس وقت تک ہمیں سکون نصیب نہیں ہو گا"۔

"ہاں خیر... یہ بہت ضروری ہے" نواب صاحب نے سر ہلایا۔

عین اس وقت فرزانہ کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا... اس کے منہ سے چیخ سی نکل گئی۔

"اوہ نہیں... نہیں... نہیں"۔

******

کیا

"[illegible] سمجھ میں نہیں آئی" انسپکٹر جمشید ان کا چہرہ دیکھتے ہوئے [illegible]

"کون سی بات سر"۔

"[illegible] جس سے ملنے جا رہی تھی اس کے بارے میں بتایا... [illegible] اور فوراً بول اٹھے... میں آ رہا ہوں... میں آ رہا [illegible] کی میں نے پوچھا... بات کیا ہے"۔

"بات... کمال ہے... [illegible]" [illegible]

"ہم براہ راست آپ سے بات کریں گے" انسپکٹر جمشید نے [illegible] نظریں جما دیں۔

"مطلب... براہ راست"۔

"براہ راست"۔

"کیا کوئی آپ سے براہ راست بات کرتا رہا ہے"۔

"جی نہیں ..... سنئے ..... ہم نے ایک شخص کو گرفتار کیا تھا
جو غلطی سے اپنا نام زوڈی بتاتا تھا۔"

"زوڈی!" اس کے منہ سے نکلا۔

"ہاں! ایک زوڈی نہیں..... ہم نے تین زوڈی گرفتار کیے تھے۔"

"کیا..... تین زوڈی؟"

"گھبرانے کی ضرورت نہیں..... آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں
اس سلسلے میں آپ نے اور مسٹر وزیر خارجہ نے مل کر جو ڈرامہ کیا
ہے، اس سے بھی ہم اچھی طرح واقف ہیں..... پہلے ایک زوڈی کو رہا کر دیا گیا
آئی جی صاحب کو وزیر خارجہ نے بتایا کہ زوڈی کو رہا نہیں کیا گیا،
اب بھی انسپکٹر جمشید کے دفتر میں بیٹھا ہے..... یہ دیکھنے کے لیے آئی جی
صاحب میرے دفتر میں آئے..... انہیں ساری کہانی سنائی گئی... پھر
وزیر خارجہ صاحب کا مطالبہ تھا، زوڈی کو رہا نہیں کیا گیا..... رہا ہو جانے کے
آخر ایک اور زوڈی کو چھوڑ دیا گیا..... لیکن تیسرے زوڈی کو ہم نے ابھی
چھوڑا..... یہ اور بات ہے کہ وہ اس کو بھی چھڑانے کے چکر میں ہیں
اب آپ یہ بھی طرح بتا دیں..... ان دو زوڈیوں کا مسئلہ کیا ہے
یہ ایک ہی شکل کے تین تین آدمی کہاں سے آ گئے..... جن کی انگلیوں کے
نشانات تک ایک جیسے ہیں..... جب کہ دنیا میں یہ بات ناممکن ہے۔
ایک شخص کی انگلیوں کے نشانات کسی دوسرے سے نہیں ملتے۔
یہاں تو تین آدمیوں کے ایک جیسے ہیں۔"

[illegible] ان دو زوڈیوں کے بارے میں نہیں جانتا۔" اس نے جھلا کر [illegible]

"[illegible] وزیر خارجہ سے آپ کو [illegible] ملا تھا [illegible] فون ریکارڈ کیا گیا ہے
[illegible] آپ کی اور وزیر خارجہ کی آوازیں محفوظ ہیں۔"

"[illegible] فون ملایئے [illegible] آوازیں تو بنائی جاتی ہیں۔"

"[illegible] آپ کا فون ان سے یہ تعلق ہے۔"

"[illegible] کیا مطلب؟" وہ بری طرح چونکا۔

"[illegible] فون ان سے کیا ملا؟" پچھلی شب سے [illegible] واپس [illegible]
[illegible] آپ ہی [illegible] بتائیں [illegible]
[illegible] تک بات [illegible]
[illegible] طرح [illegible] کا [illegible] ہی مجھے مل [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

"[illegible] یہ الفاظ آپ نے مجھ سے کہے [illegible] ایسا [illegible] ہماری
[illegible] وقت [illegible] اور کل نے ایک [illegible] تحقیق
[illegible] میرے دفتر میں [illegible] اور مجھے یہ الفاظ آپ نے
[illegible] میں ہوتے ہوئے [illegible] پھر آپ کہتے ہیں
[illegible] میں [illegible] ہرگز [illegible] گا... لیکن پہلے
[illegible] ثبوت حاصل کیا جائے گا کہ آپ [illegible] میں ہیں۔"

"ہاں ضرورت نہیں۔" اس نے [illegible] جواب دیا۔

"کس کی صورت میں؟"

"سنیے... آپ مجھے شک میں [illegible] کریں... میں اس [illegible] ہرگز نہیں ہوں اور یہ الفاظ میں نے ہوش و حواس میں [illegible] کہے ہیں۔"

"اس صورت میں مجھے آپ کو گرفتار کرنا ہوگا... [illegible] میری تو یہیں کا نہیں... میری ذات کا نہیں... میرے ملک کی [illegible] بات اس وقت میں وردی میں ہوں ڈیوٹی پر ہوں [illegible] مجھے احتیاط کی ہے [illegible] اگر میں [illegible] بس سے باہر [illegible] مطلب [illegible] دیں گے... اس طرح [illegible] کرا دیں گے جیسے میں [illegible] یہی الفاظ کہے ہیں نا آپ نے۔"

"بالکل یہی الفاظ کہے ہیں... تو پھر... آپ [illegible] نہیں کہے میرا۔"

"آپ میرے دشمنوں کی رو میں ہیں... اس بات کا خیال [illegible] میرا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا... حرکت نہ کیجیے گا۔"

یہ کہہ کر [illegible] نے دو [illegible] کے [illegible] کیے... پھر [illegible] فون بند کر دیا... [illegible] اس وقت اس [illegible] گاڑی کے [illegible] تھے... پھر گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی۔

قدموں کی آواز سن کر ان کے رخ بیرونی سمت میں ہو گئے۔ [illegible] نے دیکھا... ایک بھاری بھرکم آدمی بڑی شان سے چلا آ رہا تھا۔

"[illegible]... خالد جانبازی صاحب... بہت اچھے موقعے پر آئے۔"

"[illegible]... مسز جیکی... کیا مطلب... اچھے موقعے پر... لیکن میں نے [illegible] آپ کے گھر میں ایک مردہ لاش ملی ہے۔"

"[illegible] یہ بھی درست ہے لیکن اس قتل کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، [illegible] اس وقت یہ قتل ہوا، ہم آپ کے ہاں شادی میں تھے۔"

"[illegible] اس میں کوئی شک نہیں... آپ تمام وقت میرے ہاں رہے ہیں [illegible] اور [illegible] ہے۔"

"[illegible] یہ لوگ مجھے پریشان کر رہے ہیں۔"

"[illegible] آپ نے یہ بات [illegible] میں جانتا ہوں [illegible] مذاق میں ہی [illegible] نے [illegible] کہا۔

"کیا مطلب؟" [illegible] بیچ [illegible]۔

"مطلب یہ کہ مسز جیکی ہیں تو اس ملک میں کوئی پریشان نہیں کر سکتا، [illegible] پریشان کر کے رکھ دیں۔"

"[illegible] اس میں ایسی کیا بات ہے؟" [illegible] نے جھلا کر کہا۔

"بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائے گا۔"

"اگر یہ بات ہے... تب تو پھر آپ ان کے وہاں موجود ہونے کی [illegible] کر دیں گے... چاہے یہ وہاں نہ بھی رہے ہوں۔" انسپکٹر [illegible] سا منہ بنایا۔

"کیا مطلب... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟" خالد جانبازی نے جھلا کر کہا۔

"جب یہ آپ کو اس حد تک جانتے ہیں... پھر انہوں نے آپ

کو ابھی کیوں نہیں دیں گے"۔

"لیکن میں بھی کوئی ووٹ دوں گا۔ بھولنا نہیں" وہ بولے۔

"جی خیر... مسٹر جہازی آپ یہ کام کرتے ہیں"۔

"آپ پہلے بھی پوچھ چکے ہیں... اب کس لیے... یہ

بالکل ہوا"۔

"وہ اب میں کہ" انسپکٹر جمشید مسکرا کر بولے۔

"اور آپ ہی کے؟"۔

"آپ ... جناب ... صاحب ... ہیں ..."

"آپ کے دوست اس علاقے میں کوئی ہوں، بتائیں نہیں"

"آپ اخبار سے بہت قریبی ... ہیں... اس ملک ...

چاہیے بھی رکھتے ہیں"۔

"اس کا مطلب ہے... کیا... یہ فون ... لگے ہوئے ہیں"۔

"آپ نے اس لیے ... والے اخبار ...

ہیں"۔

"کیا!!!" وہ اچھلے۔

"کیوں کیا ہوا آپ اس بات پر کیوں اچھلے"۔

"قدرتی بات ہے... ایک صحافی ... اور ... کی

اسے عقیدت ... تو ... ہے"۔

"شکریہ" وہ بولے... "آپ کے صدر صاحب ہیں"۔

"میں ان سے بات کروں گا" وہ بولے۔

"جی ہے... انکار ہے تو آپ صدر سے" ... نے مذاق

... آواز میں کہا۔

"آپ ملک کے صدر سے" وہ جل کر بولے پھر افسوس نے مسکرا

...

"اب ہم یہاں اپنا کام کریں گے... لاش کے بارے میں

... کریں گے... ویسے کیا آپ واقعی نہیں جانتے... یہ شخص

...

"جی نہیں" ... نے فوراً کہا۔

"... آپ مسٹر ... جہازی"۔

... میں ... اس نے ...

"اور آپ ایک اخبار کے مالک ہیں" اس نے عجیب انداز میں کہا۔

"تو اس سے کیا ہوتا ہے؟"۔

"اخبار والے تو لوگوں سے خوب واقف ہوتے ہیں... اور کے ...

... کو ... یہ نہیں ... مقتول کو پہلے بے ہوش کیا

... کے کنارے لے جا کر خنجر کا وار اس کے جسم پر کیا گیا اور ...

... لہٰذا ... والے کی انگلیوں کے نشان ...

... کے جسم پر ... ہوئے تھے... جسم کے ... اور ادھر

کہیں ضرور پائے جائیں گے... بہت احتیاط سے ہر چیز کا جائزہ لیا جا [illegible]

کیونکہ میرے خیال میں بھی صاحب... قاتل ہیں۔"

"آپ... آپ کا مطلب ہے... میں" جیکی لین نے حیران ہو [illegible]

"ہاں؟ آپ"۔

"آپ نے سنا نہیں... میں خالد صاحب کی دعوت میں شریک [illegible]

"آپ دونوں گہرے دوست ہیں... یہ بھلا اس بات [illegible]

نہیں دیں گے... جب کہ آپ کا یہ پروگرام پہلے سے [illegible]

صاحب کو بتا دیا تھا کہ یہ پروگرام ہے۔ لہٰذا آپ جو کوئی [illegible]

میں اور میرے گھر والے تمام وقت ان کے پاس رہے۔"

"لیکن وہاں اور لوگ بھی موجود تھے... بلکہ اب بھی موجود [illegible]

بہت سے مہمان تو ابھی موجود ہیں... ایک دو دن ٹھہر جائیں [illegible]

جانبازی سے پکار کر کہا۔

"یہ اور بھی اچھی بات ہے کہ مہمان ابھی موجود ہیں... ہم ان

بات چیت کریں گے۔"

"ضرور کریں... ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔"

"مسٹر جیکی لین... وہ ڈوگی کہاں ہیں؟"

"نہیں بتا سکتا... آپ اس سلسلے میں مجھ پر کس طرح [illegible]

ہیں"۔

"کیا مطلب... ڈوگی... مجرم ہے؟" خالد جانباز [illegible]

"مگر... نہیں... ڈوگی ایک شخص کا نام ہے"۔

"لیکن اس نے تو دو ڈوگی کہا ہے"۔

"ہاں دونوں... دونوں کا نام ڈوگی ہے"۔ جیکی مسکرایا۔

"ہم نے یہ پوچھا تھا... دونوں ڈوگی اب کہاں ہیں" انسپکٹر جمشید نے

[illegible] میں کہا۔

"میں نے جواب دیا تھا... میں نہیں بتا سکتا... اور میں یہ

[illegible] آپ کے وزیر خارجہ نے انہیں وہاں دیا ہے... آپ

[illegible] اس سے بچے رہنا" اس نے کہا۔

"[illegible] میں بتا دیتا ہوں... وہ کہاں ہیں" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"[illegible] بتا سکیں" خالد جانباز نے حیران ہو کر کہا۔

"[illegible] لائیں"۔

"[illegible]" دونوں ایک ساتھ چلا گئے۔

******

دروازہ

"تک... کیا ہوا فرزانہ؟" محمود اور فاروق ایک ساتھ بولے۔

"ہم نے اپنا کام نہیں کیا... اور سب سے پہلے وہی کام کرنا چاہئے
... لیکن میرا خیال ہے... ہمیں دیر ہو چکی ہے... اور اب ہم کچھ نہیں
کر سکیں گے۔" اس نے لرزتی آواز میں کہا۔

"کیا مطلب... تم کیا کہہ رہی ہو... یہاں تو دور دور تک ڈر
جانے کی کوئی بات نظر نہیں آتی۔"

"خوف زدہ ہونے کی معقول وجہ موجود ہے... میں بتا دیتی ہوں... ورنہ
نہیں ہو سکتی... بہرحال ہمیں فوراً پوزیشنیں سنبھال لینی چاہئیں...
انکل نواب آپ اندرونی کمرے میں چلے جائیں... دروازہ اندر سے بند
کر لیں... آپ اور آپ کے گھر والے اس کمرے میں بند رہیں گے،
جب تک ہم نہ کہیں... آپ باہر نہیں نکلیں گے۔"

"آخر بات کیا ہے؟" نواب صاحب چیخے۔

ہمارا کسی لمحے بھی حملہ آور ہونے والا ہے... افسوس! ہم نے باتوں
میں وقت ضائع کر دیا... ہمیں سب سے پہلے انکل کی حفاظت کے
انتظامات کرنے چاہئیں تھے۔"

"اوہ!" ان کے منہ سے نکلا۔ نواب رحمان بولے۔

"لیکن فرزانہ... ادھر تو دور دور تک کچھ نہیں۔"

"آپ نہیں جانتے... وہ پہلے راستے کے کنویں کے ساتھ ہی یہاں آیا
اسی طرح کسی اور کے ساتھ ہی آئے گا اور ہم جان نہیں سکیں گے کہ
کون آیا ہے... ہو سکتا ہے... وہ آ بھی چکا ہو... اور ہمیں علم تک نہ
ہو۔"

"ہرگز نہیں... یہاں کوئی نہیں آیا۔" نواب صاحب نے پر زور انداز
میں کہا۔

عین اس لمحے دروازے کی گھنٹی بج اٹھی... تمام دروازے اندر
سے بند کر دیے گئے تھے۔

"لیجئے... وہ آ گیا۔"

"اوہ... نہیں... وہ کوئی اور ہو گا... تم لوگ بتاؤ، مجھے ذرا
دیکھنے دو۔"

"ٹھیک بات ہے... میں دیکھتا ہوں۔"

اور محمود بیرونی دروازے کی طرف چلا گیا... باقی لوگوں کی نظریں
اس پر جمی تھیں، یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"باہر کون صاحب ہیں"۔

"آپ کا پرانا دوست" باہر سے فاروق کی آواز سنائی دی۔

"ہائیں۔۔۔ آپ پھر آ گئے۔۔۔ وہ بھی اس قدر جلد"۔

"آنا ہی تھا۔۔۔ کام جو ادھورا رہ گیا تھا۔۔۔ اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔۔۔ تم وہیں نواب سے مانگے۔۔۔ ایسا ہوتا۔ خیر کوئی بات نہیں۔۔۔ نواب کون سا کہیں بھاگ گیا ہے۔۔۔ وہ بھی یہیں ہے۔۔۔ تم بھی یہیں ہو۔۔۔ اور میں ایک بار پھر تمہاری خدمت کے لیے حاضر ہوں"۔

"شاید تم فاروق کی گولی کو بھول گئے ہو"۔

"نہیں۔۔۔ نہیں بھولا۔۔۔ تم میں فاروق کا نشانہ غضب کا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسا نشانہ آج تک کسی کا نہیں دیکھا"۔

"اوہو۔۔۔ مسٹر لارڈ۔۔۔ تم غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے" محمود نے بتایا۔

"کیا مطلب۔۔۔ غلط فہمی کیسی"۔

"فاروق نے تمہاری ٹانگ کا نشانہ لیا تھا" محمود نے کہا۔

"کیا مطلب؟" وہ بری طرح چونکا۔

"مطلب یہ کہ اس نے نشانہ تو لیا تھا ٹانگ کا۔۔۔ گولی تمہارے جبڑے پر۔۔۔ تو اس طرح یہ نشانہ بہترین کیسے ہو گیا"۔

"یہ کہ۔۔۔ اس نے میری اچھل کود کا درست ترین جائزہ لیا۔۔۔ گولی چلانے کا یہی طریقہ تھا۔۔۔ وہ تو ذرا سی کسر رہ گئی۔۔۔ ورنہ گولی دل تک پہنچ جاتی"۔

"اوہ۔۔۔ اوہ" اس کے منہ سے نکلا۔

"خیر چھوڑو۔۔۔ ہم بھی کن باتوں میں الجھ گئے۔۔۔ اب آپ دروازہ کھولیے۔۔۔ تاکہ میں اندر آ کر نواب صاحب کا خاتمہ کر سکوں"۔

"ارے باپ رے۔۔۔ اتنا خوفناک کام آپ ہماری موجودگی میں کریں گے"۔

"اور نہیں تو کیا۔۔۔ تم دروازہ کھولتے ہو یا میں اپنا کام شروع کروں"۔

"بس ایک منٹ جناب۔۔۔ ذرا اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر لوں"۔

"ٹھیک ہے" وہ چہکا۔

"کیا کہتے ہو تم؟"۔

"یہ کہ آپ اور مسٹر لارڈ مرغوب ہیں گے۔۔۔ لیکن آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپ اپنی مدد کے لیے کسی کو نہیں بلا سکیں گے"۔

"ٹھیک۔۔۔ بالکل ٹھیک" محمود نے بلند آواز میں کہا۔

"کیا مطلب؟"۔

"یہ کہ ہم مدد کے لیے کسی کو نہیں بلا سکیں گے"۔

"تو کیا نہیں بلا سکو گے"۔

"ہاں انکل" ۔
"ہاں... کوشش کر کے دیکھو ۔۔۔ پھر دروازے پر آ گئے تھے
اس کے بعد اپنا کام شروع کروں گا۔"
"اپنا کام ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ کون سا اپنا کام؟" محمود نے حیران ہو کر
"اس کے بارے میں بعد میں بتاؤں گا ۔۔۔ پہلے دروازے کے بارے میں
"ابھی بھی کوئی بات نہیں ۔۔۔ ہم نے تو ہم بھی پہنچ گئے ہیں ۔"
"ابھی تم نے میرا اصل روپ کہاں دیکھا ہے ۔۔۔ میرے
تمہارے والد بھی پانی بھرتے نظر آئیں گے ۔"
"میرے خیال میں انکل کی کوئی سے تم بے ہوش ہو گئے تھے
انہیں مارنے کا اتنی لمبی چوڑی"
"وہ ایک اتفاق تھا ۔۔۔ دوسرے میں اس خیال میں تھا کہ
۔۔۔ کیا ہوگا تمہارا نقشہ ۔۔۔ کہاں میں نے سوچا تھا ۔۔۔ کیا ہی
ضرورت ہے ۔"
"اچھی بات ہے ۔۔۔ میں ابھی آتا ہوں ۔۔۔ اپنے ساتھیوں سے
کر کے ۔"
"ہاں انکل ۔۔۔ ویسے تمہیں تو جیسا دشمن بھی ڈھونڈنے
ہے ۔"
"ہمیں ڈھونڈنے کی ضرورت بھی کیا ہے" محمود نے جل بھن کر
اندر کی طرف چل پڑا۔

وہ پہلے ہی سب کے کان دروازے پر ہوتے وہاں کی گفتگو کی طرف
تھے ۔۔۔ اس کے قریب آنے پر فاروق نے کہا۔
"ہم نے ساری بات چیت سن لی ہے .... میرے خیال میں ہمیں اپنی
وہ تو لمبی ہو گئی ہے ۔"
"ٹھیک بات ہے ۔۔۔ میں وہاں اعتراض نہیں کروں گا اس سے کہ تو
بات چاہتے ہیں ۔"
اس نے ان کرنے کی کوشش شروع کی ... لیکن تمام ہاتھ
"کوئی بات نہیں ۔۔۔ ہمارے پاس سوال ہیں" محمود نے کہا۔
انہوں نے لانے کی کوشش کی ... لیکن یہاں بھی ناکامی کا منہ
اس نے تو سوال تک حل کر دیے" فاروق نے کانپ کر
ہے؟" فرزانہ نے فوراً کہا۔
"کچھ نہیں ۔۔۔ اس بات کو چھوڑو اور ذرا غور کرو ... تو آپ انکل
سے ہم کیا کر سکتے ہیں ... اور کیا وہ دروازہ توڑ رہا ہے اور
گیا ہے ۔"
"ہم ایسی بات فرض کیوں کریں ... ہم سے تو دور کیوں
کے بعد" فاروق نے منہ بنایا۔

"ابھی سوچ لو..... غور کر لو..... فرض کرنے میں کیا حرج ہے"
...واز نے جلدی جلدی کہا۔

"اوکے..... آپ کہتے ہیں تو کر لیتے ہیں فرض" فاروق نے
...ماتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ اندر آ جاتا ہے..... تو ہم اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے"
بولا۔

"فرض کیا ہم مقابلے میں ہار جاتے ہیں" فاروق مسکرایا۔

"پھر وہی فرض..... تم پر فرض کرنے کا بھوت تو سوار نہیں ہو گیا"

"ہائیں..... کیا فرض کرنے کا بھی بھوت ہوتا ہے" فاروق نے
...کی حیرت تھی۔

"حد ہو گئی..... ارے بھئی اس وقت ہم بہت نازک صورت حال
...دوچار ہیں"۔

"ہاں یہ تو ہے..... اچھا خیر..... ہم اس سے جان توڑ مقابلہ
کریں گے..... لیکن اس بات کا امکان بہرحال موجود ہے کہ کہیں ہم اس
ہار جائیں..... اس صورت میں وہ اس کمرے کا دروازہ کھول دے گا
تو سب کو موت کے گھاٹ اتار دے گا"۔

"نن..... نہیں..... نہیں" وہ ایک ساتھ چلائے۔

"تب پھر ہمیں انہیں کسی محفوظ مقام پر پہنچانا ہو گا" فرزانہ
کے عالم میں کہا۔

...ان سے پوچھتے ہیں..... ان کے گھر میں کوئی ایسا مقام ہے یا

...تو وہ پہلے ہی بند ہیں..... اور اس کمرے میں بند

...کی صورت حال کے پیش نظر ان سے پوچھنے میں کیا

...اور وہ اس کمرے کے دروازے پر پہنچ آئے..... جس میں
...ان کے گھر کے افراد بند تھے۔

...انکل شاہی محمود نے انگلی سے ٹھک ٹھک کی۔

...یہ بات ہے"۔

...گھر میں کوئی محفوظ مقام ہے"۔

...کیا اس کمرے میں ہم محفوظ نہیں ہیں"۔

...کیا اس کا دروازہ توڑ سکتا ہے"۔

...تم باہر موجود ہو" نواب صاحب بولے۔

...اس صورت میں کہہ رہا ہوں..... جب وہ ہمیں لوٹنے جلانے کے
...ہے"۔

...کا مطلب ہے..... کیا کوئی ایسی صورت پیش آ سکتی ہے"۔

...ہے..... اور نہیں بھی"۔

...ٹھیک ہے..... میرے گھر میں ایک تہہ خانہ ہے"۔

"بھئی واہ۔۔۔ یہ ہوئی بات۔" آپ کمرے کا دروازہ کھول دیں [illegible]
آپ کو اس تہ خانے تک پہنچا دیا جائے" محمود نے خوش ہو کر کہا
"اوہ انکل۔۔۔ یہ کوٹھی کسی زمانے میں حویلی تھی نا۔۔۔ اس
وقت سے ہی تہ خانہ تھا۔۔۔ جب میں نے حویلی خریدی۔۔۔ اور اس
کی شکل دی تو تہ خانہ جوں کا توں رہنے دیا۔۔۔ اب یہ ایک اتفاق ہے
کہ راستہ اسی کمرے میں کھلتا ہے" انہوں نے جلدی جلدی کہا
"اس سے اچھی بات بھلا کیا ہو سکتی ہے۔۔۔ ویسے کیا اس کمرے [illegible]
[illegible] نظر آتا ہے"۔
"نہیں۔۔۔ دروازہ بھی بند ہے"۔
"تو پھر آپ موبائل نکال کر ذرا تہ خانے میں چلے جائیں۔۔۔ ہم
مقابلے کی تیاری کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر ہم نے انہیں شکست دے دی [illegible]
آواز دیں گے"۔
"اوہ لیکن تہ خانے میں کوئی آواز نہیں آ سکتی"۔
"ہم اگر کمرے کا دروازہ زور زور سے کھٹکھٹائیں گے اور [illegible]
خانے کے دروازے سے کان لگائے کھڑے ہوں گے تو کیا [illegible]
بھی آپ کو آواز نہیں آ سکتی"۔
"آ سکتی ہے۔۔۔ لیکن اس صورت میں یہ پتا نہیں چل سکے گا کہ
دروازہ آپ کھٹکھٹا رہے ہیں یا وہ لوگ" نواب صاحب بولے

"ہاں! یہ بات بھی ہے۔۔۔ خیر۔۔۔ تو پھر ہم ایک اشارہ مقرر کر لیتے
[illegible] دروازہ پہلے تین بار مسلسل کھٹکھٹاؤں گا۔۔۔ پھر کچھ دیر رک
[illegible] پھر کچھ دیر رک کر صرف ایک بار۔۔۔ کیا یہ ترتیب آپ کو یاد

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم فکر نہ کرو۔۔۔ جونہی اس ترتیب سے دستک دی
[illegible] ہم تہ خانے کا دروازہ کھول دیں گے اور پھر اس کمرے کا

"[illegible] بس آپ ذرا احتیاط کیجیے گا"۔
"مطلب؟" وہ چونکے۔
"[illegible] دروازہ کھولنے سے پہلے ہم سے بات کر لیجیے گا"۔
"[illegible] بات ہے۔۔۔ تم لوگ میرے لیے اپنی زندگیوں کو خطرے میں
[illegible] یہ بات میں کبھی نہیں بھولوں گا"۔
"[illegible] بات کرتے ہیں قتل۔۔۔ آپ ہمارے قتل ہیں۔۔۔ نواب

[illegible] وقت دروازے پر زوردار دستک ہوئی۔
[illegible] اب اور زیادہ انتظار کے سوا کچھ نہیں معلوم ہوا۔۔۔
[illegible] خدا حافظ۔۔۔ آپ ہمارے لیے دعا کرتے رہیے گا"۔
"[illegible]" وہ بولے۔
[illegible] دروازے کی طرف آ گئے۔

"ہاں مسٹر لارڈ ... کیا بات ہے"۔

"تم نے اپنی تجاویز پر عمل کرنا چاہیں ... آخر کس [illegible] کروں؟"۔

"[illegible] کی گھڑیاں ختم ... اب آپ کو جو کرنا ہے [illegible]"

"اچھا ... اس کا مطلب ہے ... تم میرے لیے [illegible] ہے"۔

"نہیں۔ [illegible] نواب [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] ابھی تک [illegible] نہیں [illegible] جان بوجھ کر چھپا رہے ہیں"۔

"[illegible] ہے ... اور راز بتایا نہیں جاتا"۔

"[illegible] ... آپ [illegible] ہیں"۔

"کیا تم اس بات پر حیران نہیں [illegible] کہ میں [illegible] دو بجے ... دوسرے لوگوں سے [illegible] ایک [illegible] بات"۔

"اس بات پر حیرت ضرور ہوئی ہے"۔

"ابھی اور ہوگی ... بلکہ بہت زیادہ ہوگی"۔

"کیا مطلب ... [illegible] حیرت ہوگی"۔

"ہاں [illegible] کہ میں لوگوں کو حیرت میں [illegible] ہوں"۔

"آپ باتیں بہت کرتے ہیں"۔

"[illegible] بھی [illegible]" اس کی آواز سنائی دی۔

"[illegible] آپ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں"۔ محمود [illegible]

"[illegible] اس [illegible] میں اکیلا نہیں آیا ... پہلا تجربہ [illegible]"۔

"[illegible] میں ... اور اس سے بھی [illegible] ہوگا"۔

"[illegible] لوگوں کو اور زیادہ حیرت میں ڈالوں گا"

[illegible] کے لیے [illegible] اس نے [illegible] سب سے [illegible]۔

[illegible]

[illegible] اس مشین [illegible]۔

[illegible] پیچھے [illegible]۔

[illegible]"۔ محمود نے [illegible]۔

[illegible] چلی گئی ... [illegible] بعد [illegible] میں [illegible] ہو چکا

[illegible] گے۔ ہمیں [illegible] سنبھال لینے چاہئیں [illegible] بچانے کی صلاحیت [illegible] ہے ... تو یہ ضروری نہیں [illegible] میں بھی ہوں ... لہٰذا ہم انہیں [illegible] طور پر [illegible] گے"۔ فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

[illegible] ... [illegible] سنبھال لو ... وہ [illegible] ہاتھوں میں لے

فاروق رحمان نے جلدی جلدی ان کے لیے سوراخ پر نظریں جمائے
دیکھ کر انسوں نے پستول نکال لیے۔

ادھر دروازے میں اس وقت تک چار سوراخ ہو چکے تھے
چاروں سوراخ تو دیکھ لیے گئے تھے..... پھر کوئی چیز اس جگہ
لگی ..... جہاں سوراخ بنے تھے ..... ایک چوکور ٹکڑا دروازے کا
اندر کی طرف گرا ..... پھر اس سوراخ میں ایک پستول کی نالی سی نظر آئی
اس کے ساتھ ہی دوسری جگہ ایک سوراخ بن گیا ..... اسی طرح
ساتھ میں سوراخ اور بنے ..... اس جگہ بھی ضرب لگائی گئی .....
چوکور سوراخ بن گیا ..... اب اس میں ایک ہاتھ داخل ہوا۔

محمود نے فوراً ہاتھ کا نشانہ لیا ..... اور فائر کرنے ..... لیکن
پہلے اس پستول سے فائر ہوا ..... جس کی نالی انسوں نے دیکھی تھی۔
محمود نے پستول کی نالی نیچے کی ہوگی ..... وہ فوراً ہی چلا
کا سر اور اوپر ہوتا تو گولی نے اس کے دماغ میں سوراخ کر دیا ہوتا
کر باقی دونوں نے اس ہاتھ کا نشانہ لے کر فائر کر دیا .....
لیے حیران کن منظر تھا ..... گولیاں اس ہاتھ پر بھی لگی تھیں۔
گولیوں نے اس ہاتھ کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔

اور اسی وقت ہاتھ سے چیخ کر دی ..... دروازہ .....
ساتھ کھلا۔

******

کیا مطلب

وہ تینوں کچھ دیر کے لیے سکتے کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے ۔ پھر خالد جاوید نے
کہا:

"یہ ..... پیغام ..... دونوں کہاں ہیں؟"۔

"..... بات صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے جب دونوں ..... ۔
..... دونوں کے دروازے کی طرف کا مطلب یہ ہے کہ
..... یہ ہے"۔

"..... ارکان ..... ہے"۔

"..... ہے" ..... ۔

"..... چاہتے ہیں؟"۔

"..... معلوم ..... سکتا ..... کہا۔

"..... یہ ہے کہ دونوں ..... کو ..... گیا ہے"۔

"..... اس میں مجھے ایک فیصد بھی شک نہیں"۔

"اچھی بات ہے..... فرض کر لیتے ہیں...... دونوں ڈوگی ذہنی [illegible]
پھر اس سے کیا ہوتا ہے..... ان دونوں کو آپ نے، چھوڑ دیا [illegible]
پر چھوڑا ہے"۔

"چھوڑ دینے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اب وہ جو چاہیں
کریں"۔

"کیا مطلب..... وہ کیا کر رہے ہیں..... رہا ہونے کے بعد کیا
فرزان لالے جایا گیا تھا اور بس اس کے بعد تو انہوں نے [illegible]

"اور اگر میں یہ بات ثابت کر دوں کہ" وہ کہتے کہتے رک گئے۔

"کیسے کیسے..... آپ رک کیوں گئے" چیک جیمن سے [illegible]

"یہ کہ اس شخص کا قاتل ڈوگی ہے..... تو؟"۔

"ارے باپ رے..... یہ..... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں..... [illegible]
کے بعد وہ سیدھے فرزان لالے گئے تھے..... اس کے بعد وہ وہاں سے
نکلے"۔

"تب پھر اس شخص کے قاتل وہ دونوں ہو سکتے ہیں۔" [illegible]
انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا!!!" دونوں چیخ پڑے۔

"ہاں جناب..... وہ قاتل آپ ہیں مسٹر چیک..... یا مسٹر [illegible]
اور یا پھر کوئی ایک ڈوگی"۔

"اور اس بات کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے"۔

"[illegible] جیکٹ اس بات کی طرف صاف اشارہ ہے"۔

"لیکن جب آپ یہ ثابت نہیں کر سکے..... کہ قاتل میں ہوں..... میرا
ساتھی ڈوگی..... یا جیکٹ والا، آپ ثبوت بیان کرتے ہیں تو.....
عدالت میں پیش کریں"۔

"یہ فکر نہ کریں..... عدالت میں پیش کرنے کا جب وقت آئے گا
تب..... اس وقت تو میں فرزان لالے میں [illegible] چاہتا ہوں" انسپکٹر جمشید
[illegible]

"آپ کا مطلب ہے، آپ فرزان لالے کی تلاشی لینا چاہتے ہیں" چیک نے
[illegible]

"آپ [illegible] سمجھتے ہیں..... یہ نہیں..... میں تو صرف اس
[illegible] کو دیکھنا چاہتا ہوں"۔

انسپکٹر جمشید نے پرسکون انداز میں کہا۔

"آپ ضرور دیکھ سکتے ہیں..... اس شخص کے قتل کے الزام
میں آپ کسی کو گرفتار کرنا چاہیں تو کریں..... ڈوگی کو بھی گرفتار کر
لیں..... ہمیں کوئی اعتراض نہیں..... ہم اندر اپنے کمرے میں ہیں
[illegible] ضرورت محسوس ہو تو ہمیں بلا لیں"۔

"ٹھیک ہے"۔

دونوں بڑے بڑے قدم اٹھاتے چلے گئے۔

"ٹھیک ہے اکرام ... اور فرحان، ہم جائیں گے ... ایک [illegible]
اور اسے اندر سے دیکھیں گے ... وہ [illegible] سے [illegible]
ہو جائے گی۔ تمہارا عملہ یہاں اپنا کام مکمل کرے گا۔"
"جی بہتر ... لیکن میں پہلے عملے کو ہدایات تو دے دوں۔" اس نے
کہا۔
"اچھی بات ہے۔"
اور پھر وہاں سے فارغ ہو کر وہ [illegible] روانہ ہوئے۔ [illegible]
کے آخری سرے پر واقع تھا اور اس کے دوسری طرف گھنا جنگل [illegible]
اس جنگل کے بارے میں مشہور تھا کہ اس میں خونخوار
درندے ہیں اور اگر کوئی بھولا بھٹکا انسان جنگل میں چلا جائے تو [illegible]
واپس نہیں آتا ... اسی لیے جنگل کے ارد گرد خاردار [illegible]
لگا دی گئی تھی ... یہ باڑھ اس قدر اونچی ضرور تھی [illegible]
پھلانگ کر اس طرف نہیں جایا جا سکتا تھا اور اس جنگل میں [illegible]
حسین تھی۔ کیونکہ جب بھی کوئی شکاری یا [illegible]
کے لیے داخل ہوئے وہ خود درندوں کا شکار ہو گئے اور [illegible]
مل سکیں۔
قرطاس کی عمارت کو دیکھا، وہ دھک سے رہ گئے [illegible]
دیکھنے کا انہیں پہلے اتفاق نہیں ہوا تھا۔

"کمال ہے اکرام ... اس قدر طویل اور بلند عمارت اور ہم آج
تک [illegible] بے خبر رہے ہیں۔"
"ہمیں بھی اس طرف آنے کی ضرورت جو پیش نہیں آئی۔" اکرام
[illegible]
"بس [illegible] چلو۔" وہ بولے۔
اب ان کا رخ عمارت کے صدر دروازے کی طرف تھا ...
عمارت کے گرد بھی [illegible] کی بلند باڑھ لگائی گئی تھی ... پہلے
[illegible] کوئی پہرہ وغیرہ نہیں تھا، وہ اندر داخل ہوئے تو نہیں
[illegible] دروازہ نظر آیا ... وہاں چار مسلح پہرے دار کھڑے تھے ...
انہیں دیکھ کر انہوں نے اپنی رائفلوں کے رخ ان کی طرف کر لیے۔
"[illegible] اور آگے نہ بڑھیں۔" ان میں سے ایک نے [illegible]
[illegible] آواز میں کہا۔
"کیا جناب، کیا ہوا؟" انسپکٹر جمشید نے حیران ہو کر کہا۔
"یہ شارع عام نہیں۔" پہرے دار بولا۔
"[illegible] یہ شارع عام نہیں ... شارع خاص تو ہے۔"
"ہاں یہ شارع خاص ہے ... لہٰذا صرف خاص لوگ ہی اس طرف
[illegible]۔"
"آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ ہم خاص لوگ ہیں۔"
"ہمیں ہوئی خوشی۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"ہاں... نہیں ہوئی ہوگی۔"

"چالان نہیں ہوا" وہ بولا۔

"یہ کیا بات ہوئی"۔

"ہمارے ادارے کے خاص لوگ صرف وہ ہیں ... جن کا تعلق ... سے ہے... اور آپ کا تعلق ہم جانتے ہیں ... فرزانہ سے کیا ہے"

"نہیں ہم سرکاری افسر ہیں..... آپ پہلے وارد ہو گئے ... ہمارا کارڈ ... دکھا دیا ... اندر نہیں جانے دیا جائے گا۔"

"جی نہیں" ایک نے کہا۔

"کیا... جی نہیں"۔

"جی ہاں میں نے کہا ہے ... جی نہیں"۔

"بات سمجھ میں نہیں آئی... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔

"یہ کہ آپ اندر نہیں جا سکتے"۔

"آپ ہمارے کارڈ دیکھ چکے ہیں" انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"اجازت نہیں"۔

"کس کی ... اجازت نہیں... یعنی اندر جانے کی اجازت نہیں"۔

"جن کا تعلق اس عمارت سے نہیں۔ انہیں اجازت نہیں ..."

"... مجھے فون ... یہاں کی حد کی گلیوں سے نہیں ..."

"... "

"مطلب ... مجھے فون"۔

"... آپ یہاں ... سے گا ... کے ساتھ ہم ..."

"... وہ مسکرا دیے۔

"... نہیں تھے"۔

"... ذرا ہوش کسی میں ... ہیں ... سب کر" ...

"... "

"... نہیں ... تھے"۔

"... تم مجھے ... پہچھے"۔

"..." ... سے کہا۔

"... نہیں انتظار کرنا ہوگا ... "

"... پیچھے ہٹ ... وہ ... جیسے ان کا ... اور ... غصہ ... لیکن وہ خاموش رہا" انسپکٹر جمشید ...

... سے۔

... انسپکٹر ...

اور پھر اس کے وقت وہاں پہنچ گئے ..... انہوں نے تینوں طرف سے

عمارت کو گھیرے میں لے لیا ... چوتھی طرف تو پہلے ہی [illegible]

تلاشی کے وارنٹ بھی [illegible] ..... وہ وارنٹ لے کر [illegible]

... اکرم نے کاغذ اس کی طرف بڑھا دیا ..... انہوں نے [illegible]

دیکھا اور ایک نے کہا۔

"یہ کیا ہے جناب"۔

"یہ وارنٹ ہیں ..... تلاشی کے وارنٹ"۔

"اوہ اچھا ..... یہ کس نے جاری کر دیے"۔

"آئی جی صاحب نے"۔

"تب انہیں فرقان لال کے بارے میں یہ بھی معلوم [illegible]

[illegible] ریکارڈ میں سابق آئی جی صاحب [illegible]

ہیں"۔

"آپ نے ریکارڈ میں سابق آئی جی صاحب کی [illegible]"

"ہاں جناب ... [illegible]"۔

[illegible] ضرورت نہیں ..... [illegible]

[illegible]

"یہ وارنٹ یہاں نہیں چلیں گے ..... [illegible]

اس میں سے ایک نے پر غرور انداز میں کہا اور ایک کاغذ جیب سے

لہرایا۔

[illegible] ... یہ کیا؟" انسپکٹر جمشید نے [illegible]

"[illegible] کیوں نہیں"۔

اس نے کاغذ ان کی طرف بڑھا دیا۔

انسپکٹر جمشید نے کاغذ جلدی جلدی پڑھا ... ان کی آنکھیں حیرت سے

پھیلتی گئیں ... یہ سابق آئی جی صاحب کے احکامات تھے ... جن

[illegible] فرقان لال کی تلاشی نہیں لے سکتا تھا۔

"[illegible] آئی جی صاحب کے احکامات ہیں ... آپ نے آئی جی [illegible]

[illegible]

"[illegible] درست ہے"۔

"[illegible] صاحب ... [illegible] ہے"۔

"[illegible] موجودہ آئی جی صاحب نے تلاشی کے وارنٹ کس طرح جاری

[illegible] اس نے دوسرا کاغذ نکال [illegible]

انہوں نے دوسرا کاغذ [illegible] ... وہ حیرت سے رہ گئے ... یہ

[illegible] صاحب کے احکامات تھے ..... لکھا تھا ... فرقان لال کی تلاشی میں [illegible]

[illegible]

"[illegible] ہو سکتا ہے" انسپکٹر جمشید بڑبڑائے۔

"[illegible] کیسے ہو سکتا ہے ..... آپ خود ان سے بات کر لیں [illegible]

[illegible]" دوسرے نے [illegible] کہا۔

"[illegible] آپ ٹھیک کہتے ہیں" وہ چونک کر بولے۔

اور پھر مسٹر جمشید پریشانی کے عالم میں آئی جی صاحب سے مل

گئے... ہوئی ساری ... آئی جی صاحب کی آواز سنائی دی۔

''او جمشید... مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی... بہت بڑی۔''

''جی... کیا مطلب؟'' وہ چونک کر بولے۔

******

موت چاہتے ہیں

[illegible]

[illegible]

''... میں ... نے ... بتایا۔''

[illegible] ... اور ہمیں ... کام ...

''... مجھ سے ... بتایا۔''

''... کس طرح ... سکتے ہو۔''

[illegible] ... چاہتے ہو۔''

[illegible]

''... تمہارا ... ہے۔''

''... نہیں لگا سکتا۔''

"تب پھر... کیوں اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہو؟"

"اس لیے کہ... مگر نہیں... ہم نہیں بتا سکتے کہ ہم [illegible]

کیوں مارنا چاہتے ہیں۔"

"تب پھر سن لو... تمہیں ان تک پہنچنے سے پہلے ہم سے [illegible]

گا۔"

"جاؤ پھر میدان میں۔"

اچانک ایک فائر ہوا... لارڈ اچھل کر [illegible] ساکت ہو گیا۔

"نہیں... یہ کیا ہوا" محمود چلا اٹھا۔

"م... میں نے... مجھ سے غلطی سے ٹریگر دب گیا تھا" [illegible]

بوکھلا کر کہا۔

"کیا مطلب... غلطی سے ٹریگر دب گیا تھا" محمود نے بوکھلا کر [illegible]

"ہاں! اور وہ ہرگز نہیں تھا... کیونکہ ہم اس نتیجے [illegible]

کو کوئی بات [illegible] نہیں کریں گی" لارڈ کے ہاتھ پر [illegible]

نہیں ہو سکی تھیں... پھر لارڈ نے اندر [illegible] پہلے ہم سے ہی [illegible]

اپنے پستول خالی کر لو۔"

"ہاں! ایک بات ہے... لیکن پھر تم نے اسے کوئی [illegible]

"ارے بابا نہیں... میں نے کہا تھا... ٹریگر دب گیا تھا۔"

"[illegible] بات نہیں... مگر مسٹر لارڈ گر گئے ہیں... ہم جو سوچ رہے ہیں

[illegible] بات ہے" تینوں میں سے ایک نے کہا... اب وہ [illegible]

[illegible] فاروق [illegible] انہیں بھی [illegible] تک کا کمال دکھا دو۔"

"[illegible] مطلب ہے... میں ان پر بھی فائر کروں اور انہیں بھی

[illegible]" فاروق بوکھلا اٹھا۔

"اور کیا مطلب ہو سکتا ہے میرے؟"

"[illegible] نہیں... اگر یہ [illegible] کرے" فاروق گھبرا گیا۔

"[illegible] ہتھیار توڑ دو۔"

"[illegible] پہلے تم ان پر ایک فائر کرو۔"

[illegible] ان پر فائر کیے لیکن وہ جوں کے توں کھڑے

"[illegible] اب ہرگز فائر [illegible]۔"

[illegible] فائر کیے [illegible] تب [illegible] کر کے چلے گئے۔

[illegible] محمود اور [illegible] کے سر سے لگا۔

[illegible] فاروق سوچ میں پڑ گیا۔

[illegible] تم [illegible] کر لے گیا ہو [illegible] پہلے بھی لارڈ تمہارے فائر

[illegible] ہوا تھا اور اب لارڈ کے ساتھ اس کے تینوں ساتھی بھی ہیں

بیٹھ گئے ہیں.... جب کہ ہم سب سوچ بچار کر رہے تھے، [illegible]
نہیں بگڑا تھا۔

"ہم.... میں نہیں جانتا.... مجھے نہیں معلوم.... کیوں [illegible]

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟"

"ہاں! بالکل۔" اس نے کہا۔

اب سب نے ان چاروں کا جائزہ لیا.... کپڑوں سے ان [illegible]
نہیں بگڑا تھا.... یعنی جسم پر کوئی زخم نہیں تھا.... لیکن وہ بھی [illegible]
پڑے تھے.... اور یہ حیرت انگیز بات تھی۔

"سمجھ میں نہیں آیا۔"

"انہیں اس سے کیا.... خیر انہیں جانے دینا چاہیے" [illegible]

"اور وہاں ٹھیک ہے۔"

وہ لگے ادھر ادھر کی تلاش کرنے لیکن ریڈیو ابھی بھی [illegible]

"فاروق تم اپنی جیب سے ریڈیو نہیں نکالتے۔"

"میں ریڈیو دیکھ چکا ہوں.... نہیں ہے۔"

"حیرت ہے.... کہاں گئی۔" محمود بولا۔

"کون.... حیرت؟" فرزانہ چونکی۔

"نہیں ریڈیو۔" محمود نے اسے گھورا۔

"خیر.... تم ذرا جب انکل کو اوپر بلا کر ان سے پوچھ لو۔
سکتی ہے یا نہیں۔"

ہوئے۔ میں ابھی انہیں اوپر بلاتا ہوں۔" فاروق نے کہا اور لگا
[illegible]

"ٹھیک ہے!" فرزانہ کی آواز گونج اٹھی۔

"یہ اور بات ہے.... کہ جس نے بات کی ہے یا" فاروق بھنا اٹھا اس [illegible]
[illegible]

"وہ کہیں بھی کہ.... یہ اس وقت ہوں اور کہاں سے نکل" [illegible]
[illegible] پر کہا۔

"وہ باتیں ہو.... کسی چیز کا ذکر کسی وقت بھی نکل سکتا ہے" فاروق
[illegible]

"بہرحال یہ بات ہے" محمود نے اسے گھورا۔

"کس لیے بلاؤ" فرزانہ نے گھورنے کے انداز میں کہا۔

"یہ بات کر رہی ہو" محمود نے منہ بنایا۔

"جب انکل کو.... انہیں اوپر بلاؤ۔"

"کیا ہوا۔"

"کیا پتا.... کس وقت کیا صورت حال پیش آ جائے۔"

"ہاں ہاں.... فرزانہ اس وقت تو تم نے کمال کر دیا.... عقل مندی کی
[illegible]" فاروق نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

[illegible] وہ منہ بنا کر رہ گئی۔

[illegible] فاروق کی [illegible] آواز سنائی دی۔

[illegible]

[illegible] تلاش [illegible]

[illegible] فاروق [illegible]

[illegible] اتنی جلدی کر گئے تم لوگ"۔

[illegible] فاروق سے پوچھا۔

[illegible] اور اب ایسے میں بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] کرنے کے قابل رہ جاتا"۔

[illegible] فاروق خوش ہو گیا۔

"میرا خیال ہے..... فرزانہ کی رائے درست ہے" محمود نے

تائید کی۔

"[illegible] ہے کہ یہ [illegible] نہیں ہیں" فاروق بولا۔

"ہاں یہی بات ہے"۔

"[illegible]

[illegible]"۔

"بالکل ٹھیک [illegible] ہم اس بات کو مانتے ہیں..... [illegible]

اگر انہوں نے [illegible] تو [illegible]"

فرزانہ نے اسے گھورا۔

"[illegible]

"[illegible] نہیں [illegible]" فرزانہ [illegible]

"ہم وقت بہت ضائع کر رہے ہیں..... [illegible]

[illegible] ..... [illegible]

[illegible] کے [illegible] سکتے ہیں"۔

"[illegible]" فرزانہ مسکرائی۔

[illegible] کے [illegible]..... [illegible]

ٹوٹ پڑے۔

"[illegible] ..... [illegible] ہو بھائی..... تم بھی [illegible]

[illegible]۔

"تب پھر اس کا دروازہ [illegible] ہے۔"

"غلطی سے بند ہو گیا ہو گا" فاروقی مسکرا دیا۔

"بند ہو گئی [illegible] غلطی سے دروازہ [illegible]

سے چلا کر کہا۔

"[illegible] واقعی۔ غلطی سے تو دروازہ باہر سے بند [illegible]

"تو یہ تم نے [illegible]" بولا۔

"تو [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"تو [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]

ہیں" فاروقی جل گیا۔

"[illegible]

"ہاں وہ تو ختم ہو گئی ہو گی۔۔۔ ویسے [illegible]

ہو۔"

"[illegible]

"اس کا مطلب ہے۔۔۔ [illegible]

"[illegible] ویسے کیا تم لوگ [illegible]

وہ [illegible] ہوئے ہوتے ہیں۔"

"[illegible]

[illegible] شادی [illegible] ہے۔"

"[illegible] شادی [illegible] شادی [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible] دروازہ [illegible] دوسری طرف [illegible]

******

"کیوں..... کچھ کام تھا؟" نگر ... میں سے ایک نے ...

"... کی صاحب نے وارنٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔"

"ہم آگے دیکھتے ہیں..... ہوتا ہے کیا"۔

"کچھ نہیں ہو گا..... ہم فرقان کی تلاشی لیں گے"۔

"نہیں جناب... یہ نہیں ہو گا" دوسرا بولا۔

"آخر کیوں نہیں ہو گا"۔

"بس..... آپ دیکھ رہی ہیں گے"۔

"اچھا دیکھتے ہیں گے"۔

وہ پھر ... گھنٹے بعد صدر صاحب ان تک پہنچ گئے ...

اب بتاؤ..... کیا معاملہ ہے

"سر یہ فرقان کا ہے"۔

"ہاں ٹھیک ہے..... یہ فرقان کا ہے... میں نے سب ...

صدر صاحب شاید ... بہت خوش گوار موڈ میں تھے۔

"ہم اس کی تلاشی لینا چاہتے ہیں"۔

"ظاہر ہے..... اس کی کوئی خاص وجہ ہو گی... ورنہ تم ...

کی تلاشی..... لہٰذا ... اور تم نے ...

لیے مجھے یہاں بلایا..... یہ بات میں بھی نہیں سمجھوں گا" انہوں نے ...

ہوئے انداز میں کہا۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں سر" انسپکٹر جمشید بولے۔

"جی..... تو اب میں چلتا بھی بنتے لگا ہوں" انہوں نے تیز لہجے میں

... صدر صاحب ... انسپکٹر جمشید کو ... گئے۔

"آپ ... جمشید نہیں ... فرقان کی تلاشی لینا چاہتے ہیں... تو.....

... ہے؟"

... ہے"۔

... مطلب؟" وہ بری طرح چونکے... آنکھوں میں ...

... آپ کو کیا ہو گیا"۔

... دیا کہ ... کی تلاشی میں ...

... صاحب سے بات کی ہے... وارنٹ دینے سے انکار

"نہیں..... نہیں" وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولے۔

"کیا ہوا سر..... آپ کچھ پریشان ہو گئے"۔

"ٹھیک ہے۔ میں تم لوگوں کے ساتھ اندر چلوں گا... میرے لیے

... رہیں گے نا" صدر بولے۔

"جناب! اسی لیے تو شاید میں نے آپ کو فون کیا تھا"۔

"ف... یہ... یہ میں کیا سن رہا ہوں جمشید" وہ اپنی [illegible]
مڑے۔

"جی ہے آپ کو بتانا تھا سر۔"

"اب میری ضرورت نہیں رہی..... تم سمجھ گئے۔"

"یس سر۔"

"میں جا رہا ہوں۔"

"شکریہ سر" وہ بولے۔

اور صدر صاحب چلے گئے۔

"یہ کیا بات ہوئی" [illegible] بولا۔

"وہ خوش ہو کر گئے ہیں.... ہم سمجھ چکے ہیں اور بہت جلد [illegible]
گے۔"

"نہیں جناب! ہم نہیں سمجھیں گے۔"

"اچھی بات ہے... تو سنتے چلیں۔"

"جی نہیں..... تو آپ بھی جا رہے ہیں۔" [illegible] ایک ساتھ بولے۔

"ہم وہاں جا رہے ہیں... ابھی پتا چل جائیں گے۔"

"تو آپ پولیس کو بلا رہے ہیں... ایسا کرتے آپ بہت بڑی [illegible]
کریں گے۔"

"دیکھا جائے گا" انہوں نے کندھے اچکائے۔

[illegible] سے نکلے آگئے... جلد ہی اسی ملٹری کی گاڑیاں آ گئی
[illegible] سب بھاری تعداد میں ملٹری منگوا لی تھی... [illegible]
[illegible] صدر [illegible] ہم [illegible] سے مصالحہ [illegible]
[illegible] ہے۔"

[illegible] ملاقاتی پیسے کا معاملہ
[illegible] صدر صاحب [illegible]
[illegible]

[illegible] صدر صاحب ابھی " وہ بولے۔

[illegible] صدر صاحب [illegible]

[illegible] صاحب۔"

[illegible] بات تو عجیب [illegible] صدر صاحب کے اشارہ [illegible]
[illegible] دوں کر دیا۔"

[illegible] پوچھا... [illegible] ہی تھی۔"

[illegible] عمارت کو چاروں طرف سے گھیر لیں... اس کے بعد ہم
[illegible]

[illegible] آپ فکر نہ کریں۔"

[illegible] شروع کر دیا... [illegible] طور پر گھیرے میں لے
[illegible] آ گئے... وہ بولے۔

"آپ ہماری مرضی کے بغیر [illegible]
گا۔"

"تب پھر ایک بات اور نوٹ کر لیں۔"

"وہ کیا؟" انسپکٹر محمد صدیق بولے۔

"حالات [illegible]

"[illegible]"

"کیا ہو گا؟"

"[illegible]"

"کیا!!!" انسپکٹر محمد صدیق چلا اٹھے۔

ان کی آنکھیں مارے حیرت اور خوف کے پھیل گئیں۔

٭٭٭٭٭٭

بم کہاں ہے

[illegible] ٹھیک ہو گیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسکرانے لگے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شاباش [illegible]

[illegible]

[illegible] کمرے سے مختلف قسم کی آوازیں [illegible]

ان میں سے ایک کی آواز ابھری۔

"نہیں سر.... یہاں کسی [illegible] موجود نہیں ہے"

"[illegible] .... [illegible] ہو۔"

"[illegible] ہے سر [illegible]"

"نہیں تم نے پوچھا نہیں.... [illegible]"

[illegible]

"نہیں سر.... کوئی چیز یہاں نہیں ہے۔"

"تب پھر.... تم [illegible] ہو.... [illegible] کمرے [illegible]

ہو گیا۔"

"[illegible]" اس کے ساتھی مارے حیرت کے [illegible]

"یہ ظاہر ہے.... [illegible]

[illegible] تہہ خانے کا دروازہ کھولا اور اس میں [illegible]

یہی وجہ ہے کہ وہ اس کمرے میں تمہیں نظر نہیں آ رہے۔"

"اس میں شک نہیں سر کہ بات یہی ہے لیکن ہماری سمجھ میں نہیں [illegible]"

"تب پھر.... دروازہ تلاش کرو.... تہہ خانے کا دروازہ اس کمرے [illegible]"

"ہم کوشش کر رہے ہیں۔" ان میں سے ایک نے کہا۔

"[illegible].... کوشش نہیں.... لیکن اگر تم تلاش نہ کر سکے.... تو سزا ملے [illegible]"

"[illegible] سزا نہیں.... یہ بات بھلا کوئی سزا ہے۔"

"[illegible] نہیں.... [illegible] تم پیشہ ور لوگ ہو.... اس [illegible] ہے۔"

"[illegible]" دوسرے نے گھبرا کر کہا۔

"تہہ خانے کا دروازہ تلاش کر [illegible]" [illegible] کہا۔

"[illegible] ہاں.... ہم دروازہ تلاش کر لیں گے.... نہ کر سکے تو سزا [illegible] لیکن ایک بات اور ہے [illegible]۔"

"[illegible] میں تمہاری بات بھی سننے کے لیے تیار ہوں۔"

"[illegible] کے بعد ہم آپ کے لیے کام نہیں کریں گے۔"

"[illegible]" [illegible]

"[illegible] بھی چلے جائیں گے۔"

"[illegible] مشکل ہے.... [illegible] نہیں جا سکو گے۔"

"وہ کیوں باس ... کیا آپ ہمارے ہاتھ پیر توڑ دیں گے؟"

نے منہ بنایا۔

"ارے نہیں ... ہاتھ پیر توڑنے سے تو تم لوگ کسی کام کے نہ رہ جاؤ گے ... اور مجھے ضرورت ہے کام کاج کرنے والوں کی ... تو کوئی کام نہیں کرے گا؟"

"تب پھر ... تو ہم کیوں نہیں جائیں گے؟"

"اگرچہ یہ وقت ان باتوں کا نہیں تھا ... لیکن ... اب باتیں چھیڑ دی گئی ہیں تو سن لو ... جب تک تم مجھے ... تو یہ میری مہربانی تھی ... ورنہ تم تو بغیر تنخواہ کے ... مجبور ہو۔"

"جانے دیں باس ... کیوں ایسی باتیں کر کے ہمارا دل ... بھلا ہم اور بغیر تنخواہ کسی کے لیے کام کریں ... ناممکن۔"

"اچھا یہ بات ہے ... اور اگر ابھی تم اس بات پر ... بغیر تنخواہ بھی کام کریں گے۔"

"نن ... نہیں ... فرار کریں گے ایسا ... ہوا تو۔"

"اوکے ... تو پھر سنو ... تمہارے پل کے نیچے۔"

"کک ... کیا ... ایک منٹ باس ... اس بات پر ان کے چہروں پر خوف پھیل گیا۔"

"بس ... ہوا ہو گئی ساری تیزی۔"

... ہو گئی۔ ہم آپ کے لیے بغیر تنخواہ بھی کام کرنے کے لیے تیار ... جانے کی صورت میں آپ جو سزا بھی دیں گے ... ہم وہ ... گے۔"

... وقت ... اور ... ان کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"... یہ بات ہوئی ... ابھی تو زندگی پوری باقی پڑی ہے ... اب کچھ بیان کر رہے ہو ... محمود کے لیے میں ہے ... حیرت

... یہ تھا کہ ... باس باس ہیں ... اتنا کچھ باس ہوتے ہم ... ہیں۔"

... یہ باتیں ... کی ضرورت تھی" فاروقی نے انہیں

... تھیں ... ان کے سامنے نہیں آ رہا تھا" فاروق مسکرایا۔

"... ہاں ... ہاں ... بار بار یہ کام دیکھیں۔"

"... پل آیا چکر ہے" فرزانہ بولی۔

"... نہیں بتانے کا نہیں ... چلو تم دروازہ تلاش کرو۔"

... اندر چلے گئے ... اور دیواروں کو ٹھوک بجا کر دیکھنے ... لگی ... لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی ... آخر وہ تھک ... گئے۔

"... کوئی ... باس ... ہم دروازہ تلاش نہیں کر سکے۔"

"بہت خوب ... اب مزا آئے گا ... تم ایک دوسرے کے منہ پر
چار چار تھپڑ مارو گے ... اگر کسی نے آہستہ تھپڑ مارا تو اسے
تھپڑ کھانے پڑیں گے ... چہرے پر انگلیوں کے خوب ابھرے ہوئے
نظر آنے چاہئیں"۔

"اور ... بہت خوب بھائی ... یہ مزا اللہ کے لیے بہت معاف"۔

"تب پھر شروع ہو جاؤ"۔

"نہیں ... ان کے سامنے" ایک نے ہکلا کر کہا۔

"ہاں انہیں ... ان کے سامنے" اس نے سخت لہجے میں کہا۔

اور پھر انہوں نے تھپڑوں سے ایک دوسرے کے چہرے سرخ
کر دیئے ... جب اس کام سے فارغ ہو گئے تو اس کی آواز گونجی:

"اب تم ان لوگوں کا دھیان رکھو ... میں [illegible]
ہوں"۔

"اچھا جی!" وہ بولے۔

"اگر یہ لوگ تم سے کوئی شرارت کرنے میں کامیاب ہو گئے تو سزا
ملے گی"۔

"نہیں ہوں گے یہ لوگ کامیاب ... آپ فکر نہ کریں"۔

وہ کمرے میں چلا گیا ... پہلے اس نے بلند آواز میں کہا:

"مسٹر نواب ... آپ کے حق میں بہتر یہی ہے کہ [illegible]
خود کھول دیں اور [illegible] ... اس صورت میں [illegible]"

[illegible] آپ [illegible] وفا کے طور پر وہ مجھے تلاش کرتا
[illegible] میں [illegible] کبھی زندہ نہیں چھوڑوں گا"۔

[illegible] حالات سے "فرزانہ" چونکی۔

[illegible] تم نے اچھی حالت کے لیے بلایا تھا۔

[illegible] بیٹھے ہوئے ہیں [illegible] کی کوشش کریں گے تو انہیں
[illegible] آپ [illegible] نہیں [illegible]" اس نے

[illegible]

[illegible] اس نے ہکلا کر کہا
[illegible] ... [illegible] نہیں اس لئے [illegible]
[illegible] اور اپنے ساتھیوں سے بولا:

"ترکیب نمبر 13"۔

"ارے ہاں" وہ ایک ساتھ بولے۔

"کیا کہا ... ترکیب نمبر 13" محمود، فاروق اور فرزانہ ایک ساتھ چلا

اٹھے۔

"ہوں ... تم لوگوں کو کیا ہو گیا"۔

"بس یہ کہ ... ترکیب نمبر 13 ہماری ایجاد ہے"۔

"یہ ضروری نہیں کہ تمہاری ترکیب نمبر 13 وہی ہو ... جو ہماری

ہے"۔

"اور تم لوگوں کی ترکیب 13 کیا ہے"۔

"ابھی دیکھ ہی لو گے"۔

انھوں نے دیکھا... اس کے ساتھی وحشی سے پار کر [illegible]

تھے۔

"یہ... یہ تو جل رہے ہیں"۔

"جلنے کے نہیں... جلانے کے لیے"۔

"وہ کیا؟" محمود نے پریشان ہو کر کہا۔

"ابھی دیکھ ہی لو گے"۔

"فاروق سوچتا کیوں نہیں، بتائیے آپ" فرزانہ چلائی۔

"اس طرح مزا نہیں آئے گا"۔

اسی وقت اس کے آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھ [illegible]

میں پلاسٹک کے ڈبے تھے۔

"ارے باپ رے... یہ... یہ کیا۔ پٹرول" وہ چلائے... [illegible]

پٹرول کی بو ان کے نتھنوں میں در آئی تھی۔

"ہاں پٹرول... نہ رہے گا بانس... نہ بجے گی بانسری... [illegible]

میں تم بھی جل کر راکھ ہو جاؤ گے"۔

"افسوس!" فاروق کے منہ سے نکلا۔

"افسوس کس بات پر؟"

"اس بات پر کہ ہم جل کر راکھ ہو جائیں گے... اور [illegible]

فاروق نے [illegible]۔

"یعنی تہ خانے والے کس طرح جل کر راکھ ہوں گے بھلا... وہ تو

[illegible] بھی تھوڑا رہیں گے"۔

[illegible]

[illegible] پہلے آگ لگے گی... پھر دم گھٹے گا... یہ آخری [illegible]

[illegible]... وہ بچے کے ڈھیر کو اس طرح ہٹا سکیں گے... اب بھی

[illegible] انھیں اوپر بلاؤ... اس طرح تم اور ان کے بیوی بچے تو کیا

[illegible]

[illegible] سوچتے ہیں"۔

[illegible] کیوں نہیں... سوچو... خوب سوچو" وہ ہنسا۔

[illegible] سوچ میں ڈوب گئے... لیکن مسئلہ بہت ٹیڑھا تھا... [illegible]

[illegible] رہے تھے کہ وہ ہو کر رہے گا جو ہونا ہے... آخر محمود کی آواز

[illegible] ایک شرط پر انھیں اوپر بلانے کے لیے تیار ہیں"۔

[illegible] وہ کیا؟"

"بتائیں... آپ انھیں کیوں بلوانا چاہتے ہیں"۔

[illegible] یہ نہیں بتا سکتا"۔

"تو پھر ٹھیک ہے... ہم آپ کی اتنی بڑی بات مان رہے ہیں... اور آپ

[illegible] بات نہیں مان سکتے"۔

"نہیں مان سکتا۔ مجھے یہ نہیں بتا سکتے... کہ واپس شاہی [illegible]
بیٹھا چاہتا ہوں۔"

اس نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ جیسے [illegible] سال میں [illegible] تک نہیں دیکھا [illegible]
سے بات کرتے ہیں۔"

"بات کرنے سے پہلے بہتر ہے [illegible]

[illegible] پہلے ہم بات [illegible] گئے۔

[illegible]

[illegible]

"اگر آپ [illegible] واپس جاتے ہیں تو پھر دروازہ [illegible]
کریں ابھی دروازہ کھول لیں۔"

جواب میں [illegible] کی آواز سنائی دی۔

"بہت خوب؟" لارڈ نے خوش ہو کر کہا۔

"اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہم ان کے [illegible]
مطلب یہ کہ ہم ان سے لڑ نہیں سکتے... یہ ہم سے بہت طاقت [illegible]
اور ان سے لڑنے کا ارادہ بھی بہت [illegible] ہے... ان کے پاس [illegible]
ہے اور بم بھی... یہ آگ لگانے اور بم سے [illegible] ارادہ
رکھتے ہیں اور اگر آپ اوپر آ جائیں... تو صرف [illegible]
... اب آپ کیا پسند کرتے ہیں... دروازہ کھولنے سے پہلے [illegible]

[illegible] میں [illegible] دروازہ کھول رہا ہوں ... میری وجہ سے
[illegible] آپ لوگ کیوں [illegible] جائیں" — نواب شاہی کی [illegible]
[illegible]"

[illegible] نہیں [illegible] کی آواز سنائی دی [illegible]
[illegible] خاموش" نواب شاہی [illegible] ... پھر [illegible]
"میں دروازہ کھول رہا ہوں۔"

[illegible] نواب [illegible] دروازے کی طرف مڑی۔

[illegible] ہم نہیں دیکھ [illegible] ہے؟"

[illegible]"

[illegible] نے [illegible] سے [illegible] میں سے [illegible] نکال [illegible]
[illegible] ... محمود نے [illegible]

"دروازہ کھول دیں انکل نواب۔"

******

یہ کیا

"نہیں ... گولی نہیں ..." [illegible]

"لیکن ادارے کے چیف ہمیں ایسا حکم کیوں دیں گے۔"

"آپ انہیں حکم دینا پڑے گا۔"

"جی نہیں.... وہ اب کوئی حکم نہیں دیں گے" انسپکٹر جمشید بولے۔

"بہت جلد ان کا فون آنے والا ہے۔"

"دیکھا جائے گا.... آپ چل کر ادارے کی تلاشی لیں۔"

"اس ادارے کی تلاشی نہیں" انسپکٹر جمشید ایک گرج دار آواز
سے [illegible] میں کہا۔

"آخر کیوں نہیں۔"

"اس ادارے کی تلاشی لینے والا زندہ نہیں بچے گا۔"

"میرے ملک میں مجھے دھمکی" انسپکٹر جمشید سرد آواز میں بولے۔

"ہاں بالکل.... یہ دھمکی ہے اور بہت واضح دھمکی ہے۔"

[illegible] اب اگر صدر چیف کو حکم دیں.... تو آپ اس کا حکم
[illegible] صاحب" انسپکٹر جمشید نے منہ بنا کر کہا۔

"جی.... کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

[illegible] بھی صاحب۔"

[illegible] صدر محمود صدیق کے موبائل فون کی گھنٹی بجی.... وہ
[illegible] کے کان سے لگایا۔

[illegible] محمود صدیق۔ فرمائیے [illegible] میں [illegible] ہے۔"

[illegible]

[illegible] ..... [illegible] نہیں۔"

[illegible] جمشید سے حکم [illegible]۔"

[illegible]۔"

[illegible] کی طرف بڑھا دیا۔

[illegible] جناب۔"

[illegible] تلاشی [illegible] میں.... تلاشی لیے بغیر نہیں رہ سکتے تو اس
[illegible] میری آپ سے درخواست ہے۔"

[illegible] پر حیرت زدہ ہو.... یہاں تک صدر آپ
[illegible] کے لیے دروازہ نہیں کھولا.... کیا یہ بات
[illegible]۔"

[illegible] ہرگز نہیں" آواز کانپ گئی۔

"آپ کیا کہتے ہیں"۔

"میں ذرا صدر صاحب کو فون کر لوں ... آپ سے پھر [illegible]

[illegible] گا"۔

"ٹھیک ہے"، وہ بولے ... اور فون بند ہو گیا۔

پانچ منٹ بعد پھر فون کی گھنٹی بجی۔

"جی ... سپر انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں"۔

"میں نے صدر صاحب سے بات کی ہے [illegible]

ہے ... [illegible] آپ تلاشی ضرور [illegible]

صاحب کا حکم ہے ... اور یہی میری تجویز بھی"۔

"بہت خوب ... یہ ہوئی نا بات" وہ خوش ہو گئے۔

ادھر انہیں خوش ہوتے دیکھ کر [illegible] فکرمند ہو گئے

اور جیب میں رینگ گیا ... جلدی سے اس نے جیب سے [illegible]

نکال کر اس سے نکالا اور جلدی جلدی اس میں کچھ کہنے لگا۔

آنے والی رات تھی ... فون بند کرنے کے بعد وہ چاروں [illegible]

طرف ہے۔

"ایک منٹ جناب ... ہم اندر والوں سے بات کر لیتے

ہیں"۔

"اچھی بات ہے" وہ بولے۔

چاروں اندر چلے گئے ... اور فائرنگ کی آواز [illegible]

"ارے ... یہ کیا" انسپکٹر جمشید چونکے۔

[illegible] میں اوپر سے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی ... وہ دوڑ لگا گئے ...

[illegible] پوری تیزی سے نیچے [illegible] میں کامیاب ہو گئے۔

"[illegible] یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو"۔

[illegible] عمارت کے چاروں طرف سے بے تحاشہ گولیاں برسائی

گئیں۔

"[illegible] اتنی گولیاں ... انسپکٹر جمشید بڑبڑائے"۔

"[illegible] گولیاں ہے ... [illegible] منگوا رہا ہوگی ... اندر بے تحاشا اسلحہ

[illegible] ہے"۔

"[illegible] یہ تلاشی نہیں دے رہے تھے ... آپ [illegible] فوج طلب

کر منگوائیں"۔

"[illegible] ہے"۔

[illegible] دوڑ دیے گئے ... پھر انہوں نے ملٹری چیف کو بھی صورت

[illegible] یہ خبریں کر چیف صاحب بھی دھک سے رہ گئے ... اور

[illegible] رے کی ٹیمیں روانہ کر دی ... جلد ہی وہاں فوج پہنچ گئی

[illegible] گھیر [illegible] گئیں۔

[illegible] طرف سے ایک بار پھر بوچھاڑ ہوئی ... اس مرتبہ انہیں

[illegible] سے [illegible] گیا ... بھارتی جرنیل کی تنگی میں شدت آ گئی

[illegible] میں سپر انسپکٹر جمشید کے فون کی گھنٹی بجی ... وہ بھی اس وقت

مورچے میں تھے وہ جو فائرنگ کر رہے تھے... انسپکٹر جمشید نے [illegible]
ہاتھ میں پکڑ لیا اور فون سے لگاتے ہوئے بولے۔

"میں جمشید بات کر رہا ہوں۔"

"کیا حال ہے جمشید؟" دوسری طرف سے صدر صاحب کی آواز سنائی دی۔

"جنگ لڑی جا رہی ہے سر... باقاعدہ جنگ۔"

"فرزان میں تنا سمجھ سکتا ہوں کہ وہ باقاعدہ جنگ لڑ رہے ہیں۔"

"اور وہ یہی چاہتے ہیں سر... اس کے پیچھے [illegible]۔"

"اور [illegible] بھی ذمہ دار ہے ہیں۔"

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"انشارجہ کے صدر [illegible]... اس کا مطلب ہے [illegible]
خلاف جنگ شروع کی جائے۔"

"اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے سر... یہ لوگ ہتھیار
پھینک دیں اور ہمیں اندر کی تلاشی لینے دیں۔"

"میں نے انشارجہ کے صدر سے یہی کہا تھا" صدر [illegible]

"تب پھر انہوں نے کیا کہا؟"

"وہ ہتھیار پھینکنے پر تیار نہیں۔"

"جی... کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"یہ تو وہ اسلحہ پھینکنے پر تیار ہیں... نہ تلاشی دیتے ہیں۔"

"یہ تو بہت برا ہوا سر" انسپکٹر جمشید نے حیرت سے بتایا۔

"[illegible] مشتبہ" صدر بولے۔

"[illegible] ہم تلاشی لیں گے اور اس سے ہتھیار بھی ملیں گے... آپ
سمجھ رہے ہیں... ملک کے خلاف وسیع سازش ہے... یعنی ہمارے ملک
[illegible] ایک بہت بڑا ادارہ ہے... جس کی ہم تلاشی تک نہیں لے
سکتے... صدر تک نہیں جانتے۔"

"[illegible] میں نے بھی یہی بات بہت شدت سے محسوس کی تھی
[illegible] تمہیں اشارہ دیا تھا کہ ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا

"ٹھیک ہے سر... آپ کے حکم پر عمل ہو رہا ہے۔"

"میں بتاتا ہوں... لیکن میں پھر [illegible] بتانا چاہتا ہوں" انہوں نے آواز [illegible]

"جی [illegible] کیجئے۔"

"[illegible] انشارجہ کے بعد کئی اور ملکوں کے
[illegible] سے مجھے یہ کہا ہے کہ فرزان کے خلاف کارروائی روک
[illegible] ورنہ ان سے ہمارے تعلقات ختم ہو جائیں گے۔"

"[illegible]" وہ چونکے۔

"جمشید... میرا خیال ہے... کئی اور بھی ملکوں سے فون
[illegible] پر زور تمام ملکوں سے منوائے گا۔"

"میں سمجھ رہا ہوں سر۔"

"اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کیا کریں۔"

"سر، ہم اندر کی تلاشی لیے بغیر مسعود کیسے رفیع تک پہنچ سکتے ہیں..."

یہ ادارہ اس قدر طاقت ور ہو چکا ہے..... چند سال بعد اس ادارے

..... سوچنا تو یہ ہے۔"

"میں سوچ رہا ہوں..... سمجھ رہا ہوں..... یہ سب ایک لمبا

..... بہت غلط ہے..... ملک کے حق میں زہر ہے..... لیکن میں کیا

کروں۔"

"تب پھر سر..... آپ کیا کہتے ہیں..... ہم جنگ بند کر دیں

ہتھیار پھینک کر یہاں سے چلے جائیں۔"

"نہیں..... میں یہ بھی نہیں پسند کرتا۔"

"پھر..... آپ کیا پسند کرتے ہیں۔"

"سوچنا چاہتا ہوں..... [illegible] سے پہلے پہلے..... [illegible]

ہو جائے..... تم اپنا کام پورا کر لو..... انہیں ہتھیار ڈالنے پر [illegible]

اور اندر کی تلاشی بھی لے لو..... مجبور ہے ہو تو۔"

"یس سر..... میں سمجھ رہا ہوں..... وہ میں اپنی پوری [illegible]

گا۔"

"ٹھیک ہے جمشید۔"

"شکریہ سر..... آپ..... آپ بہت اچھے ہیں۔"

ادھر جنگ میں شدت آ گئی..... پھر جمشید نے فون پر فوجی چیف [illegible]

[illegible] ہتھیار پھینک دینے کی درخواست کی... ایک

[illegible] ہتھیار بھی وہاں آ گئے... اب ان کی مدد سے اس

[illegible] تمام رکاوٹیں دور ہو گئی تھیں... وہ چاہتے تھے

[illegible] کر جائیں... اور وہ اندر داخل ہونے کے قابل

[illegible] ... اور جنگ وہیں ختم ہو جائے گی

[illegible] ... جمشید نے اعلان کر دیا۔

[illegible] وقت ہے... ہتھیار ڈال دو..... ورنہ نام و نشان مٹ جائے

[illegible] ان کی کوشش تھی... [illegible] کافی تھا..... [illegible]

[illegible] آپ جمشید..... اس وقت تم چند [illegible]

[illegible] کیا پوزیشن ہے۔"

[illegible] کے قریب ہیں۔"

[illegible] جلدی کرو..... کہ میں ان لوگوں سے یہ کہنا شروع کر دوں گا

[illegible] ہے" وہ بولے۔

[illegible] آپ فکر نہ کریں... ہم ہر ممکن جلدی کر رہے ہیں۔"

[illegible] ... جنگ میں اور تیزی آ گئی... فرمان کی شکست چند

[illegible] نظر آنے لگی..... وہ فوری فیصلے کر رہے تھا۔

"آپ یہ لوگ زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکیں گے۔"

"انشاءاللہ" وہ بولے۔

"حیرت ہے۔۔۔ ان لوگوں نے یہاں اتنا اسلحہ جمع کر رکھا تھا

پتا تک نہیں چلا۔"

"دراصل یہ لوگ یہ سامان اپنے ملک سے منگواتے ہیں۔۔۔

اسلحہ بھی دو جا رہا ہے۔۔۔ اور ان کے سامان کی تلاشی نام [illegible]

جاتی۔۔۔ اس رعایت سے ان لوگوں نے یہ ناجائز فائدہ اٹھایا" [illegible] نے

کہا۔

"حالانکہ قانون سب کے لیے ایک ہونا چاہیے۔۔۔ جب [illegible]

سامان کی تلاشی لی جاتی ہے۔۔۔ تو غیر ملکی لوگوں کی تلاشی کیوں نہیں [illegible]

ان کی تو اور زیادہ احتیاط سے تلاشی ہونی چاہیے۔"

"ہم اب یہ کوشش کر رہے ہیں" ملٹری چیف بولے۔

"آپ صدر صاحب چاہتے ہیں۔۔۔ یہ جنگ جلد [illegible]

ہو جائے۔"

"ہم کوشش کو اور تیز کر دیتے ہیں" ملٹری آفیسر مسکرائے۔

"بہت خوب!" انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"ارے۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا۔"

ملٹری چیف کی خوف میں ڈوبی آواز گونج اٹھی۔

******

تحفہ

[illegible] نے کھول دیا اور نواب شاہی محل پہنچے باہر نکل آئے

[illegible] ان کے نوکر بھی آگئے۔۔۔ ان سب کو دیکھ کر [illegible]

[illegible] لیجیے۔"

[illegible] یاہوں۔۔۔ آپ میری جان لینا چاہتے ہیں؟۔۔۔ [illegible]

[illegible] ہیں۔"

[illegible] ہو گیا۔

[illegible] کیا؟"

[illegible] جاتا۔۔۔ میں آپ کو کیوں ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ اس

[illegible] کا قاتل ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔۔۔ ہم نے ایک

[illegible] کی ہے۔۔۔ اس بات کی کہ آپ کو جان سے مار دیا جائے۔"

[illegible] وصول کی ہے" نواب صاحب بولے۔

"اس کام میں سب سے پہلی شرط ہی یہ ہوتی ہے ۔ …
والے کا نام نہیں بتایا جاتا۔۔۔ ورنہ ایسے کام کون کرے گا …
"اچھی بات ہے…… معاوضہ رقم کا ہے … تو میں آپ …
زیادہ رقم دے سکتا ہوں…… آپ مجھ سے دو لے لیں اور …
کر دیں۔"

"یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہو گی … ہمارے …
والے معاہدے کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرتے … اسی طرح …
کام ہوتا ہے اور لوگ بے دھڑک اس سے کام لیتے ہیں۔
کوئی شخص ایک بار بھی معاہدے سے پھر جائے… تو …
اور پھر اسے کام نہیں ملتا۔"

"ارے تو یہ کتنا کام کرنا پڑ رہا ہے ۔ تم …
کرو۔۔۔ میں تمہیں دولت سے لاد دوں گا۔"

"نہیں جناب! آپ سے کم از کم ہم کوئی سودا نہیں کرتے۔"

"حد ہو گئی۔۔۔ یہ کوئی تک …" نواب صاحب بھنا …
اٹھے۔

"جی نہیں۔۔۔ بالکل نہیں ہے" فاروق نے فوراً کہا۔

"کیا نہیں ہے" نواب صاحب چلائے۔

"جی تک" فاروق بولا۔

"فاروق تم ایسے حالات میں بھی مذاق کر رہے ہو۔"

نکل گئے ہوتے ہیں… مشکل اب مذاق کرنے کے" فاروق

…

"… مشکل اب ہے۔"

"نواب نکل۔۔۔ میرے ساتھ یہ بڑی مصیبت ہے… حروف
… رہتے ہیں۔"

"ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔ نواب صاحب۔۔۔ خدا
آپ دوسری دنیا کے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔۔۔ امید ہے
آپ خوش و خرم رہیں گے…… وہ دنیا بہرحال اس دنیا سے پیاری
ہے۔۔۔ وہاں کی ہر چیز یہاں سے بہتر ہے…… لہٰذا آپ کو تو ہمارا
شکریہ ادا کرنا چاہیے تھا"۔ فاروق نے جلدی جلدی کہا اور اس کے ساتھ ہی
… میں … نظر آیا…… اس کی انگلی ٹریگر پر دباؤ ڈالتی نظر آئی۔

"نہیں… نہیں… نہیں" نواب صاحب گویا چیخ اٹھے۔

"بہت سخت … …… کیا ایسا نہیں ہو سکتا"۔ فاروق کہتے کہتے رک

"ہاں کیوں نہیں۔۔۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ کسی طرح بھی اپنا ارادہ بدل دیں۔"

"نہیں۔ میں بتا چکا ہوں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔"

"تب ہم بھی مجبور ہیں" فاروق نے پراسرار انداز میں کہا۔

"محمود، ہاں ..... ہاں تو میں دیکھ رہا ہوں — تم اس وقت ... ہو ... اپنے نواب اکمل کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتے"۔

"آپ اللہ کے لیے فاروق سے مت الجھو۔"

"تب پھر تم درست سمجھاؤ" فاروق نے اس سے کہا ...

"اس سے پہلے کہ میں کچھ بتاؤں — پہلے آپ ایک ... بتا دیں"۔

"پوچھو ..... کیا پوچھنا ہے"۔

"پہلی بار جب ہم نے آپ پر فائرنگ کی ..... میری گولی سے ... کس طرح بچ گئے"۔

"یہی غلطی ہے ..... میں تم لوگوں کو عام ... سمجھ ... اور یہ میری غلطی تھی"۔

"اور آج تو خیر آپ لوگوں نے ہماری ... ہے ... کیا۔"

"ہاں اب بھی کرنا چاہتے ہیں — اب تم دو میدان سے ہٹ جاؤ ... کون تم میں سے کس کو لگے گی" اس نے جل بھن کر کہا ... میں وہ اس کے اور نواب شاہی کے درمیان آگیا تھا — اب وہ ... محمود اور فرزانہ بھی چھ گئے اور فاروق کے ساتھ آ کھڑے ہوئے۔

"آپ ہماری لاشوں پر سے گزر کر ہی نواب اکمل تک پہنچ سکتے ہیں"۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ... اگر تم مرنے کی قسم کھا چکے ہو تو میں یہ ... کر دوں گا"۔

"... تم نے کس سے کہہ دو کہ ہم قسم کھا چکے ہیں — وہ بھی ... سے بڑا ساتھ بنایا۔"

"بس بہت ہے ..... یہ باتیں بہت ہو چکیں ..... میں فائر کرنے لگا ہوں ... تیار رہنا۔"

"... سے پہلے ... میرا یہ پستول نوازش قبول کریں بطور تحفہ وصول کریں"

"... پستول نوازش بطور تحفہ" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"... ہمارا تحفہ ..... ایسا تحفہ آپ کو آج تک کسی نے نہیں دیا ہوگا ... کرکٹ کی گیند کی طرح — اور اگر آپ ... تو یہ آپ کو کچھ کر دے گا"۔

... کے ساتھ ہی اس نے پستول نوازش ان کے قدموں پر ... وہ دھماکے سے پھٹا ..... اس سے بجلی کی سی چمک نکلی اور اس کے ساتھ چیخیں نکل گئیں ..... پھر وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ... گئے ... فاروق نے آگے بڑھ کر پرسکون انداز میں پستول اٹھا لیا۔

"... یہ ... یہ تو کمال ہو گیا ہے"۔

"... بیچارے ... خیال ... تھے" محمود نے جل کر کہا۔

"بے چارے لارڈ اور اس کے ساتھی..... آزاد ہو
گئے"۔

"یہ..... یہ ہماری آنکھوں کو کیا ہو گیا..... آگ سی لگی ہوئی
..... میں کہتا ہوں..... اس جلن کو ختم کرو کسی طرح"۔

"ارے..... ارے..... مسٹر لارڈ..... آپ تو بہت .....
ایسا بھی کیا..... مجھے تو خوب ..... لگی"۔

"میں کہتا ہوں..... ہماری آنکھوں کا کچھ کرو"۔ وہ گرجا۔

"اچھی بات ہے..... محمود فوراً ان کی آنکھیں نکال دو"۔ فاروق
فوراً اٹھا۔

"کیا کہا..... آنکھیں نکال دو..... یہ تم نے کیا کہا"۔

"اوہ..... بھول گیا..... ان کی آنکھوں میں ایک قطرہ .....
ڈال دو بھئی"۔

"دماغ تو نہیں چل گیا..... اسے مار دو گے بھئی"۔

"اچھا اچھا..... آپ اس جلن سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں"

"ہاں..... جلدی کرو"۔

"تب پھر اس کی صرف اور صرف ایک شرط ہے"۔

"بتاؤ..... جاؤ..... ہم ہر شرط پوری کریں گے"۔ وہ چلایا۔

"بہت خوب..... دوڑ ہوں تو آپ بھی..... پہلے تو یہ بتا
دو..... جو ہمارے تو اب انکل کی موت چاہتا ہے"۔

"نہیں..... نہیں"۔ وہ چلا اٹھا۔

"پھر تمہاری یہ جلن ختم نہیں ہو گی"۔

"نہیں..... نہیں"۔ وہ پھر چلایا۔

"اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہے"۔

"اچھا ہے..... جلن ختم کرو..... بتاتا ہوں"۔

"نہیں جناب..... پہلے نام..... پھر جلن کا علاج"۔

"..... تم ..... بہت ..... ہو"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"یہ کہاں سے آئے ہیں..... ہم بہت ..... ہیں..... اچھا..... میں ..... کیا ہوا

"بہرحال اس کا نام بتاتا ہوں..... لیکن نام بتانے کے فوراً بعد آنکھوں
..... ہو جائے گا"۔

"..... ہاں نہیں"۔

"..... نام بتا رہا ہے"۔

"..... فرحان لال..... یہ کیا نام ہوا"۔

"یہ ایک ادارے کا نام ہے..... ادارے کا سربراہ کون ہے، میں
نہیں..... مجھے تو یہ معاملے طے کرنے کے لئے فرحان لال میں بلایا گیا تھا.....
..... سے معاملہ طے کیا..... میں اس کو پہچان سکتا ہوں..... نام مجھے
معلوم نہیں"۔

"..... کی بات ہے..... لیکن تم اس کا حلیہ تو بتا ہی سکتے ہو"۔

"اوہ صاحب ... ہاں سردار ... کیوں نہیں ... وہ [illegible]
..... [illegible] ..... ناک بہت بڑی ..... چہرہ [illegible]"

"[illegible] اتنا عجیب فون ہے ... فریکوئنسی کیا ہے؟"

"309، چھ سو ایک۔"

فاروق نے یہ دونوں نام لکھ لیے ... پھر ان سے بولا۔

"اب تم فرش پر لیٹ جاؤ۔ ہم تمہاری [illegible] میں
ہے۔"

"اچھا" وہ بولے ... اور فرش پر لیٹ گئے۔

فاروق کمرے سے نکل گیا ... واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں
ایک شیشی تھی اور اس میں پانی جیسا سیال تھا ... اس سیال سے
[illegible] آنکھوں میں ٹپکا دیے۔

"یہ دوا ... صرف اس چھوٹی تراش سے ہونے والی [illegible]
مفید ہے ... ہر قسم کی جلن کے لیے نہیں۔"

فاروق نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ اچھا تم ... یہ بھی بہت ہے ... جلن تو رکی [illegible]
تراش دکھانا۔"

"چھوٹی کھڑکی کا ارادہ ہے؟"

"حکومت ... چھوٹی تراش دکھاؤ" اس نے فوراً کہا۔

"یہ کیا ... آپ تو دوا لگاتے ہی بول گئے ... یہ کیا [illegible]"

"[illegible] سے بڑی بھاری غلطی ہو گی۔"

"[illegible]" فاروق نے جھلا کر کہا۔

"[illegible] کا پوچھ لیا ... لیکن اب اس
[illegible] ... اطلاع اسے نہیں سکو
[illegible] ہم تمہیں نہیں دیں گے؟"

"[illegible] ہوں۔"

"[illegible] دوست [illegible] علاقے۔"

"[illegible] کی بھلا" وہ بولا۔

"[illegible] رہ گئے ... پھر اس نے [illegible]

"[illegible] کی ہوئی" فاروق نے جھلا کر کہا۔

"[illegible] تم [illegible] تیار ہو جاؤ۔"

"[illegible] تمہارے [illegible] پاس ہے ... وہ ان کے بھی [illegible]

"[illegible] تم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے ہمیں
[illegible] ضرورت نہیں۔"

"[illegible] یہ ہمارے کمزور ہیں ... [illegible] ... کیا میں
[illegible]"

"[illegible] ... کیا مطلب؟"

"سگریٹ کا مطلب..... سگریٹ ہوتا ہے..... یہ لو" یہ

کہہ کر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال دیا..... ساتھ ہی فاروق بولا

"ٹھہرو..... ہاتھ کو حرکت نہ دو..... جیب سے باہر نکالو"

"جو حکم"۔

"اس کی جیبوں کی تلاشی لو..... ضرور اس کی جیب میں

کوئی اور چیز ہے"۔

"اچھا جی" کہتے ہوئے وہ بڑھتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔

وہ ایک چھچھلا فاروق پوری رفتار سے جھکا اور پوری قوت سے

جا ٹکرایا..... وہ اپنی جگہ سے اچھلا اور اس سے ٹکرا گیا۔ دونوں

گرے..... بس پھر کیا تھا..... محمود فرزانہ خان رحمان اور

اس پر ایک ساتھ ٹوٹ پڑے..... اور وہ مرمت کی کہ اس کے

اس کے ہوش و حواس ختم ہو گئے اور وہ لمبے لمبے سانس لینے لگے

"اب میں ان کا کوئی کام نہیں کروں گا" فاروق غرایا۔

"کیا مطلب..... اب تم کیا کرو گے" پروفیسر نے چونک کر

"ان کو آپ کی بولی چپل دوں گا"۔

"او ہو اچھا ٹھیک رہے گا"۔

اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا..... اس میں ایک [illegible]

..... اس کے ایک سرے کو اس نے دانتوں سے دبایا اور انگلی [illegible]

ذرا

[illegible] یہ چپل ایک [illegible] مسکرایا" ساتھ ہی اس نے شوخ آواز میں

[illegible] ایک دھماکے سے پھٹی..... ایک دو لوگوں کی چیخیں سنائی دیں.....

[illegible] بے۔

[illegible] وہ اس طرح تڑپ رہے تھے۔

[illegible] ہے..... کہ پورے جسم میں شدید ترین جلن.....

[illegible] جسم کی جلن ہو رہی تھی"۔

[illegible] وہ وہاں سے ہم کیسے سلوک کرتے ہیں"۔

[illegible] اب یہیں رہیں گے وہ کا..... اس جلن کو ختم کر دو"۔

[illegible] وہ ذرا تو چھوڑو..... لیکن یہ وہ وقت ہے..... ہم جائیں گے

[illegible] نہیں..... نہیں "فاروق چلایا۔

[illegible] ایک چپل اور..... دوسری چپل ان کے ہوش اڑ دیے

[illegible] حالت ہو گی..... کیا خیال ہے"۔

[illegible] بس..... بس اور پوچھ پوچھ"۔

[illegible] کہنے کے ساتھ ہی فاروق نے دوسری چپل جیب سے نکالی اور

[illegible] فرش پر پٹخ دی..... ایک بار پھر دھماکا ہوا۔

[illegible] ان کے ساتھی بری طرح چلائے..... ساتھ ہی ایک اور عجیب

******

خطرہ

"کیا ہوا چیف صاحب؟" انسپکٹر جمشید نے پریشان ہو کر کہا۔

"دیواروں میں شگاف ضرور پڑ گئے ہیں... لیکن اب وہ... سامنے آ گئے ہیں... میں نے ہزاروں راکٹ لانچروں کی جھلک بھی [illegible]

لگا... ہاتھوں کو تیار کر رہا ہو۔"

اور پھر وہ دائرے میں پہ جلدی جلدی اطلاعات اور ہدایات [illegible]

.... ایسے میں چار خوفناک دھماکے ہوئے... [illegible]

لگے تھے... ان کی طرف سے جوابی کے آثار نظر آئے۔

"اب ہمیں کیا کرنا ہے؟" چیف نے کہا۔

"بالکل ٹھیک" انہوں نے کہا۔

ایک بار پھر ہدایات شروع ہو گئیں... ادھر سے پھر راکٹ [illegible]

لگے... جنگ میں اب بلا کی شدت تھی۔

"اب... اب کیا کیا جائے... آخر ہم کتنا بچے نہیں [illegible]

پڑا سکے۔"

"اگر آپ اجازت دیں تو" چیف صاحب کہتے کہتے رک گئے۔

"ہاں ہاں... کہئے۔"

"ہم ان پر ایک مرد ہوائی حملہ کر دیتے ہیں... شاید [illegible]

[illegible] ہو۔"

"بالکل ٹھیک... ہم ہوائی حملہ کریں گے۔"

[illegible] ہدایات دی گئیں... ادھر صدر صاحب کا فون آ گیا۔

"ہاں جی... کہئے۔"

"جنگ جاری ہے سر... اور فی الحال اس کے ختم ہونے کے آثار [illegible]

"اوہ..."

"دشمن اب راکٹ لانچر استعمال کر رہے ہیں... ہماری طرف کافی [illegible] اور جانی نقصان بھی ہوا ہے۔"

"جی ہاں"... وہ بولے۔

"ہم ان پر ہوائی حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں سر۔"

"ٹھیک... اوہ" صدر صاحب بولتے گئے۔

"[illegible] یہ اچھی بات ہے۔"

"ٹھیک ہے... جلد کریں... مجھے رپورٹ دیتے رہئے گا۔"

"[illegible] ہوں... یہ ویڈیو [illegible] ثابت ہو گا۔"

"ٹھیک ہے... اب ان لوگوں کو چھوڑا بھی تو نہیں جا سکتا۔"

"بالکل ٹھیک سر" وہ بولے۔۔۔ اور فون بند ہو گیا۔

آخر ہوائی حملہ شروع ہوا۔۔۔ طیارے گھن گرج کے ساتھ [illegible]
اور بم گراتے ہوئے گزر گئے۔ ٹھیک [illegible]
اور دو ہوائی اڈے نظر آ گئے۔

"وہ اڈے۔۔۔ آپ کے دشمن کے" چیف چلایا۔
اسی وقت طیارے پہنچتے نظر آئے۔ لیکن [illegible]
پیچھے ہی تھے دوسروں نے کوئی بم نہیں گرایا [illegible]
شکل اختیار کر گئیں۔ ان کا ایک طیارہ فضا میں پھٹ [illegible]
جلتے گرتے نظر آئے۔ باقی طیارے بم گرا کر [illegible]
کیونکہ ان کے ہوابازوں کو اس کی امید ایک لمحہ بھی نہیں تھی
اونچائی سے پہنچے تھے کہ توپ کی زد میں [illegible]
درست نشانہ لینا آسان کام نہیں تھا۔ [illegible]
ادھر ادھر ان کے کوئی موجود تھے۔ لہٰذا طیاروں [illegible]
روکنے کی ہدایات دی گئیں۔۔۔ اور فوج کو [illegible]
[illegible] نے توپوں کی آوازیں سنیں۔

جب فوج صاحب فاصلے پر پہنچ گئی تو طیاروں کو [illegible]
طیارے آئے اور بم گرا کر چلے گئے۔۔۔ لیکن اس [illegible]
ہوئی۔۔۔ انہوں نے بم گرتے صاف دیکھے۔۔۔ اور [illegible]
تھے۔۔۔ لیکن پہلے میں نیچے سے کوئی چیز اوپر کی طرف [illegible]

[illegible] توپوں کے گولے تھے یا پھر اس قسم کی کوئی اور چیز۔۔۔
[illegible] سب سے ٹکرائے اور فضا میں ہی پھٹ گئے۔۔۔ ان کے
[illegible] کرتے دیکھے گئے۔

[illegible] کی نیند گم ہو گئی۔۔۔ طیاروں کو فی الحال صرف فضا میں پرواز
[illegible] ہدایت دی گئیں۔۔۔ اور خود چیف اپنے ساتھیوں کے ساتھ
[illegible] گئے۔ مشورہ ہوا کہ اب زمینی حملہ کیا جائے گا۔۔۔ ایک بڑا
[illegible] قسم کے حفاظتی انتظامات کے بعد۔
[illegible] جوابی کارروائی شروع ہو گئی۔۔۔ آخر حملہ کیا گیا۔۔۔ ایک بار
[illegible] ختم ہو گئی۔۔۔ اس طرح دونوں طرف کا نقصان ہونے
[illegible] کے ہوتے گئی۔۔۔ لے دے کر پیچھے چلے گئے۔۔۔
[illegible] توپ دیکھتے رہیں۔۔۔ اور آخر کار فرمان جاری کر دیا:

[illegible] گولہ باری بند کر دی جائے۔۔۔ ہم ہتھیار پھینک رہے ہیں۔"
[illegible] شکر ہے۔ اگر ہم ان لوگوں کو شکست دینے میں کامیاب
[illegible] پوری دنیا تباہ ہو جاتی۔۔۔ اور یہ ساری خرابی ہے
[illegible] کہ ان کے ملک میں قانون سب کے لیے برابر نہیں تھا
[illegible] یہ بھی ہمارے ملک میں کوئی کام کرتے ہیں۔۔۔ وہ کوئی کام
[illegible] تو آپ بھی طرح چیک کریں کسی کی جان

...اور پھر بھی جب ان کا فون آئے ... تو اس بار [illegible] چیف [illegible]

ملی"۔ چیف صاحب سے رابطہ [illegible]

"ہم اس بار سے میں صدر صاحب سے بات [illegible]

آپ ان لوگوں کی گرفتاری کا کام شروع کر دیں۔ [illegible]

نہ جانے پائے ..... [illegible] یہ کہ یہاں ایسی کوئی شکل [illegible]

ان کا نام ہے ڈوکی۔ مجھے دوسروں کا پتا نہیں۔"

"ڈوکی ... اور دوسرے کا نام؟"

"دوسرے کا بھی ڈوکی۔"

"یہ بہت ہوئی" [illegible] بولے۔

"بس ... جب وہ سامنے آئیں گے ... اسی وقت [illegible]

بات ہوگی۔"

"اوہ اچھا" وہ بولے۔

گرفتاری کا عمل شروع ہوا ... پورے [illegible]

اس کے قبضے میں سے [illegible] ... یہ ایک بہت بڑا اور لمبا [illegible]

انقلاب کے ملک سے متعلق تمام مسائل پر [illegible] تھے۔

دونوں ڈوکی بھی مل گئے ... انہیں گرفتار کر کے [illegible]

گیا۔

"بہت مشکل پڑی ہے ہمیں تم دونوں کی گرفتاری۔"

"تو پھر چھوڑ کیوں نہیں دی" ایک [illegible] سامنے بیٹھا۔

[illegible] سے ... حکمرانوں کی [illegible] ہیں ... بات میرے [illegible]

[illegible]۔"

[illegible] ہمیں پھر پتا [illegible] گا" [illegible]

[illegible] بات ہوئی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] صورت حال بتائی گئی [illegible]

[illegible] اب تم کیا چاہتے ہو؟"

"میں چاہتا ہوں ... ان تینوں لڑکوں کے بارے میں خوب تحقیقات

[illegible] ہمیں کسی کے [illegible] ..... آپ ان کے بارے میں

[illegible] قبول نہ کریں ... کیونکہ یہ لوگ ان میں پیچھے ہوتے تھے ....

[illegible] سے ہماری فوج سے باقاعدہ جنگ لڑی ہے۔"

[illegible] ہے ..... میں کسی کی سفارش قبول نہیں کروں گا .....

[illegible] گا میں اسے تمہارے پاس جانے کا مشورہ دے دوں

[illegible] ہے گا" وہ بولے ... اور صدر نے فون بند کر دیا۔

[illegible] ان کی طرف مڑے۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے... مجھے بتاؤ... اسی میں تم دونوں کی [illegible]
ہے۔"

"تم کس چکر کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔"

"پہلی بات..... تم تینوں کی شکل صورت بالکل ایک جیسی ہے۔ [illegible]
علاوہ تم تینوں کی انگلیوں کے نشانات تک ایک ہیں... جب کہ [illegible]
میں ایسا نہیں ہے... پوری دنیا بھر میں دو آدمی بھی ایسے نہیں مل سکتے جن کی
انگلیوں کے نشانات ایک ہوں..... جب کہ شکل صورت ملتی [illegible]
ہو سکتی ہے۔"

"ہمیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں..... ہاں! اصل معاملہ [illegible]
چکر ہے۔"

"کیا مطلب..... باس؟" وہ حیران رہ گئے۔

"ہاں! ہم صرف دو نمبر ہیں..... جو باس کہتے ہیں۔ [illegible]
نے ہمیں تین بچے دیے اور حکم دیا کہ ہم میں سے ہر ایک ایک [illegible]
وہ اندر داخل ہونے کی کوشش کرے..... اگر اندر داخل [illegible]
کامیاب ہو جائے تو وہاں موجود سیف میں سے قیمتی چیزیں [illegible]
لے آئے... خیال رہے کہ نقدی سے زیادہ اہم [illegible]
کی ہے... چنانچہ ہم نے ایک ایک چابی بنوائی اور واردات [illegible]
..... پھر پکڑے گئے..... اس کے بعد جب آپ لوگ ہم میں سے
باہر اس کے آدمی موجود تھے..... انہوں نے ہمیں بتا دیا [illegible]

"یہ ایک خاص قسم کی چیز چھپانے کا حکم دیا ہے..... ہم بھلا کیا کہتے
[illegible] سب سے پہلے ہمیں وہاں پہنچا دو... اس کے بعد وہاں سے
[illegible] فرار ہو گئے۔"

"مطلب یہ... آپ یہاں سے [illegible] ہیں۔"

"[illegible] مگر میں چوتھا والا ہوں" ایک نے فوراً کہا۔

"[illegible]" انہوں نے دوسرے سے پوچھا۔

"مجھے بتاؤ... یہ بات کسی کو نہ بتانا" وہ مسکرائے۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"مطلب یہ کہ میں نہیں بتا سکتا... میں یہاں کا چوتھا ہوں۔"

"[illegible]"

"یہ بھی نہیں بتا سکتا۔"

"[illegible] آپ سے معلوم کریں گے" انسپکٹر جمشید پر سکون انداز میں

"آپ ہی کہیں۔"

"مطلب یہ کہ آپ [illegible]"

"[illegible] کا شاید۔"

"پہلے بھی آپ نے [illegible] بھی وارداتیں کی ہیں۔"

"نہیں... یہ پہلا موقع تھا جب ہمیں [illegible] سونپا گیا۔"

"آپ کو اس کا پتا ہے؟"

"ہمیں بتائیں گے" تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

"اس کا مطلب کیا سمجھا گیا ہے؟"

"ہمیں بتائیں گے... ہمیں بتائیں گے"۔

"گویا... تو آپ بتانے کے لیے تیار ہیں۔" [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] کی وجہ بتانے کے لیے تیار ہیں"۔

"ہاں یہی بات ہے"۔

"تب ہمیں آپ پر تحقیق کرنا ہوگی" انسپکٹر جمشید نے [illegible]
صاحب کی طرف دیکھا۔

"بالکل ٹھیک رہے گا... اس سے پہلے تو کام چلتا نظر نہیں آتا"

"شکریہ سر... آئیے چلیں ہمیں کمرۂ امتحان میں۔"

"کمرۂ امتحان میں... کیا مطلب... یہ کمرۂ امتحان کیا ہے"

"ابھی آنکھوں سے دیکھ لیں گے"۔

ابھی وہ ہمیں کمرۂ امتحان کی طرف لے جا رہے تھے [illegible]
قدموں کی [illegible] گونج تھی [illegible]
والوں کو دیکھ کر [illegible] ہو گئے۔

* * *

برکت

[illegible] ... [illegible] ان کے جسم کی طرح
[illegible]

"[illegible] ... [illegible]؟" [illegible]

[illegible] طرف اشارہ [illegible] لارا"۔

"[illegible] جسموں کو کیا ہوا؟"

"[illegible] کی [illegible] ہے... ایک [illegible] بھی تھی" [illegible]

"[illegible] تکلیف سے نجات [illegible]" [illegible]

"[illegible] تم [illegible] کی کوشش کرو گے"۔

"[illegible] صاحب ہیں" [illegible] کے ایک ساتھی نے [illegible]

"[illegible] کے [illegible] بھرتے ہیں پانی" [illegible] نے [illegible]

"[illegible] اب صاحب پانی بھرنے لگے"۔

"[illegible] یہ تکلیف [illegible] برداشت ہے"۔

"ہم آپ کو اس تکلیف سے بچی اور [illegible] ہیں۔"

"ارے او بچھو والو! ... [illegible] بتاؤ [illegible]۔"

"ایک شرط ہے۔"

"بولو جلدی ۔ [illegible] میں تمہیں شرطیں [illegible]"

بولا۔

"کیا کیا جائے مجبوری ہے ... شرط [illegible]"

اچھا ہے۔

"شرط کیا ہے" وہ پوچھا۔

"کان کے [illegible] ہمارے [illegible]۔"

"تم بتاؤ کے بھی یا نہیں ... [illegible]۔"

"اچھا — بتاؤ — تم نواب شاہی صاحب [illegible]

گے۔"

"میں نہیں جانتا ... ہم نہیں جانتے ... کوئی نہیں [illegible]

جانتا ہے ... جس نے مجھے ایسا کرنے کے لیے [illegible]

میں اسے نہیں جانتا۔"

"کمال ہے ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"ایسا ہی ہے ... میرا یقین کرو۔"

"اچھا چلو — تم بھی کیا یاد کرو گے ۔ ہم لیے چلتے ہیں تم

دفتر سے ملنے کو بلا کر تمہیں ان کے حوالے کر دیتے ہیں۔"

[illegible] ہماری طرف [illegible] گے۔"

[illegible] پہنچ گئی [illegible] سیدھے ہو جاتے۔"

[illegible]

[illegible] سب بتا دیں گے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تمہیں [illegible] اگر تم [illegible]

[illegible] سوال کر [illegible]۔"

[illegible]

[illegible] کس قدر [illegible]

[illegible] تمہیں کے [illegible] دفتر سے [illegible]

[illegible] تم لوگوں کو [illegible] دے گا ... وہاں [illegible]

[illegible] طرح سیدھے ہو سکتے ہیں۔"

[illegible] کام کر [illegible]

[illegible] کاغذ کا ایک [illegible] کی طرف

[illegible] جلا دو۔

"آپ [illegible] ... ان [illegible] کی موجودگی میں [illegible] کرتے"۔

"[illegible] تب تو ہم نے ایک [illegible] بچا دی"

"میرے پاس [illegible] ہیں"۔

"تو پھر ان کی موجودگی میں وہ کس طرح کام کر رہے تھے"

"ابھی ان کو [illegible] نہیں [illegible] جب [illegible]

..... تو [illegible] نہیں [illegible] بس [illegible]

جاتا ہے ..... اب ان [illegible]"

"[illegible] ہے"۔

انہوں نے [illegible]

[illegible] گیا ..... [illegible]

گیا۔

"[illegible] ان کے جسموں کو کیا ہو گیا ہے" [illegible]

"حوالات میں بند کرنے کے بعد تم نہیں [illegible] [illegible]

[illegible] کے جسم کس طرح [illegible] سکتے ہیں [illegible]

تیز ہے ہیں ..... ان کا خاص دھیان رکھنا ہو گا"۔

"آپ فکر نہ کریں"۔

وہ نہیں لے کر چلا گیا ..... اب وہ [illegible] شالی کی طرف مڑے

[illegible] اب بھی محسوس ہو رہا ہے [illegible] آپ [illegible]

[illegible] نہیں ہو سکا"۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں ہو جاتا [illegible] سے [illegible] ہیں"۔

[illegible]

[illegible] یہاں [illegible] تھے ..... [illegible]

[illegible] لے [illegible] لیا [illegible] گا ..... [illegible]

[illegible] نہیں تھی"۔

[illegible] کے لیے اب [illegible] کے [illegible] ہیں ..... [illegible]

[illegible] مجھے [illegible] ہے"۔

[illegible]"۔

[illegible] تم [illegible] کی [illegible] نہیں کی"۔

[illegible] مطلب یہ ہے کہ وہ ہم سے بھی [illegible] مجھے [illegible]

[illegible] ضرور ایسا ہی ہو گا"۔

پھر وہ وہاں سے چلے گئے... میں اس وقت حیران رہ گئی

[illegible] صاحب سے فون پر [illegible]

"جی... جی ہاں... میں [illegible]

میں سے دو فرشتے [illegible]... [illegible]

اور پھر انہوں نے فون بند کر دیا۔

"کیا بات [illegible]"۔

"میرا ایک بہت [illegible] تھی... [illegible]

[illegible] بہت [illegible] تھیں... [illegible] صاحب [illegible]

پوچھ رہے تھے... [illegible]

تھیں... [illegible] کسی کام کی نہیں تھیں"۔

"[illegible]"۔

"[illegible]"۔

"[illegible] اچھا... آؤ ابھی چلیں [illegible]"

.....[illegible] حرکت [illegible]

"آپ نے [illegible] سے [illegible]"

"اب تو [illegible] کا نام بھی [illegible]... شاید [illegible]

[illegible] کا نام پتا [illegible] ہوگا"۔

"مہربانی فرما کر [illegible] مجھے نام پتا [illegible] دیں"۔

"کیا مطلب... تم اس سے ملو گے"۔

"[illegible] اس شخص کا سراغ تو ضرور لگانا ہی ہوگا

[illegible]... وہ ہو سکتا ہے [illegible]

[illegible] اچھا ہو"۔

"[illegible] واقعی یہ ہو سکتا ہے"۔

"[illegible] نہیں"۔

"مجھے یہ بات [illegible]... [illegible]"۔

"[illegible]"۔

***

[illegible] گئے... اسی وقت فون کی گھنٹی بجی... انہوں نے

[illegible] ریسیور اٹھا لیا۔

"[illegible]" [illegible] انہوں نے [illegible]... اب

[illegible] بجنے لگے۔

"[illegible] آپ مجھ پر ایک احسان کر دیں... آپ اس احسان کے

[illegible] کے لیے تیار ہوں"۔

"[illegible] آپ تو شاید وہی ہیں... جنہوں نے ابھی ابھی

[illegible] سے بات کی تھی"۔

"[illegible] ہوں"۔

"[illegible]... میں آپ سے [illegible] کر سکتا ہوں"۔

پیچھے میں فوراً [illegible] نے اسے ایک اشارہ کیا [illegible]

وہ سمجھ گئے۔

"ایک منٹ جناب [illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

"نکل ... آپ کے ہاتھ میں آ گئے [illegible]

[illegible] کوشش کرتے ہیں کہ وہاں سے بات [illegible]"

"اچھا ... ٹھیک ہے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"آپ مجھے صرف یہ بتا دیں [illegible]

تھی ... اور اب؟"

"مجھے اس کا نام پتا ہے [illegible]

دیکھنا پڑے گا۔"

"سر سالار مرزا میرے یہ کام کر دیں ... میں شکر گزار [illegible]

پھر تو نہیں سکے میں آپ کے لیے کروں گا۔"

"ٹھیک بات ہے۔ میں ابھی سے یہ کام شروع [illegible]

نام اور فون نمبر لکھوا دیں۔"

[illegible] بہت شکریہ [illegible] اس کی ضرورت نہیں ... میں خود فون کروں

[illegible] نام نہیں بتانا چاہتے۔"

[illegible]

[illegible] بات نہیں ... میں یہ کام شروع کر رہا ہوں۔"

[illegible] میں پھر [illegible] دیکھتے ہیں۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

[illegible] شروع کر دی ...

[illegible] چاند وہ بہت زور سے اچھلے۔

******

کیا!!!

"آنے والے ملک کے چوٹی کے تین وکیل تھے... ان کے
طرح مسکرا اٹھیں تھیں۔

"آپ انہیں حراست میں نہیں رکھ سکتے" ان میں سے ایک ...
"کیوں جناب وجہ؟" انسپکٹر جمشید جھلا اٹھے۔
"ہم ان کی ضمانت کرا چکے ہیں۔"
"انہیں بلائے بغیر... ہم سے پوچھے بغیر ان سے ملاقات ...
ضمانت لے لی... چلیے" انہیں حوالات کا کچھ علم نہیں ...
انہیں گرفتار کیا گیا... اس وقت تو عدالت کا وقت بھی ختم ہو چکا ...
"یہ ضمانت کرنے والوں کا کمال ہے" وہ مسکرائے۔
"جی نہیں... یہ کوئی کمال کی بات نہیں ہے... آپ نے ...
سے جرم کا ارتکاب ... کے ضمانت ... کی ہوگی... اب آپ مجھے ...
ان کی ضمانت کے کاغذات۔"
"یہ لیں... اور انہیں رہا کر دیں۔"

"بہت بہت شکریہ" وہ مسکرا کر بولے۔
... نے کاغذات چیک کیے... پھر ان مجسٹریٹ صاحب کو فون کیا
... نے ضمانت کے کاغذات پر دستخط کیے تھے۔
"میں انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں۔"
"جی فرمائیے؟" دوسری طرف سے کہا گیا۔
"آپ نے تین آدمی نام کے ... کی ضمانت لی ہے... کیا آپ کو
... بتایا گیا تھا۔"
"... چوری کی" وہ بولے۔
"جی نہیں... ان کا جرم چوری نہیں ہے... ہمارے پورے ملک
... خطرناک ہے... کیا سمجھے آپ۔"
"بالکل نہیں سمجھا... پورے ملک کے خلاف ... جنگ۔"
"کیا آپ نے شہر میں فرحان لال کی خبریں نہیں پڑھیں؟"
"خبریں پڑھی تو ہیں۔"
"تو پھر... یہ فرحان لال کے گرفتار کیے گئے ہیں وہ انہی کو بچانے
... نے حکومت سے وہ جنگ لڑی ہے۔"
"اوہ نہیں... نہیں" وہ چلائے۔
"اور آپ نے ان کی ضمانت لے لی۔"
"مجھے معلوم نہیں تھا... دراصل ملک کے تین اہم ترین
... تھے۔"

"تو بتائیے... آپ ہم سے پوچھ رہے [illegible]

کس قسم کا [illegible]"

"ہم... میں [illegible]" [illegible]

"ہم آپ کا انتظار کر رہے ہیں" [illegible]

دیا۔

"لیکن جب تک وہ [illegible]

رہے ہیں" انسپکٹر [illegible]

"موجودہ حالات کے پیش نظر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا... جسٹس صاحب [illegible]

حفاظت مکمل کی... اور معذرت بھی کی... پھر وہ چلے گئے [illegible]

انہیں کمرہ امتحان کی طرف لے چلے... تینوں وکیلوں [illegible]

گیا تھا۔

کمرہ امتحان کی میزوں کو دیکھ کر وہ چونک اٹھے۔

"یہ کیا ہے؟" ایک نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا

[illegible] امتحان لیا جائے گا... [illegible]

[illegible]

[illegible] تینوں ملزموں کے ملاقات کس طرح ملے

[illegible] ہمیں معلوم نہیں... کیونکہ ہم تینوں بھائی ہیں... [illegible]

[illegible] ہمیں تو تینوں الگ الگ جگہوں سے لا کر ایک جگہ جمع

[illegible] تو خود ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔"

[illegible] انسپکٹر جمشید سرد آواز میں بولے

بھی نہیں ہو سکتا۔"

"تم تینوں کے جیبوں میں ذرہ برابر فرق نہیں... ای دو [illegible]
تم میں کوئی فرق ثابت نہیں کر سکتا۔ تو ادیبی بھی پاگل ہے [illegible]
کرے کا اور بھی ایک ہے — یہاں تک کہ انگلیوں کے نشان
ایک جیسے ہیں... اور یہ اس دنیا کی سب سے عجیب اور انوکھی
بات آج تک کسی دوا سازوں کے بھی انگلیوں کے نشانات [illegible]
یہاں تینوں انسانوں کے ایک جیسے نظر آ رہے ہیں — یہ کیسے ہو [illegible]

"ہم نہیں جانتے" وہ بولے۔

"تم بتاؤ گے... ضرور بتاؤ گے دو بارہ وہ بھی۔"

اس بات چیت کے دوران مشینوں کے جن [illegible]
اب پھر دبائے گئے اور وہ لگے چلانے — یہاں تک کہ بے [illegible]
ہو گئے۔

"او ہو... انہوں نے بتایا نہیں اور بے ہوش ہو گئے۔"

"تب پھر... یہ کچھ جانتے ہی نہیں [illegible] بیچارے [illegible]

صرف اتنا معلوم ہے" آئی جی بولے۔

"جی نہیں... یہ بھی نہیں ہو سکتا۔"

"اب جمشید... اب ہم کیا کریں گے۔"

"افسوس! ہم کچھ نہیں کر سکتے... صرف نہیں حوالات [illegible]
ہیں... عدالت سے سزا دلوا سکتے ہیں۔"

[illegible] ہمارے پاس وہ لاش موجود ہے... ابھی تک ہم یہ
[illegible] ہے... جب کہ وہ اس شخص کے گھر سے ملی ہے
[illegible] خود ہی نے اطلاع دی تھی... کہ ڈوگی کو مار دیا گیا
[illegible] جلدی جلدی کہا۔
[illegible] اس لاش کی تصویر اخبارات میں دے دو... وہ صدر
[illegible] صدر صاحب سے وہ خوب بات کر رہا ہو گی۔"
[illegible] صدر صاحب سے ملنے کے" آئی جی مسکرائے۔
[illegible] آپ کیا کہتے ہیں۔"
[illegible] صدر صاحب سے صدر صاحب [illegible] ساری بات س
[illegible]
[illegible] ہیں۔ میں انہیں اپنے دفتر میں بلاتا ہوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہم [illegible] رہے ہیں۔"
[illegible] کیا [illegible]"
[illegible] وہیں پہنچ گئے [illegible] ان سے پہلے وہاں پہنچے
[illegible] صدر صاحب نے ان سے کوئی بات نہیں کی تھی... میں
[illegible] بتایا ہے... ان لوگوں کو دیکھ کر وہ دور سے

"آپ لوگ کیسے آئے؟" وہ بولے۔

"صدر صاحب نے بلایا ہے۔" [illegible] بولے۔

"اوہ اچھا!" ان کے منہ سے نکلا۔

اسی وقت صدر [illegible] داخل ہوئے [illegible] ان کے [illegible] مسکراہٹ تھی۔

"صاحب صدر [illegible] بیٹھ جائیں... آپ سے [illegible]"

"ابھی وضاحت کرتا ہوں... تشریف رکھیں۔"

سب بیٹھ گئے... ایسے میں صدر صاحب بولے۔

"آپ کو فرحان اللہ والے واقعے کا پتا چل گیا ہوگا۔"

"جی ہاں! ابھی نہیں... سارے شہر کو پتا چل گیا ہے۔"

"ڈولی جنہیں آپ نے رہا کرایا... وہاں سے نکلے ہیں۔"

"مجھے یہ خبر بھی مل چکی ہے اب بھی ان کے [illegible]"

"ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ سے ڈولی کا [illegible] تھا۔"

"انسپکٹر جمشید کے کہنے پر" وہ پرسکون آواز میں بولے۔

"کیا مطلب... کیا انسپکٹر جمشید حکومت کا [illegible] آپ [illegible]"

"جی نہیں... انسپکٹر جمشید حکومت کے بہت اچھے [illegible] ہیں... مخبر نے مجھ سے بات کی... اس نے بتایا کہ ڈولی [illegible] کو انسپکٹر جمشید کے ماتحت نے گرفتار کیا ہے... اس پر [illegible]

[illegible] ہے [illegible] کہ اس وہاں سے [illegible] لہٰذا انہوں نے مجرم کو چھوڑ [illegible] میں نے یہ بات [illegible] دوسری [illegible] نے شخص کو چھوڑ دیا ہے [illegible] فوری [illegible] افسوس ہے مجھے بتاؤ [illegible] ڈولی کو [illegible] آدمی ڈولی کو لینے کے لیے دفتر کے باہر [illegible] میں نے انہیں [illegible] انہوں نے بتایا کہ ڈولی کو چھوڑ [illegible] میں نے انہیں بتایا [illegible] میری اطلاع یہ ہے کہ انہیں چھوڑ دیا گیا [illegible] میں نے خود وہاں جا کر دیکھا... وہاں ڈولی موجود تھا... لیکن [illegible] کہ یہ دوسرا ڈولی ہے... بہرحال انہوں نے میرے سامنے [illegible] اور میں وہاں سے چلا آیا... میں تو اس معاملے سے [illegible] تک واقف ہوں اور اس سے زیادہ میں نے کچھ نہیں کیا۔"

[illegible] وہ خاموش ہوگئے۔

"تب تو انسپکٹر جمشید صاحب کو بھی پہلے پتا ہوگا... کیونکہ انہوں نے [illegible] اپنے آدمی کی جگہ دو ڈولی رہا کرائے... اور ایسا کرنے کا [illegible] میں نہیں... وہ پہلے ہی آپ سے یہ بات کر چکے تھے کہ ڈولی [illegible] ہیں۔"

"ہاں یہ تو ہے... آپ انہیں بلالیں... مجھے کوئی اعتراض نہیں" [illegible] بولے۔

"شکریہ" صدر نے کہا، پھر سفارت خانے کے سربراہ سے [illegible]
کی آواز سنتے ہی صدر نے کہا۔

"مسٹر راشد ... آپ ذرا یہاں ایوان صدر پہنچ جائیے"۔

"کیا کوئی خاص کام ہے ... مسٹر صدر"۔

"بہت زیادہ خاص"۔

"اچھی بات ہے ... میں آرہا ہوں"۔

جلد ہی مسٹر راشد وہاں پہنچ گیا۔

"ہاں صاحب صدر ... آپ نے مجھے [illegible]"

"آپ نے وزیر خارجہ صاحب کے [illegible]
ہے؟"۔

"جی ... کیا ہوا ... میں نے [illegible]"

"کیا ہوا؟ آپ نے ... نہیں [illegible]"

"نہیں بالکل نہیں"۔

"کیا!!!"۔

وزیر خارجہ [illegible]

جھٹکا

[illegible]

"ہاں وہ [illegible] جب پروفیسر [illegible] سے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] چلا گیا۔

"[illegible] پروفیسر [illegible]"

[illegible] بتاؤ۔

"[illegible] آپ [illegible] جانتے ہیں [illegible]"

[illegible] تھیں"۔

"کائنات کے بارے میں"۔

"[illegible] اچھا... ایک منٹ" [illegible]

[illegible] کی طرف مڑے۔

"انکل... آپ کسی پروفیسر [illegible] کو جانتے ہیں"۔

"نہیں تو... پہلی بار نام سنا ہے"۔

"[illegible] یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ [illegible]

[illegible] انکل آپ پروفیسر [illegible] کا حلیہ بتا سکتے ہیں؟" [illegible]

[illegible]۔

"ہاں ضرور... کیوں نہیں... [illegible]

بڑی بڑی آنکھیں... گال پچکے ہوئے وغیرہ"۔

[illegible] پروفیسر کی طرف مڑی۔

[illegible]

[illegible] پروفیسر داؤد [illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible] پروفیسر خلدان [illegible]

[illegible]

"[illegible] آپ گھر چلیں... ہم ادا پروفیسر خلدان سے مل [illegible]"

"تو ہمیں ساتھ نہ لے چلیں؟" پروفیسر داؤد نے مسکرا کر کہا۔

"آپ اس وقت سے ہمارے ساتھ ہیں... آپ بھی تو سوچیں"۔

"ان باتوں کو سوچنے کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں... چلو چلیں"۔

[illegible] سے رخصت ہو کر 11,904 [illegible] پہنچے... [illegible]

[illegible]

"[illegible] ہمیں پروفیسر خلدان سے ملنا ہے"۔

"[illegible] کمرے [illegible] دیکھ رہے ہیں" اس نے [illegible] کہا۔

"وہ [illegible] ہیں"۔

"ہاں میں ہی ہوں...... کوئی شک ہے آپ کو" وہ اور بجلا گئے [illegible]

"نن... نہیں... شک کیسا... بلکہ ہمیں دروازے پر ہی

ملاقات کرنا ہو گی"۔

"اگر آپ ایک آدھ منٹ میں فارغ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں

تب تو ٹھیک ہے.... اور اگر زیادہ وقت لگنے کا اندیشہ ہے تو [illegible]

..... اندر چل کر بیٹھ جاتے ہیں"۔

"اندر چل کر بیٹھنا ہی مناسب ہو گا" فاروق [illegible]

کر کہا۔

"پروفیسر صاحب...... آپ مجھے بہت تیز نظروں سے گھور رہے ہیں

کوئی خاص بات ہے؟" پروفیسر طاہر [illegible]

"جی نہیں..... یہ اچھی بات ہو گی کہ ہمیں [illegible]

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"دوسروں کو بچانے کے لیے ہمیں [illegible]

لوگ ایک آپ میں ہوتے ہیں [illegible]

جائے"۔

"کہیں آپ کے ذہن میں یہ [illegible]

وہ ہمیں ڈرائنگ روم میں لے آئے..... [illegible]

پر [illegible]

"آپ لغت کے موضوع پر کام کرتے ہیں... کیا آپ کسی پروفیسر [illegible]

[illegible] جانتے ہیں"۔

"... کیا مطلب... [illegible]

[illegible] آپ کو" وہ حیرت زدہ رہ گئے۔

[illegible] پہلی بار سنا ہے"۔

[illegible] آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں" محمود بولا۔

[illegible] میں غلط بیانی کیوں کروں گا"۔

[illegible] آپ ایسا کر رہے ہیں"۔

[illegible] میں اس نام کے کسی پروفیسر کو نہیں جانتا"۔

[illegible] یہ نام کس سے سن چکے ہیں؟"

[illegible] تھا"۔

[illegible] آپ [illegible] آپ کو [illegible] ہم سب نے دیکھ [illegible] یہ ہمارے ساتھ پروفیسر داؤد ہیں... پروفیسر

[illegible] وہ چلا اٹھے...... آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔

[illegible] آپ کیا ہوا؟"

[illegible] کا بہت اہم [illegible]..... لیکن یہ آپ لوگوں کے ساتھ

[illegible] آپ کون ہیں؟"

"ہم گروہ فاروقی اور مرزا ہے ہیں [illegible]
میں محمود سے تعارف کرایا۔"
"اوہ... اوہ" اس کے منہ سے نکلا [illegible]
[illegible] کہا۔
"پروفیسر فاروق کا پتا نہیں۔"
"کیا مطلب... کا پتا نہیں" محمود نے حیران ہو کر کہا۔
"ہاں! ان کا کچھ پتا نہیں... بس وہ غائب ہو گئے... معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں چلے گئے۔"
"کیا مطلب... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔"
"یہ کہ... وہ میرے قریبی دوست تھے۔ [illegible]
تھے... ان کا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا، ایک دن وہ غائب [illegible]
... بتائے بغیر... میں نے کسی کو اطلاع دیے بغیر [illegible]
... لیکن وہ نہیں ملے۔"
"آپ نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی۔"
"نہیں" اس نے پرسکون آواز میں کہا۔
"کیا فرمایا... نہیں کرائی... ایک جیتا جاگتا انسان اچانک [illegible]
سے غائب ہو گیا اور آپ نے اس کی گمشدگی کی رپورٹ درج [illegible]
... آخر کیوں؟"
"اس لیے کہ پولیس مجھ پر شک کرتی... مجھے گرفتار کر لیتی [illegible]

[illegible]

"... اب میں وہ نہیں چھپاؤں گا۔"

[illegible]

[illegible] ہمارے والد نے ہمیں اعلیٰ تعلیم دلوائی تھی... ہم
[illegible] آخری حد تک تعلیم حاصل کرنے کا جنون تھا...
وہاں ملک تمام ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد ہم اپنے اپنے
[illegible] مصروف ہو گئے... والد کی طرف سے ملی ہوئی [illegible]
[illegible] پریشانیاں تو تھی نہیں... روزی کمانے کا کوئی چکر تھا
[illegible] ہم دونوں بھائیوں کی گزر
[illegible] رہی تھی... اور ہم اپنے سائنس کے تجربات میں زیادہ تر
[illegible] رہتے تھے... لیکن میرا بھائی فاروق... مجھ سے زیادہ ذہین تھا...

ایک دن مجھے جانے کیسے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس شہر میں نواب
شاہی کے پاس ایک بہت پرانی لائبریری ہے... اس میں نادر
موضوعات پر نادر کتابیں ہیں... لیکن نواب شاہی کو اس سے دلچسپی
نہیں ہے.... اس سے وہ کتابیں ان کے لیے بیکار ہیں... چنانچہ وہ
وہاں گئے اور وہ کتابیں لے آئے.... اب وہ ان کتابوں میں ....
.... اور اچانک غائب ہو گئے... مجھے بتائیے۔"

"کمال کی بات..... آپ کچھ زیادہ ہی بڑھ گئے۔"

"نہیں، میں جھوٹ نہیں بول رہا۔"

"جی.... کیسے پہچانیں۔"

"اب گھر میں اس کی گمشدگی کی رپورٹ لکھوانا چاہوں تو
صرف اور صرف یہ خیال رکتی کہ میں نے جو بیوی سے لاتعلقی...
کو قتل کر دیا اور کہیں دفن کر دیا..... لہٰذا وہ مجھے گرفتار کر لیں اور
جرم کا اقرار کر لیں... اس لیے میں نے بھائی کی گمشدگی کو چھپایا۔"

"لیکن کیسے.... کیا آپ سے ملنے کوئی نہیں آتا... جان پہچان کے
کسی کو پتا نہیں چلا۔"

"نہیں... میں نے آس پاس کے لوگوں کو باتوں باتوں میں بتا
دیا تھا کہ میرے بھائی بیرون ملک جا رہے ہیں... اب وہ کچھ عرصے
تک باہر رہیں گے..... اب چونکہ ہم دونوں گھر سے بہت کم باہر نکلتے تھے
لہٰذا کچھ دن بعد جب کسی پڑوسی نے پوچھا کہ بھائی کب جا رہے

ہیں تو میں نے کہا وہ تو کئی دن پہلے چلے بھی گئے... اس کے ساتھ ہی میں یہ
بھی بتا دوں کہ آس پاس کے لوگ ہمیں کس قدر شریف، ایماندار اور
نیک سمجھتے ہیں کہ میرے بارے میں کوئی کسی قسم کی بات سوچ بھی نہیں
سکتا... بس ہم دونوں بھائی اصول پر اس کے لوگوں کے ہر مشکل کام آتے
رہے ہیں۔"

"یہ باتیں ہم سمجھتے ہیں.... لیکن آپ اپنے بھائی کی وجہ سے تو اپنے بھائی
کے لیے پریشان رہتے ہوں گے۔"

"ہاں... ایسا ہے.... میں تو آج بھی پریشان ہوں.... حالانکہ ان کی
گمشدگی کو دو سال گزر گئے ہیں۔"

"کیا... پورے دو سال" وہ چونکے۔

"جی ہاں پورے دو سال.... آج کل کی بات نہیں ہے۔"

"لیکن یہ بات درست نہیں ہے" محمود نے کہا۔

"کیوں جناب... درست کیوں نہیں ہے؟"

"اس لیے کہ نواب شاہی سے لائبریری کی کتب پروفیسر صاحب نے
اتنے پہلے حاصل نہیں کی تھیں۔"

"تب کتنی مدت پہلے حاصل کی تھیں" انہوں نے برا سا منہ بنایا۔

"افسوس! ہم نواب صاحب سے یہ پوچھنا بھول گئے۔"

"تب... اب پوچھ لیں۔"

حصہ وصول کرنے کا موقع دیتے ۔۔۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ
سے نہیں گئے۔ انہیں یاد تو ہوا کیا تھا۔۔۔ بالکل"۔
"جی نہیں۔۔۔ نہیں" پروفیسر خالد اس چاہئے
اچانک انہیں ایک زبردست جھٹکا لگا ان کی آنکھوں سے
گیا۔

******

او کے

[illegible] کی طرف متوجہ ہو گئے ۔۔۔ وہ بیٹھے تھے۔
[illegible] صاحب" چلو بیٹھے کے لہجے میں حیرت
[illegible] ۔۔۔ اس کا مطلب ہے ۔۔۔
[illegible] نہیں رہا تھا"۔
[illegible]" چلو بیٹھے مسکرائے
[illegible] ہے"۔
[illegible] عمل نہیں اندر رہا تھا ۔۔۔ وہ خود
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ تو تھے"۔
[illegible]

"ہاں! ابھی یہ بات ثابت [illegible] سکتی ہوں [illegible] طرح۔
ہمیں انشارجہ کے ادارے [illegible] سے [illegible]
سے، [illegible]
نقاشی صاحب سے فون کے ذریعے [illegible] اطلاع [illegible]
[illegible] کئے گئے ہیں۔ مسٹر [illegible] بھی انشارجہ نے [illegible]
باتیں اس طرف اشارہ نہیں کرتیں۔ [illegible]
سب سے [illegible] یہ بات صاف [illegible]
...... تم راشو بولا۔

"یہ آپ کا خیال ہے...... [illegible]
نہیں تھا۔"

"اور اگر ہماری ایجنسی یہ بات [illegible] صحیح طور پر [illegible]
ہو سکا تھا۔"

"تو نہیں" اس نے [illegible]

"چند منٹ ٹھہریں۔"

اب اس نے فون [illegible]...... جلد ہی [illegible]
کے مطابق سفارت خانے کے [illegible] خارجہ نقاشی صاحب
کے گئے تھے۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں؟"

مسٹر راشو کے منہ سے کوئی لفظ نہ نکل سکا

[illegible] آپ سے [illegible] کام نہیں چلے گا۔"

[illegible]

[illegible] تعلق" راشو نے سوال کیا۔

[illegible]

"یہ کیسے ہو سکتا ہے" راشو [illegible] اس کی آنکھیں حیرت [illegible]

"ہم نہیں جانتے.... ویسے ہو سکتا ہے.... ابھی ہم [illegible]
سے پوچھ گچھ کا سلسلہ بھی اچھی طرح شروع نہیں کیا ہو گا۔ [illegible]
صاحب کا فون آ گیا کہ ڈوگی کو رہا کر دیا جائے [illegible]
ڈوگی ایک نہیں.... تین ہیں.... بس ایک ڈوگی کو رہا کر دیا گیا.... تو
بعد پھر ان کا فون آ گیا کہ ڈوگی کو اب تک رہا کیوں نہیں کیا.... اس
دفتر بلا لیا گیا.... باقی دو ڈوگی انہیں دکھائے گئے اور ان کے سامنے
کو دوبارہ رہا کیا گیا.... پھر وہ چلے گئے.... اور انہوں نے [illegible]
اطلاع دی کہ ڈوگی کو رہا کر دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے [illegible]
[illegible] تھا.... میں [illegible] تحقیقات [illegible]
کر پہنچ گئے۔ ان [illegible] ایک [illegible]
بارے میں انہوں نے [illegible] ظاہر کی۔ اور بتایا [illegible]
ہو گئے تھے.... خالد چوہدری کے گھر شادی تھی.... اس [illegible]
اس دوران جب اس شخص کو قتل کیا گیا.... وہ شادی میں شریک تھے"

"اور قتل کرنے والا کون ہے؟" راشد نے پوچھا۔

"ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔"

".... .... یہ بات تو میرے لیے بھی حیرت انگیز ہے۔"

"آپ لوگ تو صرف اتنا بتا دیں۔ ڈوگیوں کو کیا [illegible]
گئے کیوں انہیں رہائی دلائی۔"

[illegible] ان کی فرمائش کے مطابق میں نے ڈو[illegible]
[illegible] سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کون سا مشکل کام ہے
[illegible] اور واقعی انہوں نے رہا کرا دیے.... میں نے
[illegible] اس سے زیادہ میں کچھ
نہیں جانتا۔"

"[illegible] نہیں جانتے [illegible] تو ان دونوں نے تلاشی دینے سے کیوں انکار
[illegible] لڑکی۔"

[illegible] نے بتایا کہ [illegible] میں نے تو صرف ڈوگیوں کو رہا کرایا
[illegible] کے مطابق [illegible] سے [illegible] نہیں
[illegible] کے بارے میں آپ [illegible] سے بات کریں۔"

[illegible] آپ [illegible]
[illegible]

[illegible] مجھے [illegible] ہو سکتا ہے۔"

[illegible] مطلب ہے [illegible] آپ ڈوگیوں کے بارے میں [illegible]
[illegible] کے بارے میں۔ [illegible]"

[illegible] ہمیں معلوم ہی نہیں تو بتا کیا دیں۔ [illegible]
ڈوگی [illegible] ایک ڈوگی [illegible]
[illegible] صرف یہ بات [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] ہے.... تبدیلی شکل صورت [illegible]

بھی یہ ہے [illegible] وقت کی [illegible]

بھی ہو [illegible] کے [illegible] حصے میں [illegible] ظلالی صاحب

[illegible] کے ... بلکہ ہر ممکن ساتھ دینے کے [illegible]

ان سے [illegible] ایک پروگرام ترتیب دیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

کی رہائی کی ترکیب سوچ رہے تھے۔ [illegible]

اور وہاں سے ٹینک سے لاش نکال لی۔"

"چلیں پھر اس لاش کے بارے میں بتا دیں" [illegible]

"نہیں افسوس تو یہی ہے ... میں اور میرے [illegible]

وہ سے میں خود بھی نہیں جانتے۔"

"ویسے ... ظلالی صاحب ... اب آپ یہ کہتے ہیں [illegible]

ان سے خود ہی حکومت کو دھوکا نہیں دیا" [illegible]

طرف مڑے۔

"جی نہیں ... میں نے دھوکا نہیں دیا" وہ مسکرا [illegible]

[illegible]

"کیا مطلب ... آپ نے کیا کہا ... آپ نے دھوکا نہیں دیا"

"ہاں جناب! مجھے یہی ہدایات ہیں ... میں انتظار [illegible]

... ان کا ہر طرح خیال رکھوں ... اور ان کے [illegible]

[illegible]

خیال میں تھے ... اب جو فرقان [illegible] صورت حال کے [illegible]

جرأت نہیں [illegible] سکتے تھے ... لڑکی کے مسئلے پر ہم [illegible]

[illegible] کہ یہ ایک سادہ سا مسئلہ تھا ... انسپکٹر جمشید کے بیٹے [illegible]

... تب میں نے انہیں مشورہ دیا کہ یہ کام وہ نظامی صاحب کے [illegible]

ہیں [illegible] طرح میری پوزیشن خراب نہیں ہو گی [illegible] چاہیے۔

"[illegible] گیا۔"

"اس کا مطلب ہے ... اس میں نظامی صاحب کا کوئی قصور [illegible]"

"ہاں جمشید ایسی بات ہے۔"

"تب پھر نظامی صاحب نے تو [illegible] پر عمل [illegible]۔"

"ہاں جمشید [illegible] در اصل ہمیں [illegible]

تھے ... میری [illegible] پر [illegible] نہیں [illegible] کریں گے ... [illegible]

پھر [illegible] طریقہ اختیار کیا گیا۔"

"نہیں سر ... تمہارا [illegible] طریقے میں [illegible]

ہے۔"

"اصل بات یہ ہے کہ [illegible] کے بارے میں [illegible]

..... لڑکیوں کے بارے میں ہم [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] نہیں ہے ... بلکہ ابھی تو [illegible]

[illegible] فرقان [illegible] ..... اس میں بھی [illegible]

"[illegible] سے [illegible] چلے گئے ..... [illegible]

[illegible] اب اس میں ان کا کیا قصور۔"

"[illegible] بات ہے ... ہم ان قیدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں ..... لیکن فرقان [illegible]

[illegible] ہم سے [illegible] اور [illegible] جنگ [illegible] ..... اس کا کیا کریں۔"

"[illegible] مقدمہ چلے گا ..... تم فکر نہ کرو ..... انسپکٹر [illegible]

[illegible] نہیں کرے گا۔"

"[illegible] لڑکیوں کے معاملے میں ہم اس کی بات ماننے پر کیوں [illegible]

"[illegible] بھی [illegible] وہاں ہیں جمشید ..... اگر ان کا جرم [illegible] ہوتا .....

[illegible] نہیں چھوڑتے۔"

"[illegible] ہے ..... لیکن ایک بات پر غور کریں۔"

"[illegible]"

"[illegible] لڑکیوں کی [illegible] اگر کوئی صورت [illegible]؟؟"

"ہاں اس بات کا امکان ہے جمشید ..... میرے خیال میں تو ایسا نہیں

[illegible]"

"[illegible] بات [illegible] سے [illegible] ..... مگر [illegible] کیا ہے .....

[illegible]"

"[illegible] جمشید ..... اس وقت ہم لڑکیوں کو چھوڑنے پر مجبور

[illegible] مجبوری ہے ..... جمشید [illegible]

"کیا کہا ..... آپ نے انہیں ہمارے ملک بھیج دیا ..... یعنی
واردات کرتے ہوئے پکڑے گئے۔"

"ہاں! انہیں یہی کہا گیا تھا ..... کہ یہاں ایسا کریں ..... کہ
کے ملک کے لوگ انہیں گرفتار کریں ..... اور پھر ان پر تحقیقات

"اگر معاملہ صرف تحقیقات کرانے کا تھا ..... تو یہ بات [illegible]
[illegible] کر سکتے تھے۔"

"بس ہم نے یہ طریقہ پسند کیا۔"

"جی نہیں ..... آپ کچھ چھپا رہے ہیں۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

"کیا مطلب ..... یہ کون بولا؟" اشارجہ کے صدر نے پوچھا۔

"انسپکٹر جمشید ..... یہ یہیں موجود ہیں۔"

"اوہ اچھا ..... تو پھر سنئے ..... ہم کچھ نہیں چھپا رہے ..... وہ
آپ کے پاس ہیں ..... ان پر اگر آپ تحقیقات کر سکتے ہیں تو کریں
انہیں ادھر بھیج دیں ..... خیال رہے ..... ان کی حفاظت ضروری ہے۔"

"اچھی بات ہے ..... آپ فکر نہ کریں ..... ہم پہلے تحقیقات
..... پھر ان تینوں کو آپ کی طرف روانہ کر دیں گے۔"

"او کے۔" دوسری طرف سے کہا گیا ..... اور فون بند ہو گیا
عین اس لمحے دروازے پر قدموں کی آواز سنائی دی۔

●●●●●●

جل چکا

"بات یہ ہے ..... آپ خوف زدہ کیوں ہو گئے ..... یہ خیال تو ان چوروں
[illegible] آپ کو ابھی آیا ہو گا۔" محمود نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں ..... میں آپ کی بات پر حیران و خوف زدہ نہیں ہوا ..... یہ بات
[illegible] میں نے اب سوچا ..... میرے بھائی کو شاید کسی نے اغوا کر لیا ہے
[illegible] ہے ..... لہٰذا آپ کے منہ سے یہ بات سن کر میں کیوں
[illegible] خوف زدہ ہونے کی ایک اور وجہ ہے۔"

"اور وہ کیا؟"

"اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ خیال مجھے آج ہی آیا ہے ..... اس
[illegible] میں ایک بار بھی نہیں آیا۔"

"اوہ ..... بڑی عجیب بات ہے ..... وہ کیا خیال ہے۔"

"میرے اصل ناول سے ایک ہدایت نامہ تھا ..... میں اپنا ایک مجموعہ کھولوں
[illegible] کہ لوگ دنیا کے سات عجائبات کو بھول جائیں گے۔"

"کیا .....؟"

"اس بات کے کچھ عرصہ بعد وہ غائب ہو گئے۔"

"اس کا مطلب ہے... وہ کسی موضوع پر ریسرچ کر رہے تھے [illegible]
کوئی عجیب ترین چیز ایجاد کرنا چاہتے تھے۔"

"معمولی سی بات ہے۔"

"افسوس۔" محمود نے سرد آہ بھری۔

"کیا سمجھے ہیں۔"

"آپ نے بہت وقت ضائع کر دیا... جس وقت وہ غائب ہوئے [illegible]
آپ کو اسی وقت [illegible] کو خبر کر دینی چاہیے تھی۔"

"بس میں ڈر گیا۔"

"اب... ان کا سراغ لگانا آسان کام نہیں رہ گیا [illegible]
بہت امکانات تھے... جہاں تک اندازہ ہے... وہ کسی [illegible]
تھے... اس عہدے کے سلسلے میں انہیں کامیابی کے آثار نظر [illegible]
سو انہوں نے یہ بات آپ سے کی... وجہ کیا تھی وہ [illegible]
سکتے ہیں۔"

"ہاں ہاں بس نہیں... وہ چند روز سے اسی طرح پر جا رہے ہیں [illegible]
مطلب کی سنی تھی... لہذا میں نے تو انہیں کسی کام میں [illegible]

"اور... تب پھر ہمیں وہ کتابیں دیکھنے کا موقع دیں [illegible]
محض اس وقت ان کتابوں تک پہنچنے کے لیے بری طرح بے تاب [illegible]

"کیا مطلب؟" فاروق ان سے حیران ہو کر کہا۔

[illegible] مطلوبہ شخص نے نواب شامی صاحب کو فون کیا تھا کہ وہ اپنی
[illegible] ان کے ہاتھ لگ گئی ہیں... انہوں نے ہمیں بتایا کہ
[illegible] اس نے پھر فون کیا کہ کم از کم
[illegible] ان کے ہاتھ کتب کہاں سے لگی تھیں... انہوں
[illegible] پر اس بات ہے... تاہم وہ کہیں رہے... ہاں وہ
[illegible] ان ادویات میں دیکھیں گے... پھر انہوں نے فون
[illegible] اب ان کتب میں ایسی دوائی بھی تھی... لہذا اب
[illegible] آپ کے متعلق کام تھا... لیکن اس وقت ہمیں
[illegible] معلوم تھا... لہذا ہم بھی ان کی تلاش میں نکل کھڑے
[illegible] اور آپ کے پاس پہنچ گئے... اور قسمت کی خوبی دیکھیے کہ یہیں
[illegible] کوئی بہت ہی پُراسرار معاملہ ہے... لہذا
[illegible] آپ بھی وہ کتابیں دکھا دیں۔"

[illegible] وہ اوپر ایک کمرے میں بکسوں کی صورت موجود ہیں۔"

[illegible] تو وہ ان کے پیچھے نکل پڑے۔

[illegible] یہاں سے شاید آپ کا کام شروع ہونے والا
[illegible] کر دیا۔

[illegible] بات نہیں... اب میں بھی اس معاملے میں مدد دینے کو تیار
[illegible] ہوں۔"

"وہ اوپر دوسری منزل پر آ گئے۔ ایک کمرے [illegible] داخل ہو گئے۔ اندر کتابیں ہی کتابیں بھری پڑی تھیں۔ وہ [illegible] گئے۔ پروفیسر داؤد تو گھبرا گئے۔

"ان کتابوں کا مطالعہ فوری طور پر تو نہیں ہو سکتا۔"

"تب پھر اگر خالدان صاحب ہمیں یہ کتب لے جانے کی [illegible] دیں تو ہم ان پر کام کر سکتے ہیں" محمود نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں" وہ بولے۔

"ٹھیک ہے.... ہم یہ کتب لے جا رہے ہیں۔ ابھی گاڑی [illegible] ہیں۔"

محمود نے فوراً فون کیا۔ توصیف احمد کو ہدایات دیں اور [illegible] انتظار کرنے لگے.... تھوڑی دیر بعد توصیف احمد گاڑی لے آئے۔ ساتھ چار ماتحت بھی تھے۔ ان سب نے مل کر کتب گاڑی میں [illegible] محمود نے توصیف احمد سے کہا۔

"آپ ان کتابوں کو پروفیسر انکل کی تجربہ گاہ میں لے جا رہے ہیں۔"

"بہت بہتر۔"

وہ توصیف احمد سے پہلے ہی تجربہ گاہ کی طرف چل پڑے۔ [illegible] پہنچنے کے ان کا برا حال تھا۔ اس معاملے کا سرا اب تک [illegible] نہیں آیا تھا۔

"[illegible] صرف ان کتب کا تھا۔ تو پھر نواب شاہی کے قتل کا [illegible] واردات تھی؟"

[illegible] کے عالم میں کہا۔

"[illegible] اس کیس کا شاید اہم ترین سوال ہے اور مشکل ترین [illegible]"

"[illegible] وہ کون ہے... جو کتب حاصل کرنا چاہتا ہے [illegible] اسے ان کا خیال کیسے آیا۔"

"[illegible] وہ سب سوال اہم ہیں... اب ہم سے سرچ کرنے لگے [illegible] ہے۔ ہمیں اس معاملے میں ابا جان کو شامل کر لینا [illegible] جلد سے جلد ہی ہو۔"

"[illegible] جی ہیں... پہلے پروفیسر انکل سرسری نظروں سے ان کتب کو دیکھ [illegible] ان سے.... ویسے وہ بھی زیادہ ہی مصروف ہیں [illegible] صرف دریافت کرتے"۔ فرزانہ نے کہا۔

"ٹھیک بات ہے.... یونہی سہی۔"

[illegible] تجربہ گاہ پہنچ گئے۔ ابھی وہ گفتگو کر رہے تھے کہ جب توصیف [illegible] گاڑی کے ساتھ وہاں نہ پہنچا۔ تو انہیں الجھن ہونے لگی....

[illegible] پروفیسر خالدان کو فون کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کتابوں کی گاڑی تو [illegible] چلی ہے۔ آپ ان کی بے فکری اور بڑھ گئی۔ اور پھر تو وہ [illegible] ہو گئے۔

"اتنی دیر نہیں لگ سکتی تھی انکل... ہمیں خود بھی [illegible] ویسے آپ اور انکل یہیں ٹھہریں... ہم کچھ محسوس کر رہے ہیں۔"

"اچھی بات ہے... موبائل پر رابطہ رکھنا۔"

"ٹھیک ہے انکل۔"

وہ وہاں سے روانہ ہوئے... اور پروفیسر داؤد [illegible] روانہ ہوئے... ان کی کوٹھی شہر سے ہٹ کر واقع تھی [illegible] میں ٹریفک بہت کم تھی... ابھی وہ کچھ ہی دور چلے تھے [illegible] آفتاب اور ان کے چاروں ساتھی [illegible] درمیان لیٹے نظر آئے۔

"اللہ رحم فرمائے۔"

انہوں نے گاڑی روک دی اور چھلانگیں لگا کر ان [illegible] ... یہ دیکھ کر ان کی جان میں جان آئی کہ وہ بے ہوش [illegible] نے ادھر ادھر دیکھا... کتابوں کی گاڑی غائب تھی۔ انہیں [illegible] گیا۔

"یہاں بھی کیا ہوا؟"

"ہمیں افسوس ہے... ہمارے ساتھ ہاتھ ہو گیا۔"

"اس کا مطلب ہے... وہ شخص کتابوں کی تاک میں تھا۔"

"ایسا ہی محسوس ہوتا ہے... جونہی ہم اس جگہ پہنچے [illegible] درمیان میں ایک بڑی گاڑی کھڑی نظر آئی۔ گاڑی میں کوئی نہیں [illegible]

[illegible] حالات معلوم کرنے کے لیے نیچے اترے اور انہوں نے تب چلے [illegible] سے نکل کر ہمارے سروں پر وار کر دیا... پھر شاید انہوں نے [illegible] سے نیچے پھینکا اور خود کتابوں کی گاڑی لے کر فرار [illegible]

"بہت برا ہوا... وہ کتابیں بہت اہم تھیں۔"

"[illegible] آپ سے ہرگز یہ شکوہ نہیں کیا تھا [illegible] کتب کو [illegible] دشمن بھی [illegible] سکتا ہے۔"

"[illegible] ہم [illegible] اہم نہیں۔"

[illegible] وہاں سے گھر کی طرف چلے... آفتاب اور [illegible] کو پہنچے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی... خان رحمان نے [illegible] دوسری طرف سے ایک [illegible] سنائی دی۔

"[illegible] صاحب سے بات کرا دیں۔"

"[illegible] تمہارا فون" خان رحمان بولے۔

[illegible] ریسیور لے لیا... اور کان سے لگانے کے بعد بولا۔

"[illegible]... محمود بات کر رہا ہوں۔"

"[illegible]" دوسری طرف سے شوخ لہجے میں کہا گیا۔

[illegible] محمود سے [illegible] دبا دیا ہے... اب وہ سب گفتگو سن سکتے تھے [illegible] طرف لہجے میں ان لوگوں کا نمبر ریکارڈ ہو گیا تھا۔

"[illegible] ... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔"

"کتابوں کی گٹھڑی میرے پاس ہے۔"

"وہ؟" محمود بولا۔

"اس لیے میں نے کہا تھا کیسی ہو۔"

"تو وہ آپ تھے... جنہوں نے [illegible] شاہی صاحب [illegible]"

"یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے" وہ ہنسا۔

"تب پھر پوچھنے کی بات کون سی ہے۔"

"یہ کہ میں کتابوں کا کیا کروں گا۔"

"وہ ہم بتائیں... آپ کیا کریں گے ان کا۔"

"اگر یہ بات بتانے والی ہوتی تو میں کتابیں ہی کیوں اڑاتا۔"

"تب پھر کیوں [illegible] ہیں" محمود جل کر کہا۔

"آپ کو بتانے کے لیے۔"

"تم جل چکے... آگے چلیے۔"

"آپ بچنے کے لیے بھاگا ہے... آپ کے لیے" وہ ہنسا۔

"چلیے ہمارے لیے نہیں بچا... آپ کے لیے تو بچا ہے۔ [illegible]

چکر کیا ہے۔"

"چکر بتانے کے قابل نہیں ہے۔"

"تب پھر فون کیوں کیا۔"

"[illegible] کے لیے [illegible] کتابوں کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت

[illegible] گاڑی... [illegible]

[illegible] جائے گی... [illegible]"

[illegible] بات نے" محمود [illegible]

[illegible]"

"[illegible] تو بتا دیں۔"

[illegible] لے گا... [illegible]

[illegible]

[illegible]"

[illegible] آپ ہمارے لیے [illegible]"

[illegible]

[illegible] ہو رہی تھی۔"

[illegible] ہے۔"

[illegible]" محمود [illegible]

[illegible] نمبر 221"۔

[illegible] محمود [illegible]

[illegible] کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

******

عجیب خیال

[illegible]

[illegible]

نشانات لے گئے، وہ بھی بالکل ایک جیسے نظر آئے۔

"یہ.... یہ کیسے ہو سکتا ہے" صدر چلائے۔

"سر! یہ بالکل اسی طرح ہو سکتا ہے.... جس طرح تمام انگلیوں کے نشانات بالکل ایک جیسے نکلے ہیں" - انسپکٹر جمشید پہلی بار مسکرائے۔

"کیا کہہ رہے ہو جمشید.... کیا اب تم مجھے ان کی صف میں تو [illegible] گے"۔

"اس میں میرا کوئی قصور نہیں سر"۔

"کچھ سوچو جمشید.... فوراً اسے نقلی ثابت کرو.... مجھے بہت ڈر ہو رہا ہے" پہلے سے موجود صدر نے کہا۔

"ہاں جمشید.... میں بھی بہت بے چین ہوں.... یہ سب کیا [illegible] میں ابھی اسی وقت جاننا چاہتا ہوں.... یہ حضرت مجھ سے پہلے کہاں سے آ گئے"

"میں پہلے سے یہاں موجود تھا اور اپنے کام میں مصروف تھا" پہلے [illegible] مسکرایا۔

"آپ دونوں ذرا صبر کریں.... میں کچھ سوچتا ہوں" وہ بوکھلا کر کہا۔

وہ دونوں پھر سوچ میں ڈوب گئے.... آئی جی صاحب کی پیشانی پر پسینہ آ رہا تھا.... آخر انسپکٹر جمشید نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک.... واہ وا"۔

"کیا مطلب.... کیا ہوا"۔

"چند دن پہلے میری آپ سے علیحدگی میں ایک خاص بات ہوئی تھی.... آپ مجھے الگ لے چل کر وہ بات بتائیں.... پھر میں ان سے وہ بات پوچھوں گا.... آپ میں سے جس نے وہ بات بتا دی.... وہ اصل صدر ہوں گے"۔

"بالکل ٹھیک جمشید" پہلے صدر نے خوش ہو کر کہا۔

"میں بھی یہی کہتا ہوں.... بالکل ٹھیک جمشید"۔

"تو پھر.... ذرا دیر رک نہیں سکتے آپ" پہلے صدر نے جھلا

"اور آپ بھی ذرا دیر کے لیے رک سکتے" دوسرے نے جھلا کر کہا۔

"ابھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا"۔

"میں کب کہہ رہا ہوں.... نہ ہو.... ضرور ہو اور ہونا چاہیے.... نقلی کو سلاخوں کے پیچھے جانا ہو گا.... اصلی ایوان صدر میں رہے گا"

[illegible] نے جلدی جلدی کہا۔

"آپ پہلے میرے ساتھ آئیں" انسپکٹر جمشید نے پہلے صدر سے کہا۔

"منظور، جمشید کیوں نہیں.... سچ کو جھوٹ کا کیا ڈر" یہ کہہ کر وہ اٹھے اور ان کے ساتھ ایک کمرے میں چلے گئے۔

"جی اب بتائیں"۔

"او ہو جمشید.... مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں.... میں تو پہلے ہی [illegible] تھا.... تمہیں جو پوچھنا ہے.... اس سے پوچھو"۔

"مگر افسوس کے ساتھ وہی وہ بات ۔۔۔ پھر بھی تو آپ نے چوری کی"۔

"حد ہو گئی ۔۔ بھلا نقلی صدر، کیسے بتا سکے گا"۔

"تب پھر آپ کو پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے"۔

"وہ ہاں۔۔۔۔ ٹھیک ہے اچھا پوچھو"۔

"کانفرنس کی شام میری اور آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی بھلا؟"۔

"یہیں۔۔۔ اسی کمرے میں"۔

"بہت خوب!! آپ نے مجھ سے کیا کہا تھا ۔۔۔ میں نے کیا کہا تھا"۔

"میں نے کہا تھا۔ انشاء اللہ ہماری فائل 111 [illegible] کی حفاظت میں نہیں رہ سکتی ہوں ۔۔۔ اس پر تم نے کہا تھا ۔۔۔ میں وہ فائل اپنے گھر میں رکھوں گا ۔۔۔ وہاں محفوظ ہوگی"۔

"بالکل ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ ہی اصلی ہیں ۔۔۔ یہ بات ابھی تک کسی اور کو نہیں ہے"۔

"تو پھر وہ فوراً ثابت ہو گیا" صدر خوش ہو گئے۔

"ہاں بالکل ۔۔۔ آیئے چلیں"۔

"لیکن اب تم اس کا کرو گے کیا"۔

"پہلے تو یہ معلوم کروں گا کہ یہ چکر کیا ہے ۔۔۔ وہ کون ہے [illegible] آیا ہے ۔۔۔ پھر اسے جیل بھیج دیں گے"۔

"ٹھیک ہے" وہ بولے۔

وہ دونوں پہلے کمرے میں آئے ۔۔۔ سب کی سوالیہ نظریں ان کی طرف تھیں۔

"مجھے اب اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بالکل اصلی صدر ہیں"۔

"تب تم مجھ سے بات نہیں کر سکتے ۔۔۔ یہ صدر [illegible] کا تعین کون [illegible] ہے"۔

"ہاں" آپ کی یہ بات درست ہے ۔۔۔ [illegible] آپ بھی [illegible]" وہ [illegible] دوسرے کمرے میں لے آئے۔

"[illegible] صدر میری اور آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی"۔

"یہیں ۔۔۔ اسی کمرے میں" وہ بولے۔

[illegible] پروف تھا ۔۔۔ اور [illegible] آلات وغیرہ سے پاک تھا ۔۔۔ [illegible] دشمن [illegible] وہاں [illegible] وغیرہ [illegible] چاہتا تو اس کا [illegible] چل پاتا [illegible] بتا گیا تھا [illegible]

"بہت خوب!! آپ نے مجھ سے کیا کہا تھا ۔۔۔ میں نے آپ کو [illegible]"

"میں نے کہا تھا... انکار جو ہماری فائل 111 کے بارے میں

اس کی حفاظت میں تمہیں سونپتا ہوں... اس پر تم نے کہا تھا...

میں وہ فائل اپنے گھر میں رکھوں گا... وہ وہاں محفوظ ہوگی۔"

انسپکٹر جمشید دھک سے رہ گئے۔

"کیا ہوا جمشید... کیا یہ جواب غلط ہے" صدر نے پوچھا۔

"نہیں... جواب بالکل درست ہے... آپ چند سوال..."

"ضرور... کیوں نہیں۔"

انہوں نے چند خاص راز کی باتیں ان سے پوچھیں۔ وہ سا

نے فوراً بتا دیں... اب وہ نہیں وہیں پہلے کمرے میں

دوسرے کو لے گئے۔

"کیا بات ہے جمشید... تم مجھے یہاں لے آئے؟"

"ایک عجیب بات ہو گئی سر۔"

"اور وہ کیا؟"

"انہوں نے بھی بالکل وہی کہا ہے... جو آپ نے کہا ہے۔"

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے" صدر چونکے۔

"اس پر میں آپ سے کم حیران نہیں ہوں... میں نے ان

بہت اہم راز کی باتیں پوچھیں... جو صرف آپ کو اور مجھے معلوم

وہ بھی انہوں نے بتا دی ہیں۔"

"نہیں نہیں" وہ چلا اٹھے۔

"میں اب وہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔"

"وہ ضرور... کیوں نہیں... یار تم مجھے عجیب لگ رہے ہو۔"

"جی نہیں... آپ پہلے ان سوالات کے جوابات دیں۔"

پھر انہوں نے بالکل وہی باتیں ان سے پوچھیں اور وہ بتاتے چلے

"میرے مالک... یہ کیسے ہو سکتا ہے" انسپکٹر جمشید نے اپنے بال

نوچ لیے۔

"جمشید... ذرا دوسرے والے کو بلاؤ... محمود فاروق اور فرزانہ کو

بھی بلاؤ... مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔"

"جی... میں بلاتا ہوں سر... آپ فکر نہ کریں" انسپکٹر جمشید گھبرا

وہ سب وہاں اسی کمرے میں آ گئے۔

"انہوں نے بھی وہ تمام راز کی باتیں بتا دیں" انسپکٹر جمشید بے بسی کی

حالت میں بولے۔

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے" دوسرے صدر نے بوکھلا کر کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا... خیر ہم یہ کرتے ہیں اور ماہرین کو یہاں بلاتے ہیں

جو فیصلہ کریں۔"

اب انہوں نے نواب شاہی کو فون کیا۔

"نواب شاہی بات کر رہا ہوں۔"

"السلام علیکم نواب صاحب... مجھے افسوس ہے... میں

دعوت میں شریک نہیں ہو سکے... ذرا محمود کو فون پر بلا دیں"۔

"وہ یہاں کہاں" نواب صاحب بولے۔

"جی... وہ کہاں چلے گئے؟"۔

"کیا انہوں نے ابھی تک آپ کو حالات نہیں بتائے"۔

"حالات... کیسے حالات" وہ حیران ہو کر بولے۔

"یہاں تو بہت زیادہ عجیب و غریب حالات پیش آ گئے...

جان لینے کی کوشش کی گئی تھی... میری جیب میں بم رکھ دیا گیا تھا"۔

"نہیں نہیں... خیر وہ حالات تو میں ان سے سن لوں گا..."

بتائیں... وہ اس وقت کہاں ہیں"۔

"میں بتا نہیں سکتا"۔

"اوہ اچھا... میں موبائل پر بات کرتا ہوں"۔

انہوں نے موبائل نمبر ڈائل کیے... فوراً ہی محمود کی

دی۔

"تم لوگ کہاں ہو... پروفیسر صاحب کہاں ہیں"۔

"ہم تجربہ گاہ میں ہیں"۔

"وہاں جانے کی کیا ضرورت پیش آ گئی"۔

"حالات انتہائی خوفناک ہیں"۔

"تو ادھر بھی کم خوفناک نہیں ہیں... تم فوراً ایوان صدر آ جاؤ...

پروفیسر صاحب اور خان رحمان کو بھی ساتھ لیتے آنا... وہ جس قدر جلد

ممکن ہو" انسپکٹر جمشید نے کہا... ساتھ ہی انہیں ایک عجیب خیال آیا۔

*****

"... یہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں... دو دو صدر... کیا اب ہمارے
... دو صدر ہوں گے" فاروق نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔
... کے باوجود وہ سب ہنس پڑے۔
"... ہے۔ ہم نے تو... وہ یہ کارنامہ فاروق کا ہے"۔
"نئی کارنامہ... کون سا کارنامہ" فاروق گھبرا گیا۔
"اب جمو... پہلے ساری بات سن لو پروفیسر صاحب... آپ اس
... ان دونوں کے چہروں کا جائزہ لے... بتائیں
... کہ ان میں سے اصلی کون سا ہے اور نقلی کون سا"۔
"ارے... یہ کیا مشکل ہے" پروفیسر مسکرائے۔
"بس انکل" محمود بول اٹھا۔
"کیا مطلب... کیا کہوں"۔
"... یہ کیا مشکل ہے... اگر یہ کوئی مشکل مسئلہ نہ ہوتا تو اس وقت
... اس قدر... نہیں..." محمود نے جلدی جلدی کہا۔
"محمود کا خیال بالکل درست ہے" انسپکٹر جمشید نے سر ہلایا۔
"آپ کا مطلب ہے... نقلی صدر کے چہرے پر میک اپ ... رہا
... ہیں"۔
"جی ہاں"۔
"ارے... تب... چلئے انکل"۔

کس کی لاش

"کچھ... ایوان صدر میں بھی کوئی گڑبڑ ہوگی... ہم سب
وہاں فوراً پہنچ گیا ہے"۔
"وہاں پر کون تھا"۔
"... جان" اس نے بتایا۔
"اوہ... تو پھر چلو"۔
"اس طرح ہمارا معاملہ گنجلک ہو جائے گا" فرزانہ بڑبڑائی۔
"اب ہم اس معاملے میں کس طرح الجھیں" فاروق نے منہ بنایا۔
"چلنا ہوگا... وہاں نہ جانے کیا معاملہ در پیش ہے... انکل...
اپنی ضروری چیزوں والا بیگ ساتھ لے لیں"۔
"اچھی بات ہے"۔
وہ اسی وقت روانہ ہوئے... ایوان صدر پہنچے تو وہاں سب
... سناٹا ... ہوا تھا... اور اندر داخل ہونے پر تو وہ بہت زور سے ...
... کیونکہ کمرے میں ایک کے بجائے دو صدر موجود تھے۔

اور پھر انہوں نے اپنا کام شروع کیا... وہ گھنٹا گزر گیا۔ ...

کے چہرے پر بھی پسینہ آگیا... وہ عجیب آواز میں بولے

"نن... نہیں... ان میں سے کوئی بھی ایک جیسا نہیں ہے۔"

دونوں صدر زور سے چونکے۔ ان کی آنکھوں میں حیرت ...

...ان دونوں کو اس قدر حیرت زدہ دیکھ کر انسپکٹر جمشید اور بھی ...

چونکے اور تھوڑی دیر پہلے انہیں جو حیرت ہوئی تھی... اس میں اور ...

پیدا ہو گئی۔

"اف میرے مالک... یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" وہ بڑبڑائے۔

"کیا کیسے ہو سکتا ہے" پروفیسر داؤد ان کی طرف مڑے۔

"یہ دونوں تو ہیں... بالکل ایک۔"

"کیا مطلب... دو آدمی کس طرح ایک ہو سکتے ہیں۔"

"جس طرح ہم آدمی ایک ہو سکتے ہیں۔"

"کیا کہا... ہم آدمی... ایک ہو سکتے ہیں" خان رحمان چلائے۔

"ہاں خان رحمان اور پروفیسر صاحب... ہمارے ساتھ ...

...میں بھی انہیں بتاتا ہوں... پتلی حالت اور الجھ گیا ہے۔"

یہ کہہ کر انہوں نے اکرام کو ان پر ہدایت دی... ...

دونوں ان کے سامنے موجود تھے... اور وہ انہیں پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ

رہے تھے۔

"یہ تینوں بالکل ایک ہیں... ان میں کوئی فرق نہیں... ان کے

... ایک اپ میں ہرگز نہیں ہیں۔"

"کیا... کیا... یہ کیسے ہو سکتا ہے" پروفیسر کھوئے کھوئے انداز

سے بولے۔

"میں یہ آگے بڑھ کر کہتا ہوں... ان کی انگلیوں کے نشانات بھی

بالکل ایک جیسے ہیں... یعنی دونوں صدروں کے اور تینوں اداکاروں کے

انگلیوں کے نشانات ایک ہیں... ان میں بال برابر بھی فرق نہیں

اب کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ دنیا میں ایسے دو آدمی ہرگز نہیں مل سکتے

جن کی انگلیوں کے نشانات ایک جیسے ہوں۔"

"نہیں... نہیں" وہ چلا اٹھے۔

"ہاں... اس وقت ہمارے سامنے پانچ آدمی تو یہ موجود ہیں...

جن کی انگلیوں کے نشانات ایک ہیں... اور دو یہ ہیں... ان کی بھی انگلیوں

کے نشانات ایک ہیں۔"

"شاید ہم کوئی خواب دیکھ رہے ہیں۔"

"اب یہ کہ آپ ہو گیا" فاروق کی آواز ابھری۔

"مت ہو کوئی سوال ہے فاروق" انسپکٹر جمشید بولے۔

"پروفیسر صاحب آپ کیا کہتے ہیں۔"

"کوئی حل نہیں ہے۔"

وہ سوچ میں ڈوب گئے... پھر انسپکٹر جمشید نے سر اٹھایا۔

"آپ سب آرام کریں۔ صدر صاحب آپ انسپکٹر [illegible]
رکھیں... دونوں ایک ہی کمرے میں رہیں۔ محمود، فاروق [illegible]
حوالات میں رکھا جائے گا... اور پھر کل بیٹھ کر اس معاملے پر غور [illegible]
... انشاء اللہ کوئی نہ کوئی بات سمجھ میں آ جائے گی۔"

"فی الحال یہی کرنا پڑے گا" صدر بولے۔

"تو پھر اجازت دیں۔"

"اچھی بات ہے" دونوں صدر ایک ساتھ بولے۔ ساتھ ہی [illegible]
ایک دوسرے کو دیکھ کر ابھی [illegible] آئے... وہاں سے [illegible]
گھر پہنچے اور سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔

"ارے ہاں... وہ نواب شاہی کے ساتھ کیا ہوا؟"

محمود نے اپنی طرف کی مکمل سنا دی... انسپکٹر جمشید کے چہرے پر [illegible]
اور الجھن اور بڑھ گئی۔

"اس کا مطلب ہے... وہ پہلے ہی ہم کو [illegible] بیٹھے ہیں۔"

"جی ہاں! فی الحال یہی کہا جا سکتا ہے۔"

"یہ برا ہوا... تم نے کیا تھا... رانے کالیا کے میک اپ میں [illegible]
ہی آدمی۔"

"جی... جی ہاں۔"

"رانے کالیا گھر پہنچ گیا ہیں۔"

"نہیں... وہ لاپتہ ہیں۔"

"تب پھر نہیں... وہ واقعی رانے کالیا ہی تو نہیں۔"

"جی... جی یہ مطلب... فل... [illegible]"

[illegible] انہوں نے اپنی طرف کی کہانی سنائی... [illegible] کی حیرت بھی بڑھ گئی
[illegible] انہوں نے [illegible] رانے کالیا نہیں پہنچے
[illegible] آرام [illegible] رپورٹ [illegible] کہ رانے کالیا کے گھر
[illegible] اس لاش کو شناخت کرا دیا جائے۔

یہ رپورٹ [illegible] انہوں نے فون رکھ دیا۔

"آپ پہلے [illegible] آرام ہی رپورٹ کا انتظار کریں گے۔"

[illegible] اپنے اپنے دماغ [illegible] محسوس ہو رہے تھے
[illegible] اگر [illegible] زندگی میں نہیں تھا۔

"کاش رانے کالیا ہی ثابت ہو گی۔"

"آہ!" وہ ایک ساتھ چلائے۔

[illegible] کے عالم میں گر گئے... پھر انسپکٹر جمشید نے [illegible]
[illegible] سر ہلایا۔

"نواب صاحب... آپ نے نئی اطلاع [illegible] نہیں۔"

"آپ ہی نئی اطلاع۔"

"آپ کی دعوت میں لارڈز ہاؤس [illegible] نے رانے کالیا کے میک اپ میں
[illegible] تھی... یہ بات تو آپ کو معلوم ہے نا۔"

"بالکل... تو پھر۔"

"کوئی دوسرا .... آپ کا مطلب ہے.... [illegible]"

"ہاں! کوئی اور بھی اس چکر میں تھا.... اور وہ [illegible] دیکھ رہا ہو [illegible] کوشش یہ تھی کہ نہ تو کسی کو اس لائبریری کے بارے میں [illegible] .... نہ لائبریری پروفیسر خالد ان کے پاس رہے.... اس لیے [illegible] اس کے ہیں۔"

"یہ بات زیادہ دل کو لگتی ہے" فرزانہ بول اٹھی۔

"بات تو پھر لگاؤ.... [illegible] کان سے ہے" فاروق نے منہ بنایا۔

"نہیں لگاؤ" فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

"یہ بات دل کو لگاؤ۔"

"حد ہو گئی.... یہ کوئی تک" اس نے جھلا کر کہا۔

"خاموش.... بہت سنجیدہ گفتگو ہو رہی ہے۔"

"میں اس کی سنجیدگی ہی کو تو کم کرنا چاہتا تھا" فاروق مسکرایا۔

"کوئی ضرورت نہیں" انسپکٹر جمشید بولے

"تو آپ کو زیادہ سنجیدگی کی ضرورت ہے" فاروق مسکرایا۔

"ہاں ہے.... بس تم چپ بیٹھو۔"

"لیجیے جناب.... اب میں نہیں بولوں گا" فاروق برا مان گیا۔

وہ مسکرا دیے.... پھر خان رحمان نے چونک کر کہا:

"ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔"

"[illegible] خان رحمان.... وہ کیا بات ہے.... جو سمجھ میں نہیں [illegible]"

"[illegible] اس معاملے سے تعلق بھلا کس طرح ہو سکتا ہے؟"

"یہ بھی تو اب دیکھنا پڑے گا.... اگر لائبریری والوں نے [illegible] [illegible] تھا۔"

"تو جمشید.... تم پہلے لائبریری کا سراغ لگاؤ" پروفیسر داؤد بولے۔

"[illegible] .... لائبریری کا سراغ" فاروق بولے بغیر [illegible]

"[illegible] چپ ہو گئے ہیں" محمود جل گیا۔

"[illegible] بات ہوں.... تو میں چپ کیسے رہ سکتا ہوں۔"

"یہ ٹھیک رہا.... ہمیں اس لائبریری کا سراغ لگانا ہے [illegible] [illegible] واپس ہو۔"

"تو چلیے.... پہلے یہی سہی۔"

"[illegible] .... ابھی آرام کا موڈ نہیں ہے؟"

"[illegible] .... تھی" فرزانہ بولی۔

[illegible] گھنٹی بج اٹھی.... انسپکٹر جمشید نے فون کا [illegible] سنی۔

"[illegible] .... لاش [illegible] کی بات ہو گئی ہے۔"

"[illegible]" سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

*****

جلدی کرو

چند لمحے سکتے کے عالم میں گزر گئے... پھر انسپکٹر جمشید بولے:

"بات سمجھ میں آ رہی ہے... فاروق نے رائے کالیا کو اغوا کر کے جیل میں کی کوٹھی پر لے گیا... وہاں اس کا میک اپ کیا اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔"

"لیکن کیوں... وہ اسے وہاں قید کر سکتا تھا... موت کے گھاٹ اتارنے کی کیا ضرورت تھی... اگر بات صرف اس کے میک اپ میں دعوت میں شریک ہونے کی تھی" فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

"بات صرف اس کے میک اپ میں دعوت میں شرکت کی نہیں... رائے کالیا بھی اس لائبریری کے بارے میں جانتا تھا... اور اس کی تصدیق ہم نواب شاہی سے کر سکتے ہیں۔"

"ہاں ضرور۔"

اس نے فوراً نواب شاہی کے نمبر ملائے... سلسلہ ملنے پر انہوں نے انہیں ساری بات بتائی... یہ سن کر وہ سکتے میں آ گئے کہ ان کے دوست رائے کالیا کو قتل کیا جا چکا ہے۔

"ہمارے خیال میں رائے کالیا کا قتل صرف اس بنا پر نہیں ہوا کہ وہ اسی دعوت میں ان کے میک اپ میں شریک ہونا چاہتا تھا... تب وہ رائے کالیا کو رستے سے ہٹا کر دعوت میں آ سکتا تھا۔"

"تو پھر" نواب شاہی حیران رہ گئے۔

"کیا آپ کو رائے کالیا کی بھی اس لائبریری کے بارے میں معلوم تھا؟"

"ہاں ہاں" نواب صاحب چلائے۔

"تو پھر کیا ہوا آپ کو" وہ فوراً بولے۔

"آپ بھول گئے... پروفیسر صاحب رائے کالیا کی معلومات میرے پاس تھیں... کہ وہ لائبریری میں نہیں رہے۔"

"کیا" وہ چلائے۔

"ہاں اس کا بھید کی اشتہر ہے۔"

"اب وہ لائبریری بہت زیادہ بہت اختیار کر گئی ہے... آپ کو ان کے بارے میں کچھ اور معلوم ہے... آخر آپ بھی تو اسلحہ کی تجارت کرتے رہتے ہیں۔"

"میں اور قسم کا سائنس دان ہوں... ان کتب میں میری دلچسپی کی
کوئی چیز نہیں تھی۔"

"آخر وہ کتابیں کس قسم کی تھیں" پروفیسر داؤد نے بے چینی سے پوچھا۔

"بتا چکا ہوں شاید... فلکیات کے موضوع پر تھیں۔"

"اچھی بات ہے... لیکن اتنی سی بات کے لیے کوئی آپ کو کیوں
کرنا چاہے گا بھلا... مرانے... یہ کوئی بات نہ ہوئی بھلا... آپ کو
اس لائبریری کے بارے میں کچھ معلوم ہے... اسے کالیا کو بھی یہ
بات معلوم تھی... شداللارا نے ایک تیر سے دو شکار کیے... میں
کالیا کو ادھر کر کے پیچھے اس کا ٹیپ اپ کیا... آپ کی جان لینے کے لیے
آپ کے ہاں آیا... اور اس سے پہلے اس نے کالیا کو ختم کیا... اب تک میں
ایک سیدھا سادا سوال کر رہا ہوں... کیا آپ کچھ چھپا رہے ہیں؟"

جواب میں کئی سیکنڈ تک خاموشی رہی... جب نواب شاہی نہ
بولے... تو انہوں نے پھر کہا۔

"نواب صاحب... میں نے آپ سے پوچھا ہے... کیا آپ کچھ چھپا
رہے ہیں؟"

اب بھی جواب میں خاموشی رہی۔

"نواب صاحب!!!" انسپکٹر جمشید زور سے بولے۔

لیکن اب بھی انہوں نے جواب نہ دیا... اب تو وہ پریشان ہو گئے۔

"خیر... خطرہ... دوڑو" انسپکٹر جمشید چلائے۔

زخمی اور طوفان کی طرح کار چلاتے وہ نواب شاہی کی کوٹھی پہنچے
... وہاں ہر طرف سکون تھا... خاموشی تھی... یوں لگتا تھا جیسے کوئی بات
نہ ہوئی ہو... دروازے کی گھنٹی بجائی گئی... آخر ملازم باہر آیا اور
انہیں دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"کیا... کیا بات ہے جناب؟"

"نواب صاحب کہاں ہیں... نواب صاحب ہم سے فون پر بات کر رہے تھے
... اچانک وہ خاموش ہو گئے... جلدی کرو" یہ کہہ کر وہ اندر کی طرف دوڑے
... ملازم ان سے پیچھے رہ گیا... جونہی وہ ان کے کمرے میں داخل
ہوئے... دھک سے رہ گئے۔

نواب شاہی فرش پر مرے پڑے تھے... لیکن ان کے جسم پر زخم کا کوئی
نشان نہیں تھا... ان کا سیکنڈ سے پہلے تک رہا تھا... اور اس لیے ہونے
کے پاس ہی ان کی لاش پڑی تھی... کمرے کی کھڑکی ہو چکی تھی
طرف کھلی تھی... کھلی ہوئی تھی... اور اس میں سلاخیں نہیں تھیں...
واضح ہے کہ قاتل باہر کی طرف سے آیا تھا۔

"افسوس محمود، فاروق اور فرزانہ... تم تینوں سے زندگی کی بہت
بڑی غلطی سرزد ہو گئی... تمہیں ان کی حفاظت کے انتظامات کر کے جانا
چاہیے تھا۔"

"جی... جی ہاں... واقعی... لارا اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری
کے بعد ہم نے یہ خیال کر لیا کہ اب انہیں کوئی خطرہ نہیں رہ گیا... جب کہ

وہ صرف گرفتار کرنے کے قابل ہیں... اصل مجرم تو آزاد ہے... اور جب [illegible]
نے دیکھا "لارڈ" اور اس کے ساتھی گرفتار ہو چکے ہیں... تو [illegible]
گیا"۔

"ہوں... ٹھیک بات ہے... خیر... یہ ہوا تھا... میں نواب [illegible]
واب شامی کا وقت آ چکا تھا... اس وقت تو کوئی سپر بھی [illegible]
حفاظتی انتظامات کر لیتے... تب بھی انہیں اس وقت مرنا تھا"۔

"لیکن لارڈ اور اس کے ساتھی ہمارے قبضے میں ہیں... یہ
کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس آدمی کا نام بتا دیں" محمود نے کہا۔

"لارڈ جیسے لوگ کبھی بھی بات نہیں بتاتے... اس [illegible]
ہے... نہیں بتائیں گے... اس تو [illegible] اس بات [illegible]
سامنے آ سکے ہیں... ان سے بات کی ہوگی" انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"خیر کوئی بات نہیں... کرسی پر اس کی آنکھیں [illegible]
ہوں گے"۔

"بہتر یہی ہے... اس لیے دشمن ذہن میں رکھے ہوں" انسپکٹر جمشید بولے۔

پھر اکرام کو فون کیا گیا... وہ جلد وہاں ماہرین کے ساتھ آ [illegible]
کوٹھی کے ایک حصے سے اب رونے کی آواز آ رہی تھی... نواب [illegible]
بیوی اور بچے رو رہے تھے... انہیں جگا کر اس حادثے کے بارے میں بتا
گیا تھا۔

لوگوں کے نشانات مل گئے... لاش کا معائنہ کرنے کے بعد پوسٹ
مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا... صرف معائنے سے یہ بات معلوم نہ ہو سکی کہ
موت کس چیز سے ہوئی ہے... بچے بھی ڈرے ڈرے سے خوف زدہ انداز میں کہا:

"[illegible] نہیں... پروفیسر خالد اس بھی خطرے میں نہ ہوں"۔

"ہوں... واقعی... فون کرو انہیں"۔

پروفیسر خالد [illegible] نمبر ملانے لگے... ادھر گھنٹی بجتی رہی... لیکن
[illegible] نہ اٹھایا۔

"وہ بھی کہیں [illegible] اب [illegible]"۔

[illegible] ایک بار پھر دوڑ پڑے... اس سے رنگ اب [illegible] چکے تھے...
[illegible] نہیں... وہ چالاک ثابت ہو رہا تھا... وہ اس کے بارے میں
[illegible] قائم کر چکے تھے... اور وہ اس سے پہلے عمل کر رہا تھا۔
پروفیسر خالد اس کی کوٹھی کے دروازے پر دستک دی گئی... کافی دیر
[illegible] شاید گہری نیند سو رہا تھا... رات کا پچھلا پہر اب
[illegible] تھا۔

"جی جناب کیا بات ہے"۔

"پروفیسر خالد شاید خیریت سے نہیں ہیں... فون کیا تھا ہم نے...
گھنٹی بجتی رہی... لیکن انہوں نے ریسیور نہیں اٹھایا۔

"گہری نیند میں ہوں گے... اس میں عجیب بات کیا ہے"۔

"عجیب بات یہ ہے کہ اس وقت تک وہ قتل ہو چکے ہیں"۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکا۔

"پہلے تو آپ ذرا پروفیسر صاحب کو دیکھ آئیں... [illegible]
ہیں... اگر وہ خیریت سے ہیں تو انہیں یہاں لے آئیں اور بتاتے ہیں... [illegible]
جاتے ہیں۔"

"وہ اچھا" اس نے بوکھلا کر کہا اور اندر کی طرف لپکا۔

پھر اس کی واپسی میں دیر ہو گئی... ہمیں خوف کے [illegible]
باہر نکال لائی تھیں۔

"وہ... وہ مر چکے ہیں... کوئی جواب نہیں دے رہے... [illegible]
کا جسم اکڑ چکا ہے... شاید انہیں مرے بہت دیر ہو چکی ہے۔"

"اف مالک... وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔"

اب وہ اندر داخل ہوئے... پروفیسر خالد اب بھی فرش پر [illegible]
طرح پڑے نظر آئے... جس طرح تو آپ شاہد نظر آئے تھے۔
ایک ہی آدمی کا کام تھا... یہاں بھی باغ والی کہانی چلی تھی۔
ماہرین کو فون کیا گیا... یہاں اکرام تو نہیں سکتا تھا [illegible]
دوسری طرف مصروف تھا... اس لیے ان کے ساتھ محمود بھیجا
گیا... انہوں نے پھر اپنا کام شروع کیا۔

"ہم ذرا باہر باغ کا جائزہ لے آئیں ابا جان... قاتل [illegible]
سے اندر آیا ہے" بیچ میں فرزانہ نے کہا۔

"ہاں ضرور... کیوں نہیں" وہ بولے۔

[illegible] وہ باغ میں آئے... باغ میں جب روشنی تھی... فاروق نے
[illegible] تینوں وہاں کے نزدیک پہنچے۔

"[illegible]... قدموں کے بالکل واضح نشانات موجود ہیں یہاں تو"
[illegible]

"بہت خوب ابا جان... ان نشانات کی تصاویر لی جائیں گی" محمود نے
[illegible]

"[illegible] فاروق... تم نے دائیں طرف کے نشانات پر غور کیا؟"

"[illegible] کیا بات ہے" وہ دونوں بولے۔

"[illegible] نشان زیادہ واضح ہے... اور بائیں والا زیادہ واضح... اس
[illegible] قاتل ایک ٹانگ پر پورا وزن نہیں ڈال سکتا۔"

"ہوں... شاید ایسا ہی ہے... ارے ہاں... تو اب انکل مرحوم کی
[illegible] بیچے میں تو نشانات ہونے چاہئیں۔"

"انکل اکرام کو فون کرو۔"

انہوں نے اسی وقت اکرام کے نمبر ڈائل کیے... اس کے پاس بھی
[illegible] فوراً ہی اس کی آواز سنائی دی۔

"اکرام بات کر رہا ہوں۔"

"کیا حال ہے؟"

"اس بیچے میں بھی؟" وہ بولا۔

"[illegible] یہاں تک پہنچی... کوئی سراغ ملا یا نہیں۔"

"کھڑکی کے نیچے جوتوں کے نشانات ملے ہیں ... [illegible]
..... مطلب یہ کہ جوتوں کے تلے اس قسم کے ہیں کہ نشانات بالکل صاف
آرہے ہیں۔"

"بہت خوب انکل ... کیا آپ اس وقت ان نشانات کے نزدیک
ہیں؟"

"نہیں تو ... کیوں؟"

"ذرا وہاں جائیں ... اور دیکھیں ... دونوں نشانات ایک جیسے
ان میں کوئی فرق ہے؟"

"نہیں ... ان میں کوئی فرق نہیں ہے" انہوں نے [illegible]

"پھر تو نہیں انکل ... آپ وہاں جا کر [illegible] دیکھیں۔"

"اچھی بات ہے ... ویسے تم ہمیشہ بال کی کھال نکالتے
رہتے ہو" انہوں نے جل کر کہا۔

"اور آپ یہ بھی جانتے ہیں۔ بال کی کھال ہی [illegible]
[illegible] ہے۔"

"ہاں! یہ تو ہے۔ میں کھڑکی کی طرف چل رہا ہوں۔"

"شکریہ انکل ... آپ بہت اچھے ہیں۔"

"کیا واقعی" وہ مسکرائے۔

"آپ جانتے ہیں ... ہم جھوٹ نہیں بولتے۔"

"میں نشانات کے قریب پہنچ گیا ہوں ... دونوں نشانات ایک جیسے
[illegible]۔"

"خوب غور کریں ... کیا کہیں کوئی نشان کم واضح نہیں ہے؟"

"ہاں ... اوہ ... یہ دیکھو ... ایک [illegible] ... [illegible]
[illegible] کی بات ہے ... کہیں یہ نشان واقعی بائیں کا بہت ہلکا ہے۔"

"شکریہ انکل ... میں معلوم کرنا تھا ... آپ کی معلومات کے لیے
[illegible] اسی قاتل نے پروفیسر خالد [illegible] کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔"

"کیا ... اور یہ پروفیسر خالد [illegible] کون ہیں؟"

"[illegible] کے۔"

[illegible] سب سے وہاں [illegible] افسر کو بلاؤ اور ان نشانات کی تصویر [illegible]
[illegible] انسپکٹر جمشید نے [illegible]
[illegible]

"[illegible] سے جوتوں کے واضح نشانات موجود ہیں ... [illegible]
[illegible] بھی صاف ہے۔"

"[illegible] تو [illegible] چلے ہو؟" وہ پوچھنے لگے۔

"ہاں [illegible] کی ہے۔"

"بہت خوب [illegible] کام آسکے گی۔"

"لیکن بھائی جان... آپ نے غور کیا۔ اس کیس کے تینوں [illegible]
کو قتل کیا جا چکا ہے... پہلے راستے کا ٹیلا، پھر ڈاکٹر [illegible] اور پھر
خلدان... پیچھے کون رہ گیا؟"۔

"پروفیسر خاقون" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا مطلب؟"۔

"سوال یہ ہے... پروفیسر خاقون کہاں ہے"۔

"چودہ سال پہلے غائب ہوا تھا... ہم کیسے بتا سکتے ہیں... وہ [illegible]
ہے" فاروق نے برا سا منہ بنایا۔

"سراغ تو لگانا ہوگا... ورنہ ہم اس کیس کی تہہ تک نہیں پہنچ [illegible]
سکے"۔

"دولت کیوں کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں"۔

"ہم... میرا خیال ہے... ہم نے دیر کر دی" انسپکٹر جمشید [illegible]
بولے۔

"کیا مطلب... دیر کر دی... کس معاملے میں دیر کر دی"۔

"آؤ جلدی کرو"۔

یہ کہتے ہی وہ باہر کی طرف دوڑ پڑے۔

٭٭٭٭٭٭

دستک

محمود، فاروق اور فرزانہ نے ان کے پیچھے دوڑ لگا دی... انسپکٹر
جمشید کار میں بیٹھ چکے تھے۔ انجن اسٹارٹ کر چکے تھے۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ کے سامنے ہی
[illegible] رہے۔

"آخر کہاں جا رہے ہیں" محمود نے گھبرا کر کہا۔

"وہ بھی... سمجھو" انسپکٹر جمشید نے [illegible] ایک جھٹکے سے
[illegible] دی... جلد ہی وہ ہوا سے باتیں کرنے لگی۔

"یہ بات ہے" فاروق نے عجیب سی صورت بنائی۔

"کیا بات ہے!"۔

"یہ کیسی بات ہے... سمجھا کریں"۔

"یہ بھی [illegible]" آنکھوں سے گھور کر کہا۔

"مجھے عجیب ہے" محمود نے بوکھلا کر کہا۔

"کیا عجیب ہے"۔

"یہ کہ عجیب بھی" محمود بولا۔

"شاید تمہیں کوئی ڈھنگ کی بات نہیں سوجھ رہی ... ورنہ [illegible]
ہم کہاں جا رہے ہیں"۔

"جی ... جی ... میں تو بس ... یونہی کہہ"۔

"ہاں! تم تو بس" اس نے [illegible]۔

"جی بہتر ... آپ شکیل بیگ کے ہاں جا رہے ہیں [illegible]
[illegible] ایک آدمی رہ گیا ہے ... جس سے [illegible]
نہیں پتہ معلوم ہو سکتا ہے" فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

"رہنے دو تو یہ ابھی انسپکٹر [illegible] بھی رہ گیا ہے"۔

"ہاں وہ بھی ہے ... لیکن ہم اس پر [illegible] نہیں [illegible]
انسپکٹر جمشید [illegible] اندازی کرے گا"۔

"اور شکیل بیگ [illegible] معاملے میں انسپکٹر جمشید [illegible]
گا"۔

"اس لیے تو دوڑ لگا رہے ہیں"۔

"جی ... کیا مطلب؟"

"اس سے پہلے [illegible]
رہیں"۔

"اوہ اچھا"۔

اور پھر انسپکٹر جمشید وہاں پہنچ [illegible]
گئے ... فوراً ہی ملازم نے دروازہ کھولا۔

"[illegible] مسٹر بیگ سے ملنا ہے"۔

"[illegible]" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"[illegible] ہے"۔

"[illegible] اگر [illegible] سے ملنا پسند نہ ہو تو" اس نے کہا۔

"[illegible] انسپکٹر جمشید [illegible] ہیں ... ساتھ ہی [illegible]
[illegible]"۔

"[illegible]" ملازم کے لہجے میں حیرت تھی۔

"[illegible]"۔

"[illegible]"

[illegible]
[illegible]

[illegible] صاحب ... کمرے [illegible]
[illegible] ایسا لگتا ہے ... جیسے [illegible]

"[illegible]" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"[illegible] مطلب" وہ چونکا۔

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible] آپ غلط کر رہے ہیں"۔

"تب پھر... تم نے کیسے جان لیا کہ انہیں اغوا کیا گیا ہے... یہ [illegible]
سراسر سوال ہو"۔

"جی نہیں... یہ تو میرا اندازہ تھا"۔

اب وہ اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے... اور جیکی لین [illegible]
بھی داخل ہوئے... بستر کی چادر فرش پر تھی... اور [illegible]
چیزیں الٹ پلٹ پڑی تھیں... اس منظر کو دیکھ کر صاف یہ خیال [illegible]
کہ جیکی لین کو اغوا کیا گیا ہے... لیکن یہ ڈرامہ بھی ہو سکتا تھا۔ اس [illegible]
بطور جائزہ لیا اور سمجھ گئے کہ یہ ڈرامہ کیا گیا ہے... وہ جیکی لین [illegible]
گیا ہے... تاہم انہوں نے اپنے اس خیال کو ظاہر نہ ہونے دیا اور خاموشی سے
اٹھ آئے۔

"آپ لوگ رپورٹ درج کر دیں... ٹھیک ہے"۔

"جی... جی ہاں... ضرور... میں ابھی کر کے افراد [illegible]
ہوں گا"۔

وہ کار کی طرف بڑھ گئے... جب تک وہ کار میں بیٹھ نہیں [illegible]
... ملازم دروازے پر ہی کھڑا رہا۔

"ہمارے نظروں سے اوجھل ہونے پر ہی میرا خیال ہے... [illegible]
گیا ہے"۔ فرزانہ بولی۔

"ہوں... یہاں سے تمہارا کام شروع... خفیہ طور پر [illegible]
ہو جاؤ... اور دیکھو اندر جیکی لین ہے یا نہیں... اگر وہ [illegible]

مگر اس کا شمار ہو رہا تھا... پھر جب میں دستک دوں تو پھر دیکھنا کہ وہ کہاں
[illegible] ہے"۔

"جی... بہتر"۔ وہ بولے۔

پہلے وہ بیرونی کوٹھی کے اندر داخل ہونے کے لیے آسان کام
[illegible]... یہ بھی کھلا ہوا تھا... لہٰذا وہ سب اندر کس طرح پہنچ گئے کہ
[illegible] کوئی حیرت ہوئی... ایک کمرے سے آوازیں آ رہی تھیں، وہ سب
اس کمرے کی طرف بڑھے اور کان لگا دیے۔

"تم سب بے وقوف ہو، آپ نے ان لوگوں کو مسٹر جیکی لین... یعنی
[illegible]... اس سے نہیں ڈر، بھی شک نہیں ہو... کہ یہ
[illegible] ہے"۔

"لیکن یہ لوگ بھی کم چالاک نہیں ہیں... ان کی شہرت بلاوجہ نہیں
[illegible] ہیں... لہٰذا میں چاہتا ہوں تہ خانے میں... اور تم لوگ
[illegible] میں جا کر سو جاؤ... اب جب تک یہ معاملہ دب نہیں جاتا
[illegible] میں ہی رہوں گا... میرا کھانا وہیں پہنچاتے رہنا"۔

"اچھا... آپ فکر نہ کریں... ہم چلتے ہیں"۔

اب محمود نے دروازے پر دستک دے ڈالی... فوراً ہی جیکی لین
[illegible] کی سمت کا رخ کر چکی تھی... اندر سے گھبراہٹ طاری ہو گیا...
[illegible] بیٹھا ہے۔

"یہ... یہ دستک کس نے دی" ایک بولا۔

"وہ بھی اس کمرے کے دروازے پر" [illegible]

اسی وقت بیرونی دروازے پر دستک ہوئی۔

"شاید ہمارے کان بج رہے تھے... دستک بیرونی دروازے پر ہو رہی ہے"۔

"جی نہیں" جیکی لیس نے فوراً کہا۔

"پھر دستک ایک بار پھر ہو رہی ہے [illegible]" فاروق نے کہا۔

[illegible] بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ اسی وقت آواز آئی۔

"دیکھیے... دستک بار بار ہو رہی ہے [illegible] ... الٹا دروازہ ہو سکتا ہے... ہم سب [illegible]"

"اچھی بات ہے... تم لوگ بار بار دروازہ کھولو... میں تو [illegible] رہا ہوں"۔

ساتھ ہی محمود نے دروازے پر زور سے ہاتھ مارا [illegible] اچھل پڑے کہ آواز سنائی دی۔

"ہم اس کمرے کے دروازے پر موجود ہیں... ہم نے ساری باتیں کرتے سن لیا ہے... اب اگر وہ تہ خانے میں چھپ گئے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا... کیا سمجھے"۔

"جی... نہیں" جیکی لیس خوف زدہ آواز میں بولا۔

"آپ نے ٹھیک کہا ہے کہ دروازہ کھول دیں"۔

[illegible] ... میں نے سنا تھا... ان لوگوں کی شہرت [illegible]

[illegible] رشید وغیرہ بھی وہاں پہنچ گئے... وہ جیل [illegible]

"[illegible] مسٹر جیکی لیس [illegible] آپ سے [illegible]"

"[illegible] چار سو بیس ہے"۔

"آپ جانتے ہیں" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"[illegible] ہم جانتے ہیں... آپ بھی [illegible]... تم لوگوں کا پتا ہے... کہاں سے آئے ہیں"

"[illegible]" اس نے گھبرا کر کہا۔

"تمہارے پاس ایسے تین آدمی کہاں سے آ گئے... جو بالکل ایک [illegible]... جن میں بال برابر بھی فرق نہیں اور ان کی انگلیوں کے نشانات [illegible]... جب کہ ایسا ہونا ممکن نہیں ہے"

"یہ تو مجھے نہیں معلوم... مجھے تو بس یہ ہدایات تھیں کہ ان تینوں [illegible] کرنا ہے... اگر وہ کسی الجھن میں پھنس جائیں تو [illegible] طلب کرنا... اس قسم کی ہدایات مجھے ملی تھیں اور بس... اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا"۔

"لیکن..... اس سلسلے میں اب تک تین افراد قتل کیے جا چکے ہیں"

"ارے باپ رے..... بھلا میرا ان سے کیا تعلق"

"بہت گہرا..... پہلی لاش تو ملی ہی آپ کے ہال کے ٹینک سے..... اس لاش کا تعلق بھی آپ سے نہیں بنتا" انسپکٹر جمشید نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"نہیں..... اس لیے کہ میں اس وقت بیوی بچوں کے ساتھ شادی میں شرکت کے لیے گیا ہوا تھا..... اور میرے ملازم سروش کو ..... انہیں بھی نہیں معلوم..... لاش ٹینک میں کس طرح پہنچی"

"آپ دعوت چھوڑ کر ادھر آئے تھے" انسپکٹر جمشید نے ...

"ککک..... کیا..... کیا آپ نے"

"ہاں جناب..... آپ وہاں سے ادھر آئے تھے..... اور پھر چلے گئے تھے"

"جی نہیں..... یہ..... یہ غلط ہے"

"تو پھر کیا ہے"

"یہی کہ مجھے نہیں معلوم..... لاش یہاں کس طرح پہنچی"

"آپ نے کملیا کو سڑک سے اغوا کر کے پہلے یہاں لا کر قتل کیا..... لارڈ نے اس کا میک اپ یہاں اپنے چہرے پر کیا..... اس کا کارڈ اس کی جیب میں رکھا اور اسے موت کے گھاٹ اتار کر ٹینک میں ڈال دیا..... کسی کو اس کا پتا نہ چلے..... کیا میں غلط کہہ رہا ہوں"

"میں کسی لارڈ کو نہیں جانتا"

"آپ بری طرح پھنس گئے ہیں جناب" انسپکٹر جمشید کی سرد آواز میں

"کیا مطلب" وہ چونکا۔

"آپ کے اس کمرے سے لارڈ کی انگلیوں کے نشانات مل چکے ہیں..... ان نشانات کے ساتھ ہی آپ کی انگلیوں کے نشانات بھی ملے ہیں..... یہ معلوم ہی ہے کہ لارڈ صاحب بھی گرفتار ہیں..... ان حالات میں آپ سب کچھ بتا دیں گے..... یہ فائدہ ہوگا آپ کو..... جب یہ نشانات ساری کہانی خود سنا دیں گے" انہوں نے طنزیہ انداز میں

"میں..... نہیں" وہ چلایا۔

"اب کیا..... آپ کو فائدہ ہو گا کیا"

"بس..... یہ فائدہ ہو گا"

"ہم آپ کی سفارش کریں گے"

"ٹھیک ہے..... میں سب کچھ بتانے کے لیے تیار ہوں"

"بہت خوب! یہ ہوئی نا بات..... اب آپ اطمینان سے بیٹھ جائیں..... وہ تہہ خانہ کہاں ہے..... جس میں آپ چھپے تھے"

"جی..... اسی کمرے کے نیچے..... آتش دان کے پیچھے راستہ ہے"

"اوہ اچھا..... یہ تو شروع ہو گئیں"

”راستے کالیا، نواب شاہی اور پروفیسر خالد ان [illegible]
کا حکم انظار جی سے آیا تھا۔“
”کیا!!!“
”وہ ایک ساتھ چلے گئے۔“

*****

فون

[illegible] رہے۔

[illegible] ہیں ... وہ راست انظار جی کی حکومت کے حکم
[illegible] انسپکٹر جنید مرزا [illegible] آواز میں
[illegible]

”[illegible]“

”[illegible]“ وہ چلا گئے۔

”[illegible]“

”کیا مطلب؟“

”[illegible] حکومت کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نواب شاہی کے ہاں چلا گیا۔ [illegible]

کالیا کے بعد پروفیسر حلدان کے ہاں پہنچ گیا [illegible]
تینوں زدی موت کے گھاٹ اتر گئے"۔

"اور تینوں زدی"۔

"ہاں تینوں زدی انگارجہ سے ادھر آئے ہیں... انہیں پہلے ہی
ختم کرنے کا حکم دیا گیا تھا... تاکہ وہ گرفتار ہوں تو ان کی حفاظت ہو سکے
... اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں" اس نے کہا۔

"میرا خیال ہے... اب تم سچ بول رہے ہو... ٹھیک ہے [illegible]
رکھ لو [illegible] بیٹھ جاؤ"۔

اس نے ہونٹ [illegible]... یہ وہی علاقہ ہے جس کے نشانات [illegible]
پائے گئے تھے۔

"ذرا چل کر دکھاؤ" وہ بولے۔

"کیا مطلب... چل کر دکھاؤں"۔

"ہاں" وہ بولے۔

اس نے انہیں کمرے میں چل کر دکھایا... وہ وہی [illegible]
[illegible] تھا۔

"ثابت ہو گیا... قاتل تم ہی ہو... تم اپنے ساتھی کے بھی اور خود
کے بھی... اور اپنے ساتھیوں کے بھی... [illegible]
وہ ان لوگوں کی وجہ سے ناکام ہو گیا تھا... اس کے بعد تم حرکت میں آ
گئے... یہی بات ہے نا"۔

"بالکل"۔

"اور حامد جاہزی؟"۔

"اسے دوست اپنے ہی مقصد کے لیے بنایا تھا... میں اس کی
بات میں موجود ضرور رہا ہوں... لیکن جو وقت کے لیے غائب بھی ہو
تو [illegible] سے پتا نہیں چلنے دیا گیا... اس نے یہی بیان دیا کہ میں تمام
وقت دعوت میں موجود رہا ہوں" اس نے جلدی جلدی کہا۔

"اس کا مطلب ہے... اس کا جرم سے دور کا تعلق نہیں"۔

"نہیں" وہ بولا۔

"لیکن مسئلہ یہ نہیں... ہمارے لیے تو تم بیکار ثابت ہوئے" سپاٹ
لہجے میں کہا گیا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکا۔

"ہمارا اصل مسئلہ تینوں زدی ہیں... ہم ان کا کیا کریں... ان کا مطلب
ہے تم سمجھ گئے... آخر انگارجہ نے یہ تینوں زدی ہمارے ملک میں کس لیے
بھیجے ہو سکتا ہے کہ ان کی شکل صورت بالکل ایک ہو... [illegible] کے
نشانات تک ایک ہوں... یہ بے سوالات ہیں... جنہوں نے ہمیں پریشان
کر دیا ہے... آخر انگارجہ چاہتا کیا ہے"۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں... مجھے کچھ معلوم نہیں"۔

"اوکے... فی الحال ہم تمہیں جیل بھیج رہے ہیں... پھر دیکھیں
گے"۔

میں اس سے خوف سی محسوس ہوئی.... محمود نے ریسیور اٹھایا [illegible]
جمشید کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

"آپ کا فون ہے"۔

انہوں نے فون لے لیا اور بولے۔

"انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں.... کون ہے؟"

"میں.... شیخ.... میں راضی خان ہوں"۔

"اوہ.... راضی خان.... تم یہاں ہو [illegible] مدت سے"۔

"ہم.... میں پھر بتاؤں گا.... [illegible] تم [illegible].... میں ایک [illegible] میں پھنس گیا ہوں"۔

"فون پر نہیں بتا سکتے"۔

"اگر زیادہ مصروفیت ہے اور نہیں آ سکتے تو [illegible]"

انہوں نے [illegible] کر کہا۔

"ہم مصروف کب نہیں ہوتے [illegible]
ہوں"۔

[illegible]

"[illegible] نہیں [illegible].... اگر [illegible]
حوالے کر دو.... میں جلد [illegible] گا"۔

"یہ راضی خان کون ہیں"۔

[illegible] بہت [illegible] کے [illegible] لیکن [illegible] سے پہلے کے
[illegible] درمیان میں ہماری ملاقات نہیں ہوئی
[illegible] ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی ہو گی"۔

"[illegible] راضی خان صاحب.... [illegible] تھے"۔

"[illegible] عجیب مصیبت میں پھنس گیا ہوں.... در اصل یہ بہت
[illegible] ہم شاید سوچ بھی نہیں سکتے.... [illegible]
[illegible] ملی ہیں"۔

"[illegible] بات کیسے معلوم.... جب کہ اس کی آپ سے بھی
[illegible] نہیں ہوئی"۔

"[illegible] ہم [illegible] رہتے ہیں"۔

"[illegible] تو [illegible] آ گئے.... اور اگر وہاں ہماری [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] گا"۔

"[illegible] ہم صرف اور صرف تین [illegible] کے بارے میں [illegible]
[illegible] مجھے بہت پریشان کر رہے ہیں.... میں محسوس کر رہا ہوں
[illegible].... [illegible] کہ ہم [illegible] نہیں

[illegible]

"[illegible] نہیں [illegible]"۔

[illegible].... [illegible] پہلے تو ایک [illegible] کو محمود نے [illegible]
[illegible]

"آخر ہم کب تک ایک دوسرے کو گھورتے رہیں گے... کیوں نہ
یہ مقابلہ ختم کر کے تینوں لڑکیوں پر غور کر لیا جائے... ورنہ وہ
تو بے خبر لیں گے۔"

"سوال یہ ہے کہ ہم اس کے بعد سوچیں کیا سوچیں" فاروق نے...

"سوچنے کے لیے تو ہمارے پاس بہت کچھ ہے... مثلاً یہ کہ
اگر یہ ساری فہرست اشارہ کرتی ہے... تو پھر اس سوال کا جواب
شاہی کی لائبریری سے کیوں ہے... پھر نواب شاہی کے ساتھ رات کو
پروفیسر خالد کو کیوں قتل کیا گیا۔"

"ایک منٹ... ذرا ہم پروفیسر انکل سے رپورٹ لے لیں
کس نتیجے پر پہنچے؟" محمود نے نمبر ملائے... پھر
آواز سنائی دی۔

"ہاں محمود کیا بات ہے؟"

"تینوں لڑکیوں کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا؟"

"لڑکیاں... ان کے بارے میں تو میں اتنا ہی جانتا ہوں
کہ حق بجانب ہے۔"

"لیکن انکل... یہ حق بجانب ہیں تو پھر..." محمود
عجیب انداز میں کہا۔

پروفیسر داؤد کو ہنسی آ گئی... محمود نے خان رحمان کی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا... کیوں ہنس رہے ہیں؟"

پروفیسر داؤد نے انہیں گھور کا جواب دیا... وہ بھی ہنسنے لگے... پھر
بولے... "میں عجیب انداز میں غور کر رہا ہوں... تم فکر نہ کرو۔"

"ٹھیک ہے اگر آپ کہتے ہیں تو نہیں کرتے ہم فکر... ویسے اس وقت
حالات فوری طور پر... اور کوئی کام سوجھ ہی نہیں رہا۔"

وہ دونوں ہنسنے لگے... ساتھ ہی انہوں نے ریسیور رکھ دیا۔

وہ دونوں بھی سوچنے لگے... اچانک فاروق نے کہا۔

"ہمارے مسئلے کا حل اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہمیں پروفیسر
کی تلاش ہو گی... پھر لائبریری کے چور کو تلاش کرنا ہو گا۔"

"ہاں! یہ ہے کام کی بات۔"

"لیکن کام کی... مزے کی بات ہے اور پروفیسر خالد آٹھ دس سال
پہلے... کتابوں کے چور کو کہاں سے تلاش کیا جائے۔"

"ٹھیک ہے... ایک منٹ۔"

محمود نے... اس کی آواز سن کر وہ بولا۔

"بات تو یہ کہ ایک... مجرم کو گرفتار کر لیا جائے... اور وہ
گاڑی میں کتابیں لادی گئی تھیں... وہ کہیں مل جائیں۔"

"ابھی ابھی اطلاع ملی ہے... راجن روڈ پر ایک گاڑی کھڑی ہے...
ہو سکتا ہے وہ وہی ہو۔"

"کیا آپ اپنے ماتحتوں کو اس کی طرف بھیج چکے ہیں؟"

"میں بھیج ہی رہا تھا۔"

"ٹھیک انکل ... گاڑی کو ... سے پہلے ... [illegible]
نشانات فوٹو بہت ضروری ہیں ... اس لیے کہ ہمیں ... [illegible]
چھوڑ جاتا ہے۔"

"اچھی بات ہے ... ٹھیک صاف ... [illegible]
ہوں گے ... ان کے پاس اس کام کے لیے بہت وقت تھا۔"

"ضرور، شاید ہوں گے ... ٹھیک ہو سکتا ہے ... [illegible]
کیا ہو؟ اگر ایک آدھ نشان بھی مل جائے تو بڑی بات ہے۔"

"اچھی بات ہے ... [illegible]
... اگر کوئی نشان رہ گیا ہو گا تو ... [illegible]
گے۔"

"شکریہ انکل ... آپ بہت اچھے ہیں۔"

"میں نہیں ... میرے ماتحت ... [illegible]"

"اچھا تو پھر شروع کریں کام۔"

انہوں نے ... [illegible] ... وقت گزرتا ... [illegible]
... اس طرف سے ... جمشید کی ... [illegible]
وہیں ہو گیا ... جس سے ... [illegible]

"اب ہمیں یہ معلوم ہو جانا ... [illegible]
ویسے تو ہم یہ سمجھتے ہیں ... [illegible]

... آ گئی۔ ... باہر نکال ... اندر ... یہاں آ جاؤ ... خان
... کو بھی ساتھ لے آؤ۔"
... محمود نے کہا۔
... وحشی خان ... گھوڑوں پر۔"
... ہیں۔"
... صورت حال ... وحشی خان ... کو بتائی۔
"عجیب ہے ... تم بھی چل پڑو۔"
... اور ... کی طرح ... چلاتے ہوئے ... پہنچے۔
... [illegible] ... فوراً ہی معلوم ہو گیا ... [illegible]
... عمارت ... تھی ... [illegible] ... عمارت میں
... [illegible] ... گلی میں ... [illegible]
... [illegible] ... خان ... پہنچے تھے ... [illegible]
... [illegible] ... اشارہ ... تھا۔
... [illegible] ... طرف سے ... تھیں۔ [illegible]
... [illegible] ... جمشید ... ساتھ بیٹھے تھے ...
... [illegible] ... تھی

******

قاتل

دونوں میں سے ایک نے جو بظاہر [illegible] تھا، ریسیور رکھا۔

"جی... جی ہاں... یہیں ہیں" یہ کہہ کر اس نے ریسیور [illegible]

بڑھا دیا... محمود نے فون لے لیا... دوسری طرف [illegible]

[illegible] میں کر رہا تھا۔

"گاڑی میں سے ایک نشان مل گیا ہے... ویسے اس نے

بہت کوشش کی تھی"۔

"تب پھر... کیا آپ کو پتا چل گیا ہے... وہ نشان کس کا ہے"

"ہاں! ریکارڈ میں اس آدمی کا نام اور تصویر وغیرہ موجود ہے [illegible]

سے پہلے گرفتار کیا تھا... وہیں سے پتا چلا... آپ ادھر آ جائیں تو

میں بیان کروں"۔

"ایک منٹ" اس نے کہا اور اپنے والد کی طرف مڑ

صورت حال بتائی... تو وہ بولے

"[illegible] صرف کارروائی شروع کرا دو... بھی گرفتار کر دو... لیکن

[illegible] وہ شخص ہاتھ سے نہ جائے" انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

"ٹھیک ہے" اس نے کہا اور فون بند کر دیا۔

"[illegible] یہ ہم اس شخص کی طرف روانہ ہو جائیں"۔

"[illegible] وہ بھی سنبھال لے گا... تم نہیں جانتے... میں نے

[illegible] بتا دیا ہے"۔

"[illegible] شروع ہوا"۔

"[illegible] دوست [illegible] خان ہیں... میں بتانا چاہتا ہوں... یہ پچھلے

[illegible]"۔

"[illegible] پتا چلتے ہیں"۔

"[illegible] آپ کے بھائی [illegible] خان ہیں"۔

[illegible] یہ بات بھی معلوم ہو گئی۔

"[illegible] خان ان کے بھائی ہیں... چند روز پہلے ان کا قتل

ہو گئے تھے" انہوں نے پرسکون انداز میں کہا۔

"[illegible] آپ نے... پر مر گئے تھے... کیا آپ جانتے ہیں

[illegible]" وہ ایک دم سے رو گئے۔

"[illegible] پہلے مر گئے تھے"۔

"[illegible] وہ بچ گئے... یہ مر کر بھی کوئی زندہ ہو سکتا ہے"۔

"جب یہ چند روز بعد [illegible] ہوئے تو ایک [illegible]

[illegible]

بھائی کو [illegible] دیا ہے۔ اس کی سمجھ میں [illegible]

مزید وضاحت [illegible] کی [illegible] نے صرف [illegible]

آپ یہ [illegible] ان کا بھائی [illegible] ۔ [illegible]

کا [illegible] کیسے ہو سکتا ہے۔ اس پر [illegible]

کے بھائی کو [illegible] ۔ [illegible]

طرف اشارہ کیا۔

"یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس میں ضرور کوئی [illegible]

ہے۔"

"یہی تو مشکل ہے" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا مشکل ہے [illegible] جمشید ہم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"یہ کہ اس میں کوئی چارہ نہیں ہے" وہ مسکرائے۔

"ہم سمجھے نہیں... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟" [illegible]

"ہم تو کم از کم [illegible] آپ میں شامل ہیں۔ [illegible]

... [illegible] ہم یہی کہہ سکتے ہیں... [illegible] ہیں"۔

"[illegible]... بالکل غلط... جمشید..... [illegible]

ہوا" خان رحمان چلا اٹھے۔

"میں بھی یہی کہتا ہوں" وہ بولے۔

[illegible] ... یہ تو مر چکے ہیں...

[illegible]

[illegible] ہیں"۔

"[illegible] صاحب؟" وہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ... آخر انسپکٹر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"میں بتا مرنا بالکل یاد نہیں۔ ان کا بیان ہے [illegible] والے بالکل ٹھیک، زندہ سلامت ہیں۔"

"تب پھر... جسے اکمل راضی خان نے دیکھا... وہ کون تھا؟"

فاروقی نے منہ بنایا۔

"کیا بات کرتے ہیں... میرا بھائی کسی حادثے میں ہلاک نہیں ہو جائے... کہ حادثے میں اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا... [illegible] پہچانا جا سکتا... مرنے والا کون تھا... میرا بھائی تو ابھی [illegible] کوئی بات نہیں، چار روز پہلے میرا بھائی میری آنکھوں کے سامنے [illegible] ہوا ہے... اس سے چار پانچ روز پہلے سے شدید بیمار تھا... وہ سخت بیمار تھا... ڈاکٹر صاحبان نے فیصلہ دیا تھا کہ [illegible] بچانے کی ہر ممکن کوشش کی... بہترین علاج [illegible] لیکن [illegible] میرے بھائی کو نہیں بچا سکے... میرے بھائی کی جگہ کوئی اور مرا تھا... سب گھر والے [illegible] والے عزیز رشتے دار سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں۔"

"ان لوگوں کے کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا" [illegible] مسکرائے۔

"کیا مطلب؟" وہ چونک کر بولے۔

[illegible] قبر میں [illegible] غلط ہو [illegible] کئی دن پہلے آپ کے بھائی کی [illegible] دفن ہو چکا تھا... وہ دراصل وہی مرا تھا تو؟"

"[illegible] یہ کیسے ہو سکتا ہے" — راضی خان نے حیران ہو کر کہا۔

"[illegible] کیسے ہو سکتا ہے۔"

"[illegible] کئی روز پہلے میرے بھائی کی جگہ کوئی اور [illegible] ایک [illegible] تب یہ ضرور میرا بھائی ہے" — راضی [illegible] رہ گئے۔

"[illegible] میں ہوں... لیکن ابھی تب تک" چودھری خان نے منہ بنایا۔

"اچھا آپ جانتے ہیں" انسپکٹر جمشید بولے۔

"جی ہاں... میرا تو اس دنیا سے ایمان اٹھ گیا ہے... میرا [illegible] بھائی [illegible] اور اس کی وجہ صرف اور صرف یہ [illegible] ہے۔"

"تم بالکل غلط سوچ رہے ہو... اگر تم چودھری خان ہو... تو میرے [illegible] خوشی کی خبر ہو گی... لیکن یہ معاملہ صاف بھی تو [illegible] کسی طرح... بغیر کسی تصدیق کے میں اس نامعلوم آدمی کی بات کس طرح مان لوں۔"

"[illegible] مجھے واپس بلایا جائے گا... پھر آپ کی اس ساری [illegible] دور ہو جائیں گے۔"

"اُف جاری .... یہ تم کیا کر گئے — مجھے تم سے یہ [illegible]
امید نہیں تھی۔"

اور جو میں دیکھ رہا ہوں.... مجھے اس کی امید نہیں تھی۔"

"اُف جمشید — میرے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی — میں [illegible]
تمہارے حوالے کرتا ہوں.... اگر یہ واقعی مجرم ہے — تو [illegible]
خاطر — ہر چیز .... اپنی تمام دولت اس نامعلوم آدمی کو دے چکا
ہوں — لیکن جمشید اگر وہ کوئی فراڈ ہوا تو؟"

"مجھے غور کرنے دیں" انسپکٹر جمشید بڑبڑا کر بولے۔

"اچھی بات ہے۔"

اور پھر وہ سب سوچ میں ڈوب گئے — وہ بہت دیر کی [illegible]
ہوئے تھے۔

آخر انسپکٹر جمشید نے سر اوپر اٹھایا اور بولے۔

"میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے — ہم قبر سے [illegible]
نعش نکال کر چیک کر لیں۔"

"اوہ.... اوہ" راشد خان بولے۔

"آپ کو اس پر کوئی اعتراض تو نہیں" انہوں نے پوچھا۔

"اگر قانون کو ایسا کرنے پر کوئی اعتراض نہیں تو مجھے [illegible]
اعتراض نہیں۔"

"نہیں — قانون اس کی اجازت دیتا ہے۔"

"تب تو ٹھیک ہے۔"

"بہت بہتر — ہم سب ابھی وہاں چلتے ہیں — اور مسٹر جاری کی خلاف
[illegible] بھی ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔"

"کیوں نہیں" اس نے فوراً کہا۔

سب نے دیکھا اس کے چہرے پر ذرا بھی گھبراہٹ کے آثار نہیں
تھے۔ انسپکٹر جمشید نے اکرام کو فون کیا۔

"اکرام ہم قبرستان پہنچ رہے ہیں — تم بھی عملے کے ساتھ پہنچو
اور [illegible] کے نشانات گاڑی سے ملتے ہیں.... اس کا ریکارڈ
[illegible]"

[illegible] اس نے کہا۔

جب وہ قبرستان پہنچے — اکرام اور عملہ وہاں موجود تھا.... راشی
[illegible] تک لے آیا۔

"کیا ہے؟"

"[illegible] اس قبر کی کھدائی کرا دو [illegible] نعش نکالی جا سکے گی۔"

"جی بہتر" ایک ماتحت نے ہکلا کر کہا۔

"[illegible] کیا بات ہے" فاروق مسکرایا۔

"قبر سے کسی مردے کو نکالنا کوئی آسان کام نہیں ہے جناب.... دیکھیے
[illegible] رکھیے۔"

"[illegible] کام شروع کرو۔"

قبر کی کھدائی شروع ہوئی ۔۔۔ انسپکٹر جمشید نے دبے [illegible]

"ہاں ۔۔۔ وہ فائل دکھاؤ بھی ۔۔۔ کیا نام ہے ۔۔۔ [illegible]"

اکرام نے فائل کھول کر ان کے سامنے کر دی ۔۔۔ انہوں نے [illegible]

۔۔۔ فائل میں ایک نوجوان آدمی کی تصویر لگی تھی ۔۔۔ اس کا نام [illegible]
تھا ۔۔۔ چوری کی کئی وارداتوں میں سزا یافتہ تھا۔

"تو چوری اس نے کرائی ہے۔"

"جی ہاں! یہ بھی فائل میں درج ہے ۔۔۔ اور یہ [illegible]
۔۔۔ دراصل اس نے سوچا تھا [illegible]
لگا سکتا ہے ۔۔۔ اس لیے بے فکر تھا ۔۔۔ اب ہم پہلے [illegible]
دو دو باتیں کریں گے۔"

"بالکل ٹھیک اکرام ۔۔۔ ویسے میرا خیال ہے ۔۔۔ [illegible]
ثابت نہیں ہو گا۔" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"جی وہ کیسے؟" اکرام نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ میرا اندازہ ہے ۔۔۔ وہ غلط بھی ہو سکتا ہے ۔۔۔ [illegible]
چوکس رہنا ۔۔۔ کہیں وہ ہمیں دھوکا دے کر نکل نہ جائے۔"

"جی نہیں ۔۔۔ اگر وہ دھوکا دے کر ادھر ادھر نکل جائے [illegible]
گے ۔۔۔ تب بھی بچ کر نہیں جا سکے گا کیونکہ آلات لگا دیے گئے ہیں۔"

"بہت خوب یہ ہوئی نا بات۔"

وہ کھدائی جاری تھی ۔۔۔ اچانک کھدائی کرنے والے رک گئے ۔۔۔
[illegible] ایک ان کی طرف آیا۔

"جی تابوت نکل آیا ہے ۔۔۔ کفن کی [illegible] آپ لوگ خود
[illegible] ہم کام نہیں کریں گے جناب ۔۔۔ چاہے آپ ہمیں معطل
[illegible]

"عجیب بزدل ہیں آپ لوگ ۔۔۔" انہوں نے جھلا کر کہا۔

اور پھر وہ خود اکرام کے ساتھ آگے بڑھے ۔۔۔ [illegible] صاحب ۔۔۔ خوف
[illegible] سے ان کی طرف دیکھنے لگے ۔۔۔ جیسے کہہ رہے ہوں۔

"آپ کیا بے وقوفی کرنے جا رہے ہیں ۔۔۔ مردہ کہیں [illegible]

[illegible] جمشید قبر میں اتر گئے اور ملبہ اٹھا کر اکرام کو دینے لگے
[illegible] جلد ہی تابوت صاف نظر آنے لگا ۔۔۔ مردہ اس میں موجود تھا ۔۔۔
[illegible] بو بھی آنے لگی ۔۔۔ لیکن وہ نہ گھبرائے اور پھر جھک کر مردے
[illegible] ۔۔۔ پھر خیال آیا اور اکرام سے بولے۔

"اکرام ۔۔۔ مردے کی بے حرمتی نہیں ہونی چاہیے ۔۔۔ تم بھی ذرا
[illegible] ۔۔۔ دونوں مل کر اسے باہر نکالیں گے۔"

"جی بہتر" وہ ایک ساتھ بولے اور قبر میں اتر گئے۔

"ارے ۔۔۔ ایسا نہ کریں" ایک ساتھ چلایا۔

سائنسی معاملہ

دروازہ کھولنے والا خود تیمور عباس تھا۔ وہ بہت دور سے اچھلا۔ اس کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔ پھر اس [illegible] ہوئے چلتی نہ [illegible] کہا۔

"آ... انسپکٹر صاحبان! مجھ سے کیا کام پڑ گیا آپ کو؟"

"گھبرانے کی ضرورت نہیں... تم زیرِ حراست ہو۔"

"میرا جرم؟"

"تم نے چوری ایک لائبریری [illegible] ہے۔"

"واقعی حیرت کی... آپ نے یہ بھی جان لیا... حالانکہ میں نے پوری کوشش کی تھی کہ کوئی نشان باقی نہ رہ جائے۔"

"ہاں! لیکن تمہاری کوشش ناکام رہی... ایک نشان باقی رہ گیا تھا۔ اسی لیے تو ہم یہاں ہیں... واہ! ہمیں کس طرح معلوم ہوا کہ یہ کام جس کا ہے۔"

"کیا کچھ لے دے کر معاملہ برابر کر لیتے ہیں؟" وہ مسکرایا۔

ہیں... تو یہ سب ایک [illegible] کے تحت بھی ثبوت ہیں [illegible]

"یہ بات ہے؟" وہ بولا۔

"جی ہاں... سیدھی طرح بتاؤ... کتابیں کہاں ہیں؟"

"وہ کسی یورپ کے ملک میں۔" اس نے کہا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"صاف ظاہر ہے... وہ کتابیں میرے پاس کام کی تھیں [illegible] چرائی تھیں۔ اس نے ان کے بدلے میں مجھے پیسے دیے تھے۔ [illegible] میں سے کتب پہنچائیں... اس نے وہ پیسے دیے۔ تم [illegible] لے لو... آپ لوگ ان میں سے [illegible] ہے۔"

"کیا کہہ رہے ہو... پاگلوں جیسی باتیں نہ کرو... اس آدمی تک ہمیں سب سے کتب حاصل کرنی ہیں۔"

"سمجھتا ہوں... میرا جرم معاف کر دیا ہو گا۔"

"تب پھر تمہیں یہ وعدہ کرنا ہو گا کہ آئندہ کوئی جرم نہیں کرو گے"

"[illegible]" وہ بولے۔

"ٹھیک ہے... یہ اقرار تو یہ پہلے بھی کئی بار کر چکا ہے۔"

"جی ہاں انسپکٹر صاحب... ایک بار اور سہی۔" وہ ہنسا۔

"یہ تو مجھے پرانا جرائم کا عادی لگتا ہے۔" خان رحمان مسکرائے۔

"جی خان صاحب... پورا گھاگ ہے۔" اکرام ہنسا۔

"جب ہم کتابیں خرید رہے تھے... اس محفل کے علاوہ یہاں
ور نظر نہ آیا تھا۔"

"کتابیں حویلی کے باہر ہی رکھ دی گئی تھیں... مجھے اندر نہیں بلایا
تھا... رقم بھی اس نے باہر ہی دی تھی۔"

"اچھی بات ہے... ہم ذرا اس حویلی کا جائزہ لے لیں۔"

انہوں نے حویلی کو دیکھا بھالا... ہر چیز پر گرد جمی ہوئی تھی۔ صرف ...
کمرہ قدرے صاف تھا جس میں لاش پڑی تھی... شاید قاتل نے ...
اس کمرے کی صفائی کی گئی تھی۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے... جیسے یہ حویلی مدت سے بند پڑی ہے
کو تو صرف تھوڑی دیر کے لیے استعمال کیا گیا ہے... محمود عباس اور ...
جدا کیا... اور اس کے دروازے کے قریب تیمور عباس سے مل گئیں... ہمارے ...
رہ گیا... یہ کون تھا... علاقہ شاید کوئی بتا سکے... محمود اسی ...
تو بلا لاؤ۔"

جلد ہی ایک دیہاتی وہاں آ گیا... اس نے بتایا کہ حویلی خالی ...
اس کا مالک مر چکا ہے... باقی لوگ حویلی چھوڑ کر شہر چلے گئے تھے... پر ...
ان کا خیال تھا... حویلی میں اس کے مالک کی روح بھٹکتی رہتی ہے ...
وجہ سے کسی اور نے بھی حویلی پر قبضہ نہیں کیا... سب اس سے ڈر ...
کھاتے ہیں۔

انہوں نے یہ کہانی سن کر بڑے بڑے منہ بنائے... لاش کو بھی وہ
... نہ پہچان سکے... اس نے بتایا کہ اس شخص کو ان اطراف میں کبھی نہیں
دیکھا گیا۔

"ہم... خیر... وہ اس جگہ صرف کتابیں حاصل کرنے کے لیے
آئے تھے... کتابیں ملتے ہی وہ چلے گئے... اس شخص کو صرف اس لیے قتل
... تاکہ ہم ان کے حلیے نہ بتا سکے..." انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا۔
... وہ شہر کی طرف چل پڑے... تیمور کو اس علاقے سے ... ہوا...
... رہے گا... چھوڑ دیا گیا... ایک لاکھ روپے اس سے لے
... ایک لاکھ روپے کسی علاقے والے کو دینے کا فیصلہ کیا"... اس
... گئے... بیگم جمشید کا چہرہ انہیں دیکھ کر کھل اٹھا۔

"یوں لگتا ہے... جیسے آپ لوگ کئی ہفتوں بعد آئے ہیں... حالانکہ
آپ ایک رات گھر سے غائب رہے ہیں... لہٰذا کیوں نہ کھانا کھا لیں
...۔"

"ابھی بھی ایک مردہ لاش دیکھ کر آ رہے ہیں بیگم... اور تین لاشوں سے
... پالا پڑ چکا ہے... اس لیے بالکل بھوک محسوس نہیں ہو رہی"
... جمشید نے کہا۔

"کیا بات کرتے ہو جمشید... تمہیں نہیں محسوس ہو رہی ہوگی بھوک
... بچوں کا تو خیال کرو"... پروفیسر داؤد نے برا سا منہ بنایا۔

"اوہ معاف کرنا پروفیسر صاحب... میں تو بھول ہی گیا... ساتھ ہیں"۔

"حد ہو گئی... یہ بھی کوئی بھولنے کی بات ہے" وہ بول اٹھے۔

"معاف کر دیجئے... واقعی یہ بات بھولنے کی نہیں ہے" انسپکٹر نے فوراً کہا۔

"اوکے... معاف کیا... اور ہاں بھئی صاحب... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"

"بہت خوب! یہ ہوئی نا بات" انہوں نے ان کے چہرے کو غور سے دیکھا... آ رہی ہے...

"ہم تمام سرا کھو چکے ہیں پروفیسر صاحب... اب یہ بتائیں"

"کیا مطلب جمشید... تم مجھ سے پوچھ رہے ہو... محمود، فاروق اور فرزانہ سے پوچھو"۔

"جی نہیں... آپ سے اور صرف آپ سے پوچھیں گے"

انہوں نے آنکھیں نکالیں۔

"کیا مطلب... مجھ سے اور صرف مجھ سے کیوں... میں ..."

"ہاں... کوئی وجہ تو نہیں" انہوں نے بوکھلا کر کہا۔

"اس کی وجہ ہے... یہ خالص سائنسی معاملہ نظر آتا ہے"۔

"سائنسی معاملہ؟"۔

"ہاں! سائنسی معاملہ" وہ بولے۔

"کیسے" وہ ایک ساتھ بولے۔

"اور رہ گئی... پروفیسر خالد اور صاحب سائنس دان ہیں... ان دونوں نے نواب شاہی کی پرانی عمارتیں اختیار کر لی تھیں... انہوں نے تجربات کا استعمال شروع کیا... اور پھر غائب ہو گئے... اور یہ بات ہے پچاس سال پہلے کی... پھر پندرہ سال بعد نواب شاہی کو قتل کرنے کی سازش کی گئی... ان کے دوست رانے کالیا کو قتل کیا گیا... پھر پروفیسر کو قتل کیا گیا اور نواب شاہی کو بھی غائب کر دیا گیا... پھر وہ کتابیں غائب ہو گئیں تو ان تک کوئی نہ پہنچ سکا... اور اس کے بعد کیا ہوا... کتابیں اب پھر غائب ہیں... اصل میں مسئلہ ان کتابوں کا تھا... سال بعد کسی کو پتا چلا... وہ کتابیں غائب کر دی جائیں... اور اس سوال کا جواب تم تینوں میں سے کون دے گا"۔

ہم دونوں کی نظریں فرزانہ پر اٹھیں۔

"جی ہاں... ہم دونوں کا منہ دیکھنے لگے"

"تم میں سوال کا جواب دونوں کا فاروق منکر ہے"

"... جواب لکھ دو"۔

اس نے جواب لکھ دیا... انسپکٹر جمشید نے تینوں کے جوابات پڑھ دیئے... پھر بولے۔

"تم بالکل درست ہیں... اب ہمیں مجرم تک پہنچنا ہے... جس کے پاس وہ کتابیں موجود ہیں... اور مجرم تک پہنچنا اب ہمارے بس کی بات ہے... انکل جی"۔

"اس سے کہ انکل راسی خاں کو کچھ دوسری طرف سے ای میل [illegible] ..... کہ دو بھائی [illegible] حالت میں وصول کرے..... اور جب وہ [illegible] ہو سے کر دے..... یہ کام چوری چھپے تو ہو نہیں سکتا۔ اس طرح [illegible] کھلا ہو جائے گا۔"

"بالکل ٹھیک۔" وہ بولے۔

انسپکٹر جمشید نے اب راسی خاں کے نمبر ملائے۔

"انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں۔"

"اوہ جمشید! یہ تم ہو... اس کا فون آیا تھا۔"

"پھر تم نے کیا کہا۔"

"یہ کہ..... وہ ہمیں مہلت دے۔"

"پھر اس سے کیا جواب دو۔"

"یہ کہ دو مہلت میں اسے [illegible] اور [illegible] اس کا فون آیا تو وہ جواب آئے گا۔"

"اوہ اچھا..... ہم آ رہے ہیں..... [illegible] سے پہلے [illegible] گے۔"

اور پھر وہ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے [illegible] ادھر سے بیگم [illegible] کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیا... میں کھانا لگا چکی ہوں۔"

"نہیں بیگم..... ہمیں افسوس ہے۔"

[illegible] ہو گئی..... ویسے مجھے پہلے ہی اندازہ تھا..... کہ آپ نہیں کہہ پائیں [illegible]

"[illegible] یہ کام تم سے [illegible]" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"[illegible] مجھے [illegible] شاید میرا اندازہ اس بار غلط ہو جائے..... نہیں تم جیت [illegible] غلط ہو گئی نہیں۔" افسوس سے [illegible] کہا۔

[illegible] وہ چلتے ہوئے باہر کی طرف چل دیے..... جلد ہی وہ راسی خاں [illegible] تھے۔ اس کا بھائی بھی وہیں موجود تھا..... راسی خان نے گرم [illegible] سے استقبال کیا اور بولے۔

"[illegible] اس سلسلے میں۔"

"[illegible] ہم اس نتیجے پر نہیں پہنچے..... قبر میں آپ کے بھائی کا مردہ [illegible] لہٰذا یہ صاحب آپ کے بھائی تو ہو نہیں سکتے..... اب رہا [illegible] کی شکل صورت بالکل آپ کے بھائی جیسی ہے..... اور ان [illegible] شناخت تو آپ کے بھائی کی انگلیوں کے نشان بالکل ملتے ہیں [illegible] سوال یہ کہ [illegible] آپ کی تلاش میں ہیں..... اور آپ اس کا معلوم [illegible] سے معاملہ طے کرنا چاہتے ہیں۔"

"[illegible] اس دفعہ آنے ہی والا ہے..... لیکن آپ جب کہیں گے [illegible] بھائی کا مردہ [illegible] سمجھ لیا ہے میں کب یہ سودا کروں گا۔"

"[illegible] لے کر میں آپ کا چھوٹا بھائی ہوں..... وہ کوئی [illegible] تھا

"نہیں نہیں... یہ نہیں ہو سکتا" راسی خان نے چلا کر کہا۔

"سوال یہ ہے کہ کیوں نہیں ہو سکتا... آپ مجھ سے وہ [illegible] پوچھیں... جو آپ کے اور میرے علاوہ کسی کو معلوم نہیں... [illegible] حال کی باتیں پوچھیں۔"

"ہاں! ایسا نہیں ہوا... یہ حیرت ہے" انسپکٹر جمشید بولے۔

"اچھی بات ہے" راسی خان نے کہا اور پرانی باتیں اس سے [illegible] لگے... وہ ہر سوال کا فوراً جواب دیتا چلا گیا... یہاں تک کہ وہ [illegible] سوالات کرتے کرتے تھک گیا۔

"اب میں اور کتنے سوالات کروں... اس کے پاس تو ہر سوال کا جواب تیار ہے۔"

"بس تو پھر... انہیں ان کا اصل مال دیں۔"

"تب پھر وہ کون تھا... جو مرا۔"

"اس کا ابھی کام ہو گا... ہم جلد معلوم کر لیں گے۔"

"تب پھر جب آپ معلوم کر لیں گے... میں اسے اپنا اصل مال دوں گا۔"

"لیکن سودا کرنے والا اس وقت سودا کرنا چاہتا ہے" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"تو کیا... آپ چاہتے ہیں... میں یہ سودا کر لوں... اس کو اپنا اصل مال دوں۔"

"نہیں! میں یہی چاہتا ہوں... راسی خان... تم میری دوستی کا [illegible] [illegible]۔"

"[illegible] جمشید [illegible] ہماری دوستی [illegible] اگر میں نے ایک [illegible] [illegible] سچا جواب ہوگا۔"

[illegible] اس وقت [illegible] گی۔

******

وہ کیا؟

"یہ لیں.... یہ اس کا فون" فاروق بول اٹھا۔

"آپ.... آپ میں اس سے کیا بات کروں"۔

"آپ کو بات کرنے کی ضرورت نہیں.... بات میں خود کروں گا۔"

انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کمال ہو گیا.... بات صرف اور صرف مجھ سے کرے گا۔"

"کوئی بات نہیں.... بس دیکھتے جائیں"۔

اور پھر انسپکٹر جمشید نے ریسیور تھاما.... وہ راضی خان کی آواز میں بولے۔

"راضی خان بات کر رہا ہوں.... آپ کون ہیں؟"۔

"میں وہی ہوں انسپکٹر جمشید.... جس کے فون کا آپ کو انتظار تھا"

"ارے! آپ نے کیسے جان لیا.... کہ میں کون بات کر رہا ہوں"۔

"معمولی بات ہے.... آپ فون راضی خان کو دیں"۔

"یہ بھی ٹھیک ہے" یہ کہہ کر انہوں نے اسپیکر کا بٹن دبا دیا.... سب دم سادھے بیٹھے تھے.... انہوں نے راضی خان کو اشارہ کیا کہ وہ بات کرے۔

"راضی خان بات کر رہا ہوں"۔

"ہاں! آپ خوش نصیب ہیں.... تم نے اس معاملے کو حل کرنے کے لیے انسپکٹر جمشید کو بلایا.... کوئی اعتراض نہیں.... لیکن یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا اور انہیں بھی پتا چل جائے گا.... صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ مارن خان سردار کا بھائی ہے"۔

"تو پھر یہ جو مرا، وہ کون تھا"۔

"وہ بھی اصلی تھا.... لیکن یہ بھی اصلی ہے.... میری بات کا یقین کریں"۔

"یہ تو مشکل ہے.... یقین نہیں ہو رہا"۔

"تو پھر ٹھیک ہے.... میں اسے واپس بلا لیتا ہوں"۔

"ہمارے سامنے کسی کی دال نہیں گلتی.... چند دنوں کی مہلت دینے کے بارے میں کیا خیال ہے"۔

"نہیں.... فیصلہ ابھی ہو گا"۔

"آخر مہلت دینے میں کیا حرج ہے"۔

"بہت بڑا حرج ہے.... تم سوچ بھی نہیں سکتے"۔

"اچھا.... ایک منٹ...." یہ کہہ کر انسپکٹر جمشید کی طرف مڑے۔

"اب میں کیا کروں؟"

"میں کچھ نہیں کر سکتا۔ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔" [illegible]

[illegible] کے عالم میں بولے۔

"اچھی بات ہے [illegible] میں [illegible] بھتیجی کے بارے میں [illegible]

جائیداد کس طرح دے دوں؟"

"بھائی جان کیا کر رہے ہیں ... آپ دولت کی خاطر [illegible]

[illegible] ساری جائیداد میں سے نصف [illegible]

ہے ... چاہے آپ اسے نصف [illegible]

[illegible] حصہ تو دے ہی سکتے ہیں آپ۔"

"کیا!!!" [illegible] خان دھک سے رہ گئے [illegible]

[illegible] عجیب صورت حال تھی [illegible]

نہیں آ رہا تھا۔

"میں [illegible] جلدی [illegible]

[illegible]"

[illegible]

"[illegible] کیا چاہتا ہے ... [illegible] ان حالات میں [illegible]

بیٹے کی پوزیشن میں [illegible]

[illegible] نے جلدی جلدی کہا۔

"آپ جائیداد کا نصف [illegible]"

"[illegible] منظور ہے ... نصف جائیداد کا وارث [illegible]

[illegible] نصف حصہ اس کے حوالے کر دیں ... [illegible]

[illegible] خان [illegible] آپ کا سگا بھائی ہے۔" اس نے جلدی

[illegible]

"[illegible] ہے۔"

"[illegible] قتل؟"

"[illegible] چلا گئے۔"

"[illegible] اس کا قتل ... [illegible] کچھ بھی [illegible]

[illegible] سگا بھائی ... اور آپ نے نصف جائیداد [illegible]

[illegible]"

"[illegible]

[illegible]"

"[illegible] گا ... میں [illegible] گا

[illegible] گا۔"

"[illegible]"

[illegible]

"اب یہاں [illegible] ... [illegible] خان ..."

"[illegible]"

"لیکن اس میں آپ کا کیا قصور؟"

ہمیں بھی تھوڑا سا کام ہم کر لیں گے... جب فرید
ہم دیکھنا چاہیں گے... وہ کون ہے... اور اس نے [illegible]
[illegible] ہے... اس طرح شاید ہم اس کا معلوم تو کسی کا سراغ لگا سکیں۔"

"ضرور... جب وہ آئے گا... میں آپ کو فون کر دوں گا۔"
خان نے کہا۔

اور وہ اٹھنے لگے... اسی وقت فون کی گھنٹی بج اٹھی... [illegible]
نے ریسیور اٹھایا... پھر انسپکٹر جمشید کی طرف بڑھاتے ہوئے اس نے کہا:

"آپ کا فون ہے۔"

"اوہ اچھا!" انہوں نے قدرے حیران ہو کر کہا۔

پھر ریسیور کان سے لگاتے ہوئے بولے۔

"جی فرمائیے... انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں۔"

"وہ یہ میں ہوں... خود ہی خالد... [illegible]... کیا آپ ابھی
وقت میری کوٹھی پر آ سکتے ہیں۔"

"خیریت تو ہے سر" وہ فوراً بولے۔

"نہیں خیریت نہیں ہے... آپ بس آ جائیں... میں آپ کو
زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔"

"اچھی بات ہے۔"

اسی وقت وہاں سے روانہ ہو گئے اور [illegible] خود خالد کے ہاں پہنچ
گئے... وہاں موت کا سناٹا طاری تھا... [illegible] کاغذی کارروائی
[illegible]... خود خالد [illegible] اس کی طرف بڑھے۔

"[illegible] جناب... [illegible]
[illegible] اصل بات یہ ہے... میرا بھی تو کافی نقصان ہو گیا ہے... [illegible]
[illegible] اس کا سراغ نہیں لگ سکا... پولیس اپنی سی کوشش سے [illegible]
[illegible] آپ اس سلسلے میں ہماری مدد [illegible] سکتے ہیں۔"

"جی ہاں! کیوں نہیں... یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے... ہمارا کام
[illegible]... آپ مجھے ابھی [illegible] تفصیلات سے بتائیں... [illegible]
[illegible] اس کی تصاویر بھی دکھائیں... ہم بھی اسی وقت
[illegible] کام شروع کر رہے ہیں" [illegible] کے عالم میں کہا۔

"نہیں جمشید... وہ... یعنی کہ وہ" پروفیسر داؤد نے گھبرا کر کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہیں پروفیسر صاحب۔"

"میرا مطلب ہے... وہ [illegible] کام۔"

اور وہ مسکرا دیے... [illegible] کہ سمجھ گئے تھے... وہ کیا کہنا چاہتے
تھے... دراصل انہیں بہت بھوک لگی تھی۔

"اوہ اچھا... آپ فکر نہ کریں... ہم وہ کام بھی ابھی کرتے ہیں۔"

"یہ کوئی اور خاص کام ہے... کیا آپ کو؟"

"جی.... جی ہاں.... لیکن آپ فکر نہ کریں — آپ کے بھائی [illegible]
خلل نہیں پڑے گا۔"

"وہ بہت بہت شکریہ۔"

اسی وقت خادم بہت سی تصاویر [illegible]... گورنر صاحب [illegible] چھوٹے بھائی کی تصاویر انہیں دکھانے لگے... ان کے [illegible] معلومات سامنے آگئیں۔

[illegible] کے چھوٹے بھائی کا نام رشاد خالد ہے... [illegible] میں گھر سے سیر کے لیے نکلے... اور پھر گھر نہیں [illegible] [illegible] جنگل [illegible] نہیں مل سکے... [illegible] حالت میں [illegible] رشاد خالد نے [illegible] گاؤں سے [illegible] گورنر صاحب [illegible] دوستوں [illegible] رشتے داروں سے پوچھ چکے تھے... [illegible] چکے تھے۔ [illegible] رہی تھی... [illegible] رشاد خالد [illegible] بات کی... انسپکٹر جمشید [illegible]

"ٹھیک ہے... آپ فکر نہ کریں... ہم بہت جلد [illegible] گا۔"

"مجھے آپ سے یہی امید ہے۔"

وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر نکل آئے... [illegible] گھر [illegible]

"[illegible] پھر رشاد خالد کی تلاش میں نکلے... انہوں نے بھی [illegible] دوستوں اور رشتے داروں سے بات کی... [illegible] بات معلوم نہ ہو سکی... [illegible] گورنر صاحب [illegible] حاصل [illegible] کی ہے۔

"[illegible] مشورہ دیا۔

"[illegible]"

رشاد خالد [illegible] تھی... انہیں یہ بات معلوم تھی [illegible] وہ وہاں پہنچ گئے... [illegible] وہاں سے [illegible] جنگل میں [illegible] تلاش کے بعد [illegible]

"[illegible] رومال [illegible] رشاد خان کا ہے۔"

"[illegible] ہم [illegible] نہیں [illegible]"

"تب پھر ہمیں پہلے گورر صاحب کو یہ رومال دکھانا ہے"۔

"ٹھیک ہے... ہم انہیں یہیں بلا لیتے ہیں... آخر... مطابق ہے" یہ کہہ کر انسپکٹر جمشید نے انہیں فون کیا... وہ دوڑے دوڑے... وہاں دیکھ کر وہ دور سے چونک گئے۔

"یہ ارشاد فاطمی ہے... آپ نے اتنا تو غور ڈالا... وہ بھی... پاس تو تین دن میں یہ رومال بھی تلاش نہیں کر سکی"۔

"اچھا اچھا طریقہ ہے سر... آپ لوگ... لیے... ہم بہت... صاحب کو تلاش کر رہیں گے"۔

"آپ مجھے یقین ہو چلا ہے... کہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے... تلاش میں تین دن پہلے ہی آپ کو فون کر دیتا" انہوں نے سرد آواز میں...

"ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے"۔

"اوہ... اوہ... ارے... وہ کیا"۔

انہوں نے فرزانہ کی خوف میں ڈوبی آواز سنی۔

******

صرف موت

وہاں سے فاتی کے نکل گئی تھی اور ایک جھاڑی کے پاس کھڑی... اشارہ کر رہی تھی۔

"یا اللہ خیر... مجھے ڈر لگ رہا ہے" انسپکٹر جمشید بڑبڑائے۔

"تم... کیا کہا... جمشید... تمہیں ڈر لگ رہا ہے" خان... چلا کر کہا۔

"ہاں... اس لیے کہ میں بھی آخر انسان ہوں"۔ انہوں نے بغیر... کے یہ بات کی... وہ اور بھی پریشان ہو گئے... کیونکہ یہ جملہ... کہتے تھے۔

"آپ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ ہو جمشید... ورنہ ابھی... بات" پروفیسر داؤد نے فکر مند ہو کر کہا۔

"پہلے تو یہ دیکھیں کہ فرزانہ نے کیا دیکھا ہے" وہ بولے۔

اب گورنر صاحب بھی ان کے ساتھ تھے... وہ گئے جہاں جگہ کے دور تھا... دریا کے کنارے ایک جھاڑی کے اوپر ایک جوڑا کپڑے پڑے تھے۔

"ہاں نہیں" گورنر صاحب زور سے چلائے۔

"یہ... یہ تو ایسا لگتا ہے گورنر صاحب۔ کہ آپ کے بھائی کپڑے اتار کر دریا میں نہانے کے لیے اترے اور... اور" انسپکٹر جمشید کہتے کہتے رک گئے۔ کیونکہ گورنر صاحب کے چہرے پر زلزلے کے آثار آنے لگے تھے۔

"نہیں... نہیں... نہیں... مجھ لانے میں تو بڑا شک... وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے... میرے بھائی یہ ہرگز نہیں کر سکتے تھے۔"

"کیا مطلب... وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے" خان رحمان نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ دریا میں نہیں اتر سکتے تھے۔"

"کیوں... آخر کیوں۔"

"انہیں تیرنا نہیں آتا تھا... انہیں تو پانی دیکھ کر ہی خوف آتا تھا... لیکن یہ بات صرف گھر والوں کو معلوم تھی... وہ دوسروں پر ظاہر نہیں کرتا تھا... کہ وہ دوسرے ان کا مذاق نہ اڑائیں۔"

"تب پھر معاملہ اور بھی خوف ناک ہو جاتا ہے... اور اس میں اضافہ وہ رومال کر رہا ہے۔"

"کیا مطلب... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔"

"معاف کیجئے گا... یہ قتل کی واردات ہے۔"

"نہیں" وہ پوری قوت سے چلائے۔

"مجھے اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ انہیں کار سے اغوا کیا گیا... راستے میں ان کا رومال گر گیا... وہ لوگ انہیں دریا کے کنارے لے آئے... یہاں ان کے کپڑے اتروائے گئے اور انہیں دریا میں دھکا دے دیا گیا... کیونکہ وہ جانتے تھے انہیں تیرنا نہیں آتا۔"

"نہیں نہیں" گورنر صاحب اور بھی زور سے چلائے۔

"لیکن جب تک لاش نہیں مل جاتی... اس وقت تک یہ فیصلہ بھی نہیں کیا جا سکتا" فرزانہ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"ہاں فرزانہ۔ یہ بات ہے لیکن تمہارا انداز بہت عجیب ہے... تم کچھ سوچ رہی ہو۔"

"یہ دھوکا بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی ہم لوگ یہ خیال کر لیں اور ادھر انہیں تلاش چھوڑ دیں۔"

"ٹھیک ہے... دھوکا ہو سکتا ہے... لیکن مجرم یہ دھوکا دے کر کیا حاصل کر سکتا ہے بھلا" انسپکٹر جمشید الجھن کے عالم میں بولے۔

"اس سوال کا جواب میرا ذہن نہیں دے رہا" فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

"خود مجھے بھی اندازہ ہے... یہ معاملات ایسے ہیں کہ صرف غور کرنا ہوگا... مگر آپ چلیں... ابھی یہ خبر گھر والوں کو نہ

جائیں..... ہم پہلے پوری چھان بین کریں گے۔ ماہی گیروں سے مدد
لیں گے..... دریا کو آگے ڈیم تک چیک کرائیں گے..... وہ لاش اگر پانی میں
گر گئی ہے..... تو ڈیم میں ضرور مل جائے گی"۔

"اچھا..... چچا۔ میری ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہو رہی ہے
لگتا ہے میں اپنا بھائی کھو چکا ہوں" آنسوؤں سے روتے ہوئے کہا۔

"حوصلہ رکھیں..... ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے" انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"لیکن حالات بتا رہے ہیں۔ میرا بھائی زندہ نہیں ہے"۔

"کبھی کبھی وہ غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ جو حالات بتاتے ہیں" انسپکٹر
جمشید بولے۔

"اچھا میں چلتا ہوں"۔

وہ جانے کے لیے مڑ گئے..... وہ وہیں ساکت کھڑے رہ گئے۔ ان
کے دل بھی بوجھل ہو رہے تھے۔

"ہمیں انہیں یہاں نہیں بلانا چاہیے تھا" پروفیسر داؤد بولے۔

"ہاں جی..... غلطی ہو گئی..... ویسے ان کے بھائی اب اس دنیا
میں نہیں" انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"مگر وہ اباجان۔ کیا یہ مجرموں کا ڈرامہ نہیں ہو سکتا"۔

"دیکھو فرزانہ..... آخر مجرم یہ ڈرامہ کیوں کرے گا..... کیا اسے ارشد
صاحب سے ہمدردی ہے اور وہ یہ چاہتا ہے..... کہ ارشد صاحب اپنے بھائی

والی بات یقین جانیں..... اور وہ خود اپنے بھائی کو بھول جائیں۔ آخر
اس کا اس سے کیا مطلب ہو گا بھلا"۔

"لیکن یہی ساری وجہ ہے..... میں سمجھا دوں مجھے بار بار کیوں یہ
خیال آ رہا ہے..... ارشد خالد قتل نہیں ہوا۔ بلکہ اغوا کیا گیا
ہے"۔

"اچھا تو چلیں..... ہم بھی اوپر جا کر دوسری صورت حاصل کرتے
ہیں"۔

"نہیں..... کوئی ضرورت نہیں۔ وہ دریا میں نہیں گرائے گئے
بلکہ انہیں قید میں رکھا گیا ہے"۔

"یہ حق ہے..... یہی بات ہو سکتی ہے" پروفیسر داؤد بول اٹھے۔

"میں جانتا ہوں..... ایسی ہی کوئی بات ہو سکتی ہے"۔

"تب ہم میری ایک بات اور مانیں" فرزانہ بولی۔

"اور وہ کیا؟"۔

"دریا کے ساتھ ساتھ چلیں..... نہ جانے کیوں مجھے یہ گمان ہو رہا ہے
..... اور معاملہ ہے..... آخر مجرموں نے یہی جگہ کیوں منتخب کی"۔

"اچھی بات ہے فرزانہ..... آج ہم تمہاری بات ضرور مانیں گے.....
آؤ چلیں..... ہو سکتا ہے..... اس طرف ارشد خان کی لاش مل
جائے"۔

وہ دریا کے ساتھ ساتھ چلتے گئے۔ انہیں چلتے ہوئے جب بہت
ہو گئی تو محمود اور فاروق کے چہروں پر اکتاہٹ کے آثار نظر آنے لگے۔

"میرا خیال ہے فرزانہ۔۔۔ اب ہمیں لوٹ جانا چاہیے۔۔۔ اور
نہیں ہے۔۔۔ اس ویرانے میں آ کر کوئی کیوں ڈیرا جمائے گا۔۔۔ اسے
کرنے کی کیا ضرورت ہے۔"

"ہاں۔۔۔ اب میں بھی یہی سوچ رہی ہوں" فرزانہ بڑبڑائی۔

"لو۔۔۔ لیکن۔۔۔ اب۔۔۔ اب میں یہ نہیں سوچ رہا" انہوں
پروفیسر داؤد کی آواز سنی۔

"جی۔۔۔ کیا مطلب؟" وہ چونک اٹھے۔

"ہم۔۔۔ جمشید۔۔۔ اس طرف کوئی بات ضرور ہے۔۔۔ میری جیب
رکھا ایک آلہ مجھے اشارہ دے رہا ہے۔"

"ارے باپ رے۔۔۔ یہ تو آپ نے فرزانہ سے بھی زیادہ عجیب
کر دی" وہ بوکھلا اٹھے۔

"لیکن جمشید۔۔۔ اس میں میرا کیا قصور۔"

وہ مسکرا دیے۔۔۔ اب انہیں تیز تیز قدم اٹھانا پڑ رہے تھے۔۔۔ اس
پروفیسر داؤد ان سب سے آگے نکل گئے تھے۔۔۔ ان کی رفتار پر انہیں
ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اس قدر تیز آج تک نہیں چلے تھے۔۔۔ یہاں تک
انہیں ان کی رفتار کا ساتھ دینا مشکل ہو رہا تھا۔

"پروفیسر صاحب۔۔۔ یہ آج آپ کی رفتار کو ہو کیا گیا ہے" [illegible]
[illegible] سے پکار کر کہا۔

انہوں نے اس قدر بلند آواز سن کر بھی ان کی طرف نہ دیکھا۔۔۔ بس
آگے بڑھتے رہے۔

"اب شاید ہمیں ان کے ساتھ چلنے کے لیے دوڑنا پڑے گا۔۔۔ آج
۔۔۔ آج انہیں ہو کیا گیا ہے" خان رحمان نے بوکھلا کر کہا۔

"پروفیسر صاحب۔۔۔ خیر تو ہے" انسپکٹر جمشید چلائے۔

"چلے آؤ جی۔۔۔ تنگ نہ کرو۔"

انہوں نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔۔۔ رفتار اب بھی کم نہیں کی تھی۔ یوں
لگتا تھا جیسے ان کے پر نکل آئے ہوں اور وہ اڑنے لگے ہوں۔۔۔ ان کے
پاؤں گویا زمین پر ٹک نہیں رہے تھے۔

"اوہو۔۔۔ اس طرف تو۔۔۔ اس طرف تو" خان رحمان مارے خوف
کے چلائے۔

"اس طرف تو کیا خان رحمان" انسپکٹر جمشید جھلا کر بولے۔

"اس طرف تو صحرا ہے۔۔۔ دریا کے اس طرف۔۔۔ بہت خوفناک
صحرا۔۔۔ اس صحرا کا رخ کرنے کی کوئی جرأت نہیں کرتا۔۔۔ یہ ہمارے
ملک کا حصہ۔۔۔ لیکن لگتا یہ ہے۔۔۔ جیسے ہمارے ملک سے اس کا کوئی
تعلق نہ ہو۔۔۔ اور اس کے دوسرے سرے پر ملک کی حدود ختم ہو جاتی ہیں
۔۔۔ یہ صحرا ہمارے لیے سرحد کا کام دیتا ہے۔۔۔ غیر قوم کی سرحد اس لیے

کر کوئی فوج بھی اس صحرا کو عبور نہیں کر سکی ... اس میں ریت [illegible] بگولے چلتے ہیں ... بہت سے لوگ اس قدر خوفناک بگولے چلتے ہیں [illegible] ہم فوجی ہوتے ہوئے بھی اس صحرا کو عبور نہیں کر سکے [illegible] ہے ... جب میں فوج میں تھا ... ہم نے کئی بار اس صحرا کو عبور کرنے کی کوشش کی تھی ... لیکن ہر بار [illegible] کے چار [illegible] گھنٹے بعد ہی ہمیں واپس آنے پر مجبور ہونا پڑا" خان رحمان نے جلدی جلدی کہا۔

"تب پھر ... پروفیسر صاحب کو ہم روک لیں ... خان رحمان ... انہیں روکو" انسپکٹر جمشید چلائے۔

"کیا مطلب ... روکوں"

"ہاں روکو ... ان کا رخ اب دوسری طرف ... ساتھ نہیں ... صحرا کی طرف ہے ... اور وہ ... ہم صحرا کی طرف بڑھ رہے ہیں"۔

"اوہ" خان رحمان نے کہا اور دوڑنے لگے ... پھر تیزی سے پروفیسر داؤد تک پہنچ گئے ... انہوں نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

پروفیسر داؤد نے جسم کو ایک زبردست جھٹکا دیا ... وہ چونک کر ان کی طرف مڑے ... انہیں یوں لگا جیسے وہ گہری نیند سے بیدار ہوئے ہوں اور اب تک سوئی حالت میں چلتے رہے ہوں۔

"آپ کہاں چلے جا رہے ہیں" خان رحمان بولے۔

"اس طرف ... ہمیں اس طرف جانا ہوگا ... تم نہیں جانتے" انہوں نے پرجوش انداز میں کہا۔

"کیا ہمیں جانتے ہیں" خان رحمان بولے۔

"مجھے آلات مجھ سے بیان کر رہے ہیں"۔

"تب پھر ہمیں بھی بتا دیں ... آپ کے آلات کیا کہہ رہے ہیں ... کیا اس طرف موت ہے ... صرف موت"۔

"صرف موت ... تو خان رحمان موت سے کب سے ڈرنے لگے"۔ پروفیسر داؤد نے قہقہہ لگایا۔

خان رحمان نے کوئی جواب نہ دیا اور انسپکٹر جمشید کی طرف دیکھا۔

"تم جواب دو جمشید ... ہم موت سے کب سے ڈرنے لگے"۔

"پروفیسر صاحب ... یہ بات نہیں ہے ... اس طرف صحرا ہے"۔

"ہو گا ... میں اپنے آلات کا کہا [illegible]"۔

"آخر آپ کے آلات کیا کہہ رہے ہیں"۔

"کہہ رہے ہیں ... ہمیں اس طرف جانا ہے ... ہمیں اس طرف جانا [illegible] چاہے اس طرف موت ہو ... یا کچھ بھی نہ ہو"۔

"اچھی بات ہے ... اگر صحرا کا سفر کرنا ہی ٹھہرا ... تو پہلے ہمیں سامان کا انتظام کرنا ہوگا ... صحرا میں داخل ہوتے ہی پیاس ستانے لگے گی ... پھر ہم پیاسے مر جائیں گے ... آپ بھوک کا نام صحرا میں بھول جائیں گے"۔

"اوہ ... یہ بات نہیں" وہ چلائے۔

"دیکھا آپ نے ... آپ کو ہوش آ گیا ہے" خان رحمان مسکرائے۔

"تم غلط سمجھے خان رحمان"۔

جواب میں پروفیسر داؤد بھی ایک سے زیادہ بار میں مسکرائے۔

"ماشاء اللہ بچے ہم؟"

"میں بوڑھے کی بات سن کر بھی رنگ نہیں نکلتا.... سفر جاری رہے گا۔"

"اوہو.... آپ بات سمجھیں.... ہم فوری طور پر انتظام کر کے پھر فوراً سفر کریں گے" انسپکٹر جمشید بولے۔

"تم انتظام کرتے رہنا.... مجھے جانے دو۔"

"پھر آپ کو تلاش کرنا ہمارے لیے ایک مسئلہ بن جائے گا.... یہ صحرا ہے.... یہاں سڑکیں نہیں ہیں.... کوئی راستہ بتانے والا نہیں ہو گا، اور اگر آپ بگولوں کی زد میں آگئے تو اور مسئلہ بنے گا۔"

"تم کچھ بھی کہو جمشید.... اب مجھے آگے جانے سے کوئی نہیں روک سکے گا.... میں صرف اور صرف آگے جاؤں گا۔"

"او کے.... تب پھر ہم بھی آپ کے ساتھ ہی جائیں گے۔"

"کیا مطلب جمشید.... کیا تم جانتے ہو.... تم نے کیا کہا ہے؟" وہ چونک گئے۔

"ہم ساتھ جائیں گے" وہ بولے۔

"سامان سفر کے بغیر؟" انہوں نے آنکھیں نکالیں۔

"ہاں! سامان سفر کے بغیر" انہوں نے بھی جواب میں آنکھیں نکالیں۔

"بس.... تم.... جمشید تم.... مجھ سے ایسے لہجے میں باتیں کر رہے ہو۔"

"تو میں اور کیا کروں.... آپ بھی تو اپنا انداز دیکھیے۔"

"میں تو مجبور ہوں۔"

"تو پھر ہم آپ سے زیادہ مجبور ہیں۔"

"اچھا بابا.... میں یہیں ٹھہرتا ہوں.... تم جا کر سامان لے آؤ۔"

"آپ اکیلے یہاں نہیں ٹھہریں گے.... یہاں آپ کے ساتھ خان رحمان اور محمود رہیں گے.... میں فاروق اور فرزانہ کے ساتھ شہر جاؤں گا۔"

"بہت.... بہت ضدی ہو جمشید.... اچھا یونہی سہی.... لیکن ایک بات یاد رکھنا.... یہاں رہنا میرے لیے بہت مشکل کام ثابت ہو گا.... اتنا مشکل کام میں نے پہلے کبھی نہیں کیا ہو گا۔"

"میں کہتا ہوں.... آپ بلاوجہ آگے جانے کے لیے بے چین نہیں ہیں۔" وہ مسکرائے۔

"اچھی بات ہے جمشید.... تم جاؤ۔"

وہ فاروق اور فرزانہ کو ساتھ لے کر وہاں سے چلے گئے.... پروفیسر داؤد، خان رحمان اور محمود صحرا کے کنارے کھڑے رہ گئے۔

"اب ہم یہاں کب تک کھڑے رہ سکتے ہیں بھلا.... ہمیں بیٹھ جانا چاہیے" محمود نے کہا۔

"ہم ابھی ریت پر بیٹھ جاتے ہیں" خان رحمان بولے۔

وہ بیٹھ گئے ... محمود اور خان رحمان پروفیسر داؤد کے چہرے کو
بڑی بے چینی سے دیکھ رہے تھے۔

"آخر آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے ... یہ بات مجھے بھی بتائیں"
محمود نے حیرت سے پوچھا۔

"میں خود نہیں جانتا ... لیکن کوئی بھی طاقت مجھے اپنی طرف کھینچ رہی
ہے"۔

"اور آپ کے آلات ... وہ کیا کر رہے ہیں"۔

"وہ بھی کسی سمت میں اشارہ کر رہے ہیں ... آلات کا رخ
اس طرف ہے ...... کیا ہے ... یہ میں نہیں جانتا"۔

"عجیب معاملہ ہے ... یعنی ہم صرف وہ جگہ دیکھنے آئے تھے ... جہاں
انسپکٹر شاہ خالد کی گاڑی کھڑی ملی تھی ... اس جگہ سے شاید وہاں ان کا
پتا مل جائے ... سڑک سے پیچھے ایک گاڑی [illegible] ملی
طرح ہمیں آگے جانا پڑ گیا ... لیکن آگے دریا تھا اور دریا سے [illegible]
کے کپڑے پڑے ملے تھے ... ہم نے سوچا ... دریا کے کنارے کنارے چلتے
چلے ... کہ شاید کوئی سراغ مل جائے گا ... آگے دریا کے اس طرف
صحرا شروع ہو گیا ... اور صحرا کا سفر شروع ہوا ... آپ تو بے حال
ہو گئے"۔

"یہ خود ہونے سے پہلے میری جیب میں موجود [illegible] اشارات
دے رہے تھے ... عجیب و غریب اشارات" وہ مسکرائے۔

"پہلے تو آپ ہمیں اس آلے کے بارے میں بتائیں ... یہ
کس چیز پر اشارہ دے رہا ہے"۔

"اگر کسی طرف سے کوئی آواز آ رہی ہو تو اس کی سوئیاں اس طرف رخ
کر لیتی ہیں ... بلکہ تھرتھراہٹ بھی ساتھ پیدا ہو جاتی ہے ... بس" وہ بتاتے
چلے گئے۔

"یعنی یہ بالکل [illegible]" محمود نے کہا۔

"نہیں ... معاملہ یہ ہے کہ سوئیوں میں بہت تھرتھراہٹ ہے ... اور
جوں جوں ہم اس طرف بڑھتے ہیں اس میں اضافہ ہوتا جاتا ہے"۔

"اوہ ... ورنہ ہمیں تو [illegible]"۔

[illegible] جیب میں ہاتھ ڈال کر جو شے نکالی [illegible] اس کے [illegible]
[illegible] دیکھ لی۔

******

واہ جمشید واہ

"کک..... کیا ہوا انکل..... آپ تو ہمیں ڈرائے دے رہے ہیں" محمود نے بوکھلا کر کہا۔

"ہم..... میں خود ڈر رہا ہوں" وہ بولے۔

"لیکن ہوا کیا ہے"۔

"آلے کی سوئیاں ساکن ہو چکی ہیں"۔

"کک..... کیا مطلب..... کیا اب اس طرف آلات نہیں رہے"۔

"نہیں..... آلہ بند ہو گیا ہے..... بلکہ یوں کہہ لو..... یہ خراب ہو گیا ہے"۔

"ارے باپ رے..... اب ہم سمت کا اندازہ کس طرح لگائیں گے"۔

"جمشید کو فون کرو..... وہ تجربہ گاہ سے کچھ آلات بھی لے آئیں..... میں اپنے [illegible] رہا ہوں"۔

"او کے انکل"۔

[illegible] محسوس کرنے لگے [illegible] خیال رہے، جہاں حد نگاہ تک پھیلے صحرا کو دیکھنے لگے۔ [illegible] میں جگہ جگہ بگولے اٹھتے دکھائی دے رہے تھے..... اور چند جگہ [illegible] رہے تھے۔ [illegible] تھوڑی سی خوف محسوس ہوتا تھا..... یہ حالت [illegible] شروع میں..... آگے چل کر صحرا کی حالت کیا ہو سکتی تھی..... [illegible] اندازہ نہیں تھا۔

اور پھر انسپکٹر جمشید پارٹی تمام سامان وہاں سے لے آئی..... اب پروفیسر [illegible] نے جیسا وہ آلہ سامان سے نکالا..... اسے آن کیا تو اس [illegible] تھرتھرانے لگیں..... اور ایک سمت میں ہو گئیں..... جس میں پہلے [illegible] تھیں۔

"آپ ان میں فرق [illegible] کے مطابق ہے" پروفیسر داؤد نے حیران [illegible]۔

"بالکل ٹھیک ہے..... اب یہ آلہ خراب نہیں ہوگا"۔

"[illegible] ہے آگے چلتے [illegible] خراب ہو جائے" پروفیسر مسکرائے، پھر [illegible] جمشید سے بولے۔

"پہلے تو ہم یہاں بیٹھ کر خوب پیٹ بھر کر کھانا کھائیں گے..... پانی [illegible] کے بارے ہمارے ساتھ نہ ہونے پر حالات پیش آئیں..... میں [illegible] محسوس کر رہا ہوں..... [illegible] پہلے جب [illegible] تو ہمیں کچھ زیادہ ہی ڈر گیا تھا"۔

"[illegible] اب تو آپ کا ڈر کم ہو گیا ہے"۔

"ہاں! اب تم بھی تھکے ہوئے ہو" وہ مسکرائے۔

پھر انہوں نے کھانا کھایا.... پانی پیا اور آگے روانہ ہوئے وقت سورج ڈھل رہا تھا.... دھوپ میں تیزی کم ہو رہی تھی.... پروفیسر بولے۔

"ہم.... ہم بے وقوف ہیں شاید۔"

"کیا.... یہ کیا کہا آپ نے.... وہ.... آپ نے ہم سب کو [illegible]" وہ چلا اٹھے۔

"ہاں! اب کے لیے کیا ہے ہم میں تھے۔"

"چلیے مان لیتا ہے.... ہم بے وقوف کس طرح ہیں۔"

"آخر ہم اس صحرا کی خاک کیوں چھانیں۔"

"آپ کے اپنے آدمی بتا رہے ہیں.... اس صحرا میں [illegible] .... اور ہماری تفتیش بتا رہی ہے.... ہمارے اس بارے میں [illegible] ہیڈ کوارٹر اس صحرا میں ہے۔"

"او ہو.... میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہم صحرا میں کیوں آئے۔"

"تب پھر.... آپ کے کہنے کا کیا مطلب ہے.... ہم کس [illegible] کیوں خاک چھانیں۔"

"ہاں! میں نے ٹھیک کہا ہے.... کیا ہم اس صحرا کا چپہ چپہ [illegible] دیکھتے نہیں رہے.... جہاں ہیڈ کوارٹر کا شبہ ہو گا.... ہم وہاں جائیں گے.... ہیڈ کوارٹر وہاں ہے تو پھر اس پر سوار ہو کر تلاش کریں گے"

[illegible] ٹھیک رہ سکتے ہیں.... اور ہم واقعی صحرا میں بھٹکنے سے [illegible] بچ سکیں" پروفیسر کچھ سوچتے ہوئے رک گئے۔

"[illegible] بچ سکے۔"

[illegible] نہیں وہ بچے ہیں" انہوں نے عجیب سے انداز [illegible]

"[illegible] ہم بھی بتا دو.... بتلی کے بعد پیاسا چاہتے ہو۔"

"[illegible] آسان ہے.... ہم حل سے پہلے نہیں ہے.... [illegible] اگر [illegible] سے [illegible] اچھا ہے.... [illegible] کے دل میں یہ خیال [illegible] کہ اس کی تلاش [illegible] اور بچے بھی ان جا سکتے ہیں۔"

"[illegible] شاید تمہاری بات میں وزن ہے.... تو پھر ہم اسی طرح [illegible]

[illegible] اب ہم دو طرح چلیں گے.... اور انشاء اللہ سب بہت ہی [illegible] سے پہنچ جائیں گے۔"

"ہم دو طرح سے چلیں گے.... یہ بات تو کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔"

"[illegible] یعنی.... ایک دو ہیلی کاپٹر ہمارے سروں پر ہوں گے.... اور ہم صحرا کی خاک چھانیں گے.... اس طرح ہم جب چاہیں گے.... ہیلی کاپٹر [illegible] باہر آ جائیں گے.... اور دوسری آسانی ساز و سامان کی ہو گی [illegible] سارا سامان کندھوں پر اٹھا کر نہیں چلنا پڑے گا.... خوراک پانی

اور دوسری تمام ضروری چیزیں بروقت ہیلی کاپٹروں کے ذریعے پہنچ سکیں گی"۔

"واہ جمشید واہ..... اس سے بہتر ترکیب اور کوئی نہیں ہو سکتی..... ہم واپس کنارے پر پہنچتے ہیں..... ہیلی کاپٹر آنے پر ہی اب ہم آگے کا سفر کریں گے" پروفیسر داؤد نے خوش ہو کر کہا۔

اب اس ترکیب پر عمل شروع ہوا..... وہ مدد ہیلی کاپٹروں سمیت آ گئے..... پائلٹوں کو ہدایات دی گئیں..... پھر سے ہیلی کاپٹروں پر سوار ہو کر صحرا کا چکر لگایا گیا، لیکن ریت کے طوفان ان کے راستے میں حائل تھے..... کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا..... بہت نیچے رہ کر بھی وہ صحرا کا جائزہ نہیں لے سکتے تھے..... لہٰذا پیدل ہی سفر کرنے کا پروگرام طے کیا گیا۔ کاپٹروں کو صرف مدد کے لیے اوپر پرواز کرنے کی ہدایات دی گئیں..... بذریعہ موبائل ان سے رابطہ جاری تھا اور وہ آگے بڑھ رہے تھے..... آنکھوں پر اپنے چشمے تھے..... جن کی وجہ سے ریت آنکھوں میں نہیں جا سکتی تھی۔

"آج چاند کی کیا تاریخ ہے بھلا" انسپکٹر جمشید بولے۔

"۱۴" خان رحمان نے فوراً کہا۔

"جس کا مطلب ہے..... رات کے وقت ہم صحرا میں دیکھ سکیں گے"۔

"اور سنا ہے..... رات کو صحرا میں بہت سکون ہوتا ہے"۔

"اور دن کی نسبت ہم بہتر چلتے ہیں"۔

"تب ہم رات کو بھی اپنا کام کر سکیں گے"۔

"بالکل ٹھیک"۔

وہ آگے بڑھتے رہے..... بڑھتے رہے۔

"اوہ..... آپ دوسرا اپنا آلہ تو بھی دیکھ لیں"۔

"ہاں ضرور..... کیوں نہیں" انہوں نے کہا اور جیب سے آلہ نکالا۔ جونہی انہوں نے اس کو آن کیا..... سوئیاں بلا کی رفتار سے حرکت کرنے لگیں اور گھومنے لگیں۔

"ارے باپ رے..... یہ کیا ہوا" وہ کانپ کر بولے۔

"آپ کا مطلب ہے..... یہ بھی خراب ہو گیا" فرزانہ نے بوکھلا کر کہا۔

"ہاں! اب میں تیسرے آلے کو آن کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا..... ویسے سوئیوں کا رخ اسی طرف تھا..... جس طرف ہم جا رہے ہیں"۔

"تب ہیڈ کوارٹر اسی طرف ہے"۔

"ہاں! اس کا قوی امکان موجود ہے..... لیکن ہم یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے..... تاہم فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں..... ہیلی کاپٹر ہمارے ساتھ ہیں"۔

"ایک بات اور..... آپ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر اس آلے کو آن کر کے دیکھیں"۔

"اور چلو... یہ بھی سہی۔"

انسپکٹر جمشید نے ایک پاکٹ لوڈ بٹ دی... وہ پیچھے ہو گئے [illegible]

[illegible] ... ب [illegible]

[illegible] ... وہ دروازے کی جانب

دروازے پہنچ گئے۔

"یہ ہو گئی۔"

"ڈھاک کے وہی تین پات۔"

"جی کیا مطلب۔"

"جیسے [illegible] کا بھی وہی انجام ہوا... غائب ہو گیا... اور

ہمارے پاس جو تھا نہ سیکی [illegible]" [illegible] آواز میں کہا۔

"[illegible] حالات خطرناک ہیں" انسپکٹر جمشید گھبرا گئے۔

"یہاں تک تو [illegible] لڑکی ہیں... ہمیں کسی کا

لینا چاہیے... اس وقت ہم ان نیلی کارتوں کے ذریعے واپس جا سکتے ہیں

... پروگرام ترتیب دے سکتے ہیں... اور میرا خیال تو یہ ہے جمشید...

انسپکٹر کامران مرزا اور شوکی برادران کو بھی بلا لیتے ہیں... پھر ہم کوئی پروگرام

[illegible] نہیں ہو گی۔"

"اچھی بات ہے... ہم پہلے یہیں رک کر غور کر لیتے ہیں۔"

وہ سوچ میں ڈوب گئے... پھر [illegible] پایا... واپس [illegible] چلے گئے...

[illegible] ان کی موجودگی میں [illegible]

[illegible] ... اور پھر وہی [illegible] جائے۔

[illegible] سب سے پہلے [illegible] ... جو بھی [illegible] داخل

[illegible] جمشید سے کہا۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... کیونکہ ہم [illegible]

[illegible]

[illegible] ہم انتظار کرتے کرتے

[illegible]

"[illegible] ہیں" انہوں نے مسکرایا۔

پروفیسر داؤد نے اسے تیز نظروں سے گھورا اور انہیں لئے
مسکراتے ہوئے گھر سے نکل گئے... سردار امداد خان کی کوٹھی پیچھے [illegible]
بے قراری کے عالم میں ادھر سے ادھر ٹہل رہے تھے "انہیں دیکھتے ہی [illegible]
گئے۔

"خدا کا شکر ہے جمشید بھائی آپ آ گئے [illegible] میرا [illegible]
جانتا ہے... اور پولیس مجھ پر ہی شک کر رہے ہیں"۔

"کیا مطلب... کون لوگ آپ پر شک کر رہے ہیں؟" وہ چونکے۔

[illegible]

"[illegible] آنے والا ہے نا"۔

"[illegible] خیال ہے [illegible]
[illegible] تلاش [illegible] آپ مجھے تفصیلات بتائیں"۔

[illegible]

"اس کی کار کہاں کھڑی کی گئی ہے؟"۔

"[illegible]
ہے"۔

"ذرا ڈرائیور کو بلائیں" وہ بولے۔

ڈرائیور فوراً حاضر ہو گیا۔

"آپ نے وہ جگہ دیکھی ہے... جہاں کار کھڑی کی گئی تھی"۔

"جی ہاں" اس نے کہا۔

"[illegible]؟"

"[illegible] معلوم نہیں... راستہ بتا سکتا ہوں"۔

"[illegible]"۔

[illegible]

[illegible] ضرور [illegible] ہوگا"۔

"آپ کو کچھ دیر یہاں ٹھہرنا پڑے گا...... میں ذرا آس پاس کا [illegible]
لوں" [illegible] نے ڈرائیور سے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب" ڈرائیور بولا۔

اور پھر وہ گاڑی سے اتر کر ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگے [illegible]
جھاڑیوں [illegible] وہ اس جگہ سے دور نکل گئے۔ [illegible]
آنے لگا...... [illegible] ایک جھاڑی [illegible] کپڑے بھی پڑے مل گئے۔
چند لمحے تک [illegible] سوچتے رہے [illegible]
[illegible] اٹھا لیا [illegible]۔

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

******

موت پر فتح

"ہیلو [illegible] بات کر رہا ہوں"۔

"[illegible] یہ میں ہوں" صدر صاحب کی [illegible] آواز سنائی
دی۔

"[illegible] آپ کا [illegible]" [illegible] سے بھی [illegible]
[illegible]

"میرے ایک دوست [illegible] ہو گیا ہے [illegible] آج سے کئی
[illegible] ایک صاحب [illegible] ان کے بیٹے کو [illegible]
[illegible] ہے"۔

"[illegible]" [illegible] نے پوچھا۔

"ہاں [illegible] میں اس وقت اس دوست کے گھر موجود ہوں...... تم
آجاؤ"۔

"جی بہتر...... آ رہا ہوں"۔

"[illegible]...... [illegible]"۔

"بہت بہتر ... ہم آ رہے ہیں۔"

"شکریہ جمشید۔" انہوں نے کہا اور فون بند کر دیا۔

ان کا ماتحت سامنے ہی بیٹھا تھا۔ پھر انہوں نے کہا۔ ان سے

"چلو ... تم سب فوراً 91 پر اطلاع دو ... میں بھی آ رہا ہوں ... رائے بہادر علی کے ہاں۔"

"خیر تو ہے ابا جان ... آپ تو سراسر انداز۔"

"وہیں بتاؤں گا۔" یہ کہتے ہی انہوں نے فون بند کر دیا۔

اب وہ تیزی اور آندھی کی طرح روانہ ہوئے ... اور راستے میں انسپکٹر اور خود پارا چوں پہنچ گئے ... عین اس وقت وہ وہاں پہنچے۔

"یہ ... یہ کیا چکر ہے جمشید" خان رحمان نے پوچھا۔

"پتا نہیں ... لیکن کوئی بہت تیزی سے حرکت میں آیا ہے ... لوگوں نے انسپکٹر کامران مرزا کو فون کیا؟"

"ہاں! آ رہے ہیں ... وہ اور شوکی ... اور رات کسی وقت آ جائیں گے۔"

"چلو ٹھیک ہے ... آؤ اب اندر چلتے ہیں۔"

وہ اندر داخل ہوئے ... ملازم انہیں سیدھا ڈرائنگ روم میں لے گیا ... صدر صاحب کو دیکھ کر پروفیسر داؤد چونک اٹھے۔

"انہیں بھی تو کسی ... یہ میرے بہت قریبی دوست ہیں ... رائے بہادر علی۔ ان کا نوجوان بیٹا آج سے تین دن پہلے فوت ہو گیا تھا ... جب ایک نامعلوم شخص ان سے فون پر کہہ رہا ہے ... ان کا بیٹا زندہ ہو سکتا ہے ... اس نے موت پر فتح پا لی ہے۔"

"موت پر فتح؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"ہاں! اس کا کہنا ہے ... اس نے موت پر فتح پا لی ہے ... اب کوئی شخص مر نہیں سکے گا ... مطلب یہ کہ موت تو ہو گی ... مگر وہ تین دن بعد دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے ... جس کا جی چاہے آزما لے ... تجربہ کر لے۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے" انسپکٹر جمشید بڑبڑائے۔

"ہم نے بھی اس سے یہی کہا تھا ... یہ کیسے ہو سکتا ہے ... اس کا کہنا ہے ... یہ بالکل ہو سکتا ہے ... رائے بہادر علی اپنے بیٹے کو پھر سے زندہ حالت میں حاصل کرنے کے لیے قیمتی دولت قربان کر سکتے ہیں ... انہوں نے اور کہہ دیا کہ اپنی ساری دولت دے سکتے ہیں" اس نے یہ سودا فوراً منظور کر لیا ... اب اس کا کہنا ہے ... تھوڑی دیر تک ان کا بیٹا ان کے گھر پہنچ جائے گا۔

"تت ... نہیں ... نہیں" وہ چلائے۔

عین اس وقت دروازے کی گھنٹی بج اٹھی ... رائے بہادر بہت زور سے اچھلے ... ان کی آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔

"وہی انداز ... میرے بیٹے کا گھنٹی بجانے کا انداز۔"

یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف دوڑ پڑا ... اور جب وہ اندر آیا تو ... شکل صورت جیسا ایک نوجوان اس کے ساتھ تھا۔

"یہ ... یہ تو واقعی زندہ ہو گئے" سب نے ... کہا۔

"لیکن ڈیڈی ... کیا میں مر گیا تھا" نوجوان نے چونک کر کہا ... پھر حیرت زدہ انداز میں بولا۔

"میں ... میں اچانک گر گیا تھا ... سر میں چوٹ لگی تھی ... بس یہ یاد ہے"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے سر پر ہاتھ پھیرا ... لیکن وہاں چوٹ کے آثار نہیں تھے۔

"ارے یہاں تو کوئی چوٹ نہیں ہے ... جب کہ میں نے ... دیکھا تھا"۔

"ہاں! میرے بیٹے ... تم نے خوب دیکھا تھا"۔

لیکن اس وقت ... اس کے علاوہ ... اٹھ ... ۔

"ذرا سے علاوہ بات کر رہا ہوں"۔

"آپ کے بیٹے ... نہیں دیکھا تھا ... وہ فوت ہو گیا تھا ... جناب ... اب آپ ساری دولت میرے حوالے کریں ... رہا ہے"۔

"لیکن پہلے ہمیں تصدیق تو کر لینے دیں ... یہ کوئی چکر بھی تو ہو سکتا ہے"۔

"ضرور تصدیق کریں ... میرا آدمی کل آ جائے گا ... مجھے جلدی نہیں ... اس لیے کہ جو آدمی اسے واپس لا سکتا ہے ... وہ اسے پھر سے موت میں دوسری دنیا کے سفر پر روانہ کر سکتا ہے"۔

"نن نہیں ... نہیں ... ایسی خوفناک باتیں نہ کریں"۔

"بس تو پھر ... کل اپنی تمام دولت میرے آدمی کے حوالے کرنے کے لیے تیار رہیں"۔

"اور ہاں ... آپ ہمیں ... کل تک ہم چیک کر لیں گے"۔

"بالکل ٹھیک"۔

اور ... بند ہو گیا ... یہ بات چیت سب نے سنی تھی ... اب ... ان کی طرف دیکھا۔

"ہم پہلے خبر کروائیں گے"۔

"بالکل ٹھیک" محمود بولے۔

"تو یہ ابھی بچے ہیں ... یہ معاملہ کسی طرح بھی سمجھ میں نہیں آ رہا" ... الجھن کے عالم میں کہا۔

"کیا مطلب ... تم کیا کہنا چاہتے ہو"۔

"شہر میں یہ پہلا واقعہ نہیں ہے ... ایک واقعہ پہلے ہو چکا ہے"۔

تام

"اللہ مالک ہو.... یہ سب کیا ہے.... یہاں ہے وہ کیسے ہے" [illegible]
ایسے۔

"شک.... کیا ہوا" زرا نے سعود ہانپ گئے۔

"اس نعش کے سر پر چوٹ کا نشان موجود ہے.... سر [illegible] ہوئی ہے.. جب کہ اس وقت جو آپ کے ساتھ موجود ہیں، [illegible] درست حالت میں ہیں۔"

"تب تو مجھے یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ نقلی ہیں۔"

"ہرگز نہیں.... میں آپ کا صحیح اصلی بیٹا ہوں.... یہ نقلی [illegible] کو چوٹ لگی ہو گی" زندہ بیٹا بول اٹھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے" زرا نے سعود نے گھورا۔

"آپ مجھ سے پوچھیں [illegible] آپ [illegible] کی وہ تمام [illegible] باتیں جو صرف آپ کے اور میرے درمیان ہوئی ہیں.... آخر میں وہ باتیں کس طرح بتا سکتا ہوں۔"

"جواب معقول ہے" محمود مسکرایا۔

"اچھا تو پھر میں.... سب کے سامنے [illegible] باتیں پوچھوں گا اور [illegible]

[illegible] پوچھوں گا [illegible]

[illegible] نہیں" زندہ بیٹے نے [illegible]

[illegible] میں سوالات شروع کیے [illegible]

[illegible] زندہ بیٹے [illegible] کے عالم میں

[illegible]

[illegible] ہو گئے۔

"اخبار حاضر ہیں"۔

"حضور..... اخبارات اٹھا لاؤ اور ان کی سرخیاں [illegible]"۔

اخبارات کی سرخیاں [illegible] خوفناک، ہولناک اور [illegible]

..... [illegible] سوال غلط ہو گئے ... ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ... اور [illegible]

منٹوں میں حواس باختہ ہو گئے ... [illegible] غائب ہو گیا تھا،

[illegible] مرنے کے بعد پھر زندہ ہو گیا تھا ... اگرچہ [illegible]

[illegible] اپنی زندگی [illegible]

[illegible] وہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وہ صاحب ہیں [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

کی دوست کی [illegible] ... میں [illegible]

... میں تو اس کا معلوم [illegible]" یہاں تک [illegible]

ہو گئے۔

"آپ اپنی وضاحت کریں۔ [illegible] ہے ... جس نے آپ کو [illegible]

[illegible]"۔

"میں نہیں جانتا [illegible] نہیں ..... آپ کو کیسے یقین [illegible]

[illegible] صاحب سے ملی ... اور ان سے

[illegible] جس نے آپ کے [illegible]

[illegible] ساری دولت میرے حوالے کر دو ..... لیکن آپ

[illegible] ... اور نہ مجھے ان کی ساری

[illegible] ... تو پھر وہ [illegible]

[illegible] ... جس سے کہ میں اپنی جوان بیٹی کی شادی [illegible]

[illegible]

"اب آپ کیا کہتے ہیں [illegible] صاحب" انسپکٹر جمشید بولے۔

"میں [illegible] جمشید بھائی [illegible] میرے [illegible]

[illegible]

[illegible] وہ [illegible] آدمی کو [illegible]

[illegible] بھی [illegible] ... اور [illegible]

[illegible]"۔

"اور وہ کیا؟"۔

"[illegible] کہ اگر میں نے اپنی ساری دولت [illegible] کے سلسلے میں [illegible] بے ایمانی کی [illegible] دولت بچانے کی کوشش کی [illegible] وہ میرے بچے [illegible] کر دے گا... ان حالات میں میں کیا کروں جمشید بھائی"۔

"آپ فکر نہ کریں... اس نے آپ کو [illegible] اجازت دی ہے"۔

"مجھے صرف [illegible] اجازت دی ہے۔ [illegible] تک [illegible] جانا ہو گا۔ [illegible] ... مجھے اس میں جانا ہو گا"۔

"کیا اس نے یہ بھی کہا ہے کہ [illegible] سے نکلنا ہو گا"۔

"ہاں! [illegible] ہے"۔

"نہیں!" انسپکٹر [illegible]۔

"جی نہیں... نہیں" [illegible]۔

"آپ کو کیا ہوا؟" انسپکٹر جمشید ان کی طرف مڑے۔

"میں یہ نہیں کر سکتا [illegible] مجھے یہ [illegible] چاہیے [illegible]"۔

"یہی تو مشکل ہے" [illegible]۔

"کیا مشکل ہے؟"۔

"[illegible] کہا ہے [illegible] ان صاحب کو [illegible] سے ہاتھ [illegible]"۔

"[illegible] خود [illegible] ہے؟"۔

"[illegible] میں [illegible]"۔

"[illegible] نہیں [illegible] کے تو [illegible] ہو جائے گا"۔

"[illegible] بات ہے... اس نے [illegible] اس سے ایک اور بات [illegible]"

"[illegible]"۔

"[illegible] ان صاحب [illegible] بھی [illegible]"

"[illegible]"۔

"[illegible] آپ نے [illegible] آپ [illegible] ہیں"

"[illegible]"۔

"[illegible]"۔

"[illegible] تو پھر آپ اپنی دولت اس کے حوالے [illegible]"۔

"[illegible] نہیں لے سکتا"۔

"[illegible] آپ یہ دولت نہیں [illegible] تو پھر ان سے [illegible]"

"[illegible]"۔

"جی نہیں.... میں کیوں پسند کروں گا.... میں کون ہوتا ہوں پسند ناپسند کرنے والا۔"

"بس تو پھر خاموشی سے یہ دولت لے لیں.... اور عیش کریں۔"

"وہ ہم کیسے کریں گے" اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا

"کیوں.... کیا مطلب؟"

"عیش کرنا آتا ہی نہیں.... زندگی تنگ دستی میں گزری ہے۔"

"جب دولت ہاتھ لگتی ہے.... تو انسان بہت کچھ آ جاتا ہے.... میری ایک بات یاد رکھے گا.... دولت سدا کسی کے پاس نہیں رہتی.... جیسے یہ آج راجے صاحب سے رخصت ہو رہی ہے کل آپ کے ہاتھ سے بھی نکل سکتی ہے.... کیا سمجھے۔"

"میں سمجھ گیا.... آپ فکر نہ کریں.... میں اس دولت کو امانت سمجھ کر رکھوں گا.... اور اس میں سے صرف اپنی ضروریات لے لوں گا۔"

"شکریہ.... سمجھے گا.... اگر یہ آپ کو مل گئی ہے.... تو اسے آپ دوسروں پر بھی خرچ کریں اور اللہ کے راستے میں بھی کریں۔"

"شکریہ جناب! آپ کی ہدایت یاد رہیں گی.... آپ بہت اچھے.... میری طرف سے راجے امار صاحب کو اجازت ہے.... یہ جگہ.... اپنے ساتھ لے جائیں۔"

"وہ.... یہی تو مشکل ہے.... اس نامعقول آدمی کو میں نے بیچ کھاؤں.... مجھے صرف اور صرف اس کی ضرورت ہے جو مل رہا ہوگا۔"

"ویسے چھوڑیں.... اب ہمارا یہاں کوئی کام نہیں ہے" انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"سو.... جا ہی رہے تھے۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

"آپ نے اپنا نام نہیں بتایا؟"

"جی میرا نام؟" وہ چونکا۔

"ہاں! آپ کا نام کیا ہے؟"

"مجھے راجے بہادر علی کہتے ہیں۔"

"شکریہ۔"

وہ ایک ساتھ چلے گئے۔

******

مجسمہ

"وہ کافی دیر سے ہمارا [illegible] گھور رہے ہیں۔ "مجسمہ" [illegible]
گیا۔"

"کیا آپ [illegible] ہماری [illegible] رہے ہیں۔"

"نہیں بالکل نہیں [illegible] میں تو نہیں اس معاملے سے ہٹ [illegible]
نہیں تھا۔"

"[illegible] یہ صاحب عجیب [illegible] ہیں۔"

"ہاں بالکل [illegible] ہے۔"

"یہ معاملہ بہت حیرت انگیز ہے [illegible] جب ہم [illegible] ہیں [illegible]
ہم دوست [illegible] نہیں [illegible] میں [illegible]
تھے۔"

"میں [illegible] رہا ہوں ... لیکن یہ الجھن [illegible] محسوس [illegible]
مرنے والا بھی تو میرا بھائی تھا۔"

"ہم ان [illegible] کو معلوم کرنے کی کوشش کریں گے .... آپ فکر نہ
کریں۔"

"اچھی بات ہے۔"

[illegible] ہوئے ..... راستے میں انسپکٹر کامران مرزا کو
[illegible] ہم [illegible] ہے۔"

"[illegible] یہ تو [illegible] .... کامران مرزا۔"

"[illegible] آپ [illegible] گئے۔"

"[illegible] کوئی دیر ہو گئی۔"

"یہاں سے حالات تو بہت [illegible] میں آنے والے ہیں۔"

"[illegible] ہم [illegible] تمہارے [illegible] کام
[illegible]
[illegible] ہے۔"

"[illegible] جس کے نام [illegible] کے
[illegible] ہوئے [illegible] بارے میں یہ خیال [illegible]
[illegible] ..... ہمیں [illegible]
[illegible] ..... [illegible] بالکل
[illegible]

"[illegible] میں شاید یہ کہتے [illegible] معلومات [illegible] کا
[illegible] کر [illegible] گا۔"

"ہاں ٹھیک ہے" انہوں نے کہا اور فون بند کر دیا۔

"آپ یہ کیوں معلوم کرنا چاہتے ہیں انکل" آصف بولا۔

"میرا خیال ہے... غائب ہونے والوں اور زندہ ہونے والوں [illegible]

میں کوئی چکر ضرور ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ زندہ ہونے والے [illegible]

ہو جاتے ہیں۔"

"کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں... جو لوگ غائب ہوئے ہیں

دراصل انہیں مردہ آدمیوں کی شکل میں دوبارہ [illegible]..." فرزانہ نے [illegible]

"نہیں... ابھی میں نے یہ نہیں سوچا" وہ مسکرائے۔

"اچھی بات ہے۔"

اور پھر وہ گھر پہنچ گئے... محمود نے سفر کی تیاریاں زور و شور سے [illegible]

کیں... ایسے میں اکرام کا فون آیا۔

"سر... اس وقت تک میری اطلاعات کے مطابق تیس کے قریب

لوگ زندہ ہو گئے ہیں... اور اتنے ہی اغوا ہو چکے ہیں۔"

"اوہ... نہیں" وہ چونکے۔

"ہاں سر... شہر میں عجیب سا خوف پھیل گیا ہے... ہر کوئی کہہ رہا

ہے نہ جانے کیا ہونے والا ہے... شاید قیامت نزدیک ہے... سب اسی

طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔"

"اور سب سے تماشے کی بات یہ ہے کہ کچھ لوگ بے تحاشہ امیر بن چکے ہیں۔

تماشہ یہ کہ امیر لوگ بالکل غریب بن گئے ہیں... کیا ہے یہ؟"

"ہاں... بالکل ایسا ہی ہے سر۔"

"اچھا پھر تم لوگ [illegible]... اچھا... معلومات جمع کرتے رہو۔"

"اوکے سر۔"

دوسری صبح وہ سامان کے ساتھ صحرا کی طرف روانہ ہو گئے

[illegible]... وہ جیپ میں سوار تھے... پھر

[illegible] ہو گئے اور [illegible] نہیں تو [illegible]

[illegible] صحرا کی [illegible] تھی... وہ جیپ میں بیٹھے جا رہے تھے۔

اس وقت انہوں نے سفر شروع کیا... وہ صبح کا وقت تھا

ابھی سورج نہیں نکلا تھا۔ ریت سرد تھی... پھر سورج نکلنے کے بعد

اس کی شعاعوں سے ریت تپنے لگی... پھر وہ گرم ہونے لگی... انہیں

گرمی محسوس ہونے لگی۔

"ارے باپ رے... ابھی تو سورج نکلا ہوا ہے... اور گرمی کا

یہ حال ہے... دوپہر کے وقت تو یہاں قیامت کی گرمی ہو جائے گی" فاروق

نے گھبرا کر کہا۔

"ابھی اگر خوف محسوس ہو رہا ہے تو یہیں سے واپس چلے جاؤ... ہم

اور [illegible] گے" محمود نے [illegible]

"آئے بڑے ہم سفر کرنے والے... میں نے تو ایک بات کی ہے"

فاروق جھلا اٹھا۔

"ابھی تو تم سفر کر سکتے ہو" سب مسکرا دیے۔

"یہ خیال ... گئے ہو نہیں ..."

"ابھی بھوت سے پیار کرتا"

"ہوں... یہ بھی ٹھیک ہے... ذرا دیکھوں کتنا بچا ہے... کہ [illegible]

سے ڈرتے ... سے ... نکل سکیں ہم"۔

"تو ... دیکھتے ہیں" یہ جانا جاتا ہے"۔

"آگے بڑھتے گئے..... بھوت وہیں ایک چٹان کی طرح ... تو

حالانکہ اس سے ... نکل... پتھر کی تھی.... ہواؤں کے [illegible]

جیسی تھی۔

"یہ... یہ تو شاید بھوت محل سے ولی بات ہی ہے" اشفاق [illegible]

آواز سنائی دی۔

"آگے چل کر دیکھتے ہیں"۔

وہ اور آگے بڑھے.... جب انہوں نے دیکھا... وہ ریت کا ایک

بہت بڑا ٹیلا تھا... اس کے اوپر کے حصے میں شیشے کے دو ٹکڑے لگے ہوئے

تھے... یہ ٹکڑے انہیں آنکھیں نظر آتے تھے۔

"حد ہو گئی.... یہ تو ریت کا ٹیلا ہے"۔

"صحرا میں ٹیلا ایک جگہ قائم نہیں رہتا... ٹیلے چلتے رہتے ہیں... جمع

ہو کر دوسری جگہ بننے لگتے ہیں.... گویا ٹیلوں کی شکل بدلتی رہتی

..... جب کہ یہ ٹیلا اپنی جگہ قائم ہے... اور اس پر سے ریت بھی نہیں

اڑتی... ٹھہرو.... میں آگے بڑھ کر دیکھتا ہوں"۔

"ارے باپ رے ... مجھے ڈر لگ رہا ہے ... نکل" حنیف بولا۔

"یار چپ رہو... ہم تو نہیں بھی ڈر رہے" فاروق نے جلا [illegible]

"ہم.... میں کوئی بھوت ہوں... کہ آپ لوگ ڈر رہے ہیں" [illegible]

اپ رکھا۔

سنتے ہی پروفیسر داؤد آگے بڑھ گئے.... پھر ان کے منہ سے "واہ"

نکلی... وہ چونک اٹھے۔

"یہ بھی کوئی سامنے کی بات ہے بھلا"۔

"سو بھی.... یہ ریت کی ہوئی ہے" وہ بولے۔

"جی... یہ بھی ہوئی ریت... صحرا میں بھی ہوئی ریت کا کیا کام"۔

"یہ تو مجھے پتا نہیں"۔

اب وہ سب اس ریت کے ٹیلے کے پاس آکھڑے ہوئے... [illegible]

... رہ گئے۔

"یہ شیشے یہاں انسانی ہاتھوں نے لگائے ہیں"۔

"ہائے... کیا؟" وہ ایک ساتھ چلائے۔

"شاید ہم ہینڈ لورز کے نزدیک ہیں" پروفیسر بولے۔

"یہ تو نہیں ہو سکتا... اس لیے کہ اس قدر آسانی سے [illegible]

نہیں ... جس ... صحرا میں ... [illegible]

... ہے کہ کوئی ... تک پہنچ سکے"۔

"تب پھر اس ٹیلے کو ہٹایا جا سکتا ہے؟"

"نہیں..... بجلی گھر والوں سے رابطہ کرو..... وہ اوپر سے روشنی [illegible]
پھینک دیں گے۔"

انہوں نے فوراً وائرلیس پر رابطہ کیا..... جلدی اوپر سے [illegible]
پھینک گئیں..... ان میں ایک ہتھوڑا اور ایک کیل بھی تھے..... انسپکٹر [illegible]
نے پہلے ہتھوڑا اس کے سر پر مارا..... ایسا لگتا تھا کہ چاروں طرف ریت
بے تحاشا اڑنے لگی..... اس پر بے تحاشا ریت گری اور گرنے کا سلسلہ
جاری رہا..... انہوں نے ایک ہتھوڑا اور مار کر دیکھا..... اس بار تو ریت
کے بگولے پھر اٹھتے نظر آئے۔

"اس کا مطلب ہے..... ہم اس کے [illegible] ابھریں گے..... [illegible]
ریت اڑنے لگی..... گویا مجرم کا [illegible] بھی نہیں ہے۔" انسپکٹر کامران
مرزا بولے۔

"آپ ہمیں [illegible] ہی ہوگا۔" انسپکٹر جمشید نے جلدی سے کہا۔
پھر وہ لگے زور شور سے [illegible] ہتھوڑا برسانے..... اور ریت
طوفان میں بدلنے لگا..... یہاں تک کہ ریت اڑنی [illegible]
دوسرے کو دیکھنے کے قابل نہیں رہ گئے..... مجبوراً انسپکٹر جمشید کو رکنا
پڑا..... [illegible] ریت کا طوفان ختم ہوا..... پھر وہ [illegible]
آخر اس نے قدم اٹھانے لگے..... انسپکٹر جمشید چلا اٹھے۔

"ایک دوسرے کو پکڑ لو۔"

انہوں نے ایک دوسرے کو پکڑنے کے لیے ہاتھ پھیلائے۔

"تم..... تم کہاں ہو؟" کسی نے کہا۔

"کون کہاں ہے..... یہ کس نے کہا ہے؟"

"سب ہی کسی..... شاید ہم اپنی پہچان کھو بیٹھے ہیں..... کسی کا ہاتھ کسی
سے کبھی چھوٹ گیا..... ان حالات میں ہم ایک دوسرے کو کس طرح
[illegible]"

"ہمارے..... ہم..." ایک اور آواز ابھری..... خوف میں ڈوبی
[illegible]

"یہ کیا ہم [illegible] کی ہے..... اب تو ہم [illegible] لگ رہے ہیں۔" ایک اور
آواز سنائی دی۔

"تم خود کون ہو؟" ایک اور آواز ابھری۔

"[illegible] ہو گئی..... یہ کیا ہو رہا ہے؟" ایک اور آواز سنائی دی۔

"[illegible] کیا ہو رہا ہے۔"

"[illegible] کالا [illegible] ہے شاید۔"

"تو پھر [illegible]..... اب وہ جان کو بھی [illegible] دو۔"

"مجھے کیا ہو..... میں کون ہوں۔"

"وہ بولا۔"

"ابھی کہ..... وہ..... بھی بچا لو..... وہ۔"

"ہم..... ہم ریت میں دھنستے جا رہے ہیں..... میری پنڈلیوں تک
ریت پہنچ گئی ہے۔"

"شاید کیوں بھئی... اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنت نصیب فرمائی تو پھر وہاں ہماری ملاقاتیں ہوا کریں گی..... بلکہ ہم تو ایک جگہ ہی رہا کریں گے۔"

"ہم.... خیر.... حد تک.... ریت.... آنے لگی ہے.... بھائیو۔"

"اچھا... خدا..... حافظ" ایک اور بھاری آواز ابھری۔

"کلمہ پڑھ لو.... کلمہ۔"

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

پھر اس کے بعد ریت کا طوفان تھم گیا... ان کی عقلیں واپس آنے لگیں..... وہ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوتے چلے گئے۔ پھر آہستہ آہستہ وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کے قابل ہو گئے.... سب نے دیکھا... وہ گردن تک ریت میں دھنسے ہوئے تھے... ہلنے جلنے کے قابل نہیں تھے... صرف آنکھیں کھول اور بند کر سکتے تھے... یا زبان چلا سکتے تھے۔

انہوں نے دیکھا..... ان کے ادھر ادھر عجیب و غریب چیزیں ابھری ہوئی تھیں۔

"یہ... کیا چیزیں ہیں" انسپکٹر جمشید حیران ہوئی آواز میں بولے۔

"پتا نہیں... لیکن ان میں سے کئی چیزیں ہمارے سروں ... تھیں۔"

"ارے باپ رے..... وہ... وہ ساتھ ہاتھ.... کتنا بڑا ہاتھ" محمود کی خوف میں ڈوبی آواز گونجی۔

"کسی نہیں.... نہیں.... لیکن.... یہ ہاتھ کس کا ہے۔ کیا نام ملک سے نکلا۔"

"عجیب بات ہے مجھے تو ذرا بھی تکلیف نہیں ہو رہی.... جیسے میرا بازو کٹ گیا ہے" انسپکٹر جمشید بولے۔

"مجھے بھی نہیں" انسپکٹر کامران مرزا کی آواز گونجی۔

پھر وہ باری باری کہنے لگے... مجھے بھی نہیں.. مجھے بھی نہیں کہتے چلے گئے۔

سب اعلان کر چکے تو ایک دفعہ خاموشی چھا گئی۔

"تب پھر... یہ کٹا ہوا ہاتھ کس کا ہے"۔

"اور وہ کٹا ہوا سر کس کا ہے" فاروق نے بوکھلا کر کہا۔

"ہائیں.... تو کیا تمہیں کوئی کٹا ہوا سر نظر آ رہا ہے" خان رحمان چلائے۔

"ہاں.... اب میں کیا کروں" فاروق نے روتی آواز میں کہا۔

"آنکھیں بند کر لو" محمود نے اسے مشورہ دیا۔

فاروق نے فوراً آنکھیں بند کر لیں..... ایسے میں کسی کی ہنسی سنائی دی۔

"تمہارا حال کیسا ہے دوستو"۔

"اس حالت میں ہم اپنا حال کیا سنائیں..... ہم تو بالکل بے حال ہیں"۔

"لیکن آپ کون ہیں.... پہلے یہ بتائیں"۔

"میں وہ ہوں.... جس کی تلاش میں تم نکلے ہو"۔

"وہ... اور... [illegible]" وہ یک ساتھ بولے۔

"ہاں! میں وہ ہوں... جو مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں۔"

"یہ کام تو صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ہے۔"

"اس کا تو ہے ہی... لیکن ایک مدت سے یہ کام میں کرنے کے قابل ہو گیا ہوں... تم نے دیکھا نہیں... [illegible] حال [illegible] زندہ ہو گیا ہے... [illegible]" اس کی [illegible] [illegible] دی۔

"ہاں! ہم نے یہ سب دیکھا ہے... سنا ہے — اور یہ لوگ زندہ ہو گئے ہیں... لیکن تم ان کے بارے میں بتاؤ... جو غائب ہو گئے ہیں۔"

"ہاں! [illegible] صاحب بھی کہاں گئے ہیں۔"

"سچ... وہ کہاں ہیں... جو غائب ہو گئے ہیں۔"

"مجھے افسوس ہے... اب وہ واپس نہیں آسکتے۔"

"کیا مطلب... کیا وہ مر گئے ہیں... تم نے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا تھا" [illegible] سے [illegible] کر پوچھا۔

"نہیں... میں نے انہیں نہیں مارا... وہ زندہ ہیں... لیکن واپس نہیں آسکتے۔"

"کہاں ہے وہ... کیوں نہیں آسکتے... یہ تم کیسی عجیب اور انوکھی باتیں کر رہے ہو۔"

[illegible] نہیں کر دیا۔"

"لیکن یہ باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آ رہیں... اگر وہ زندہ ہیں تو [illegible] اور واپس کیوں نہیں آسکتے۔"

"[illegible] نہیں میں کچھ نہیں بتا سکتا... تم [illegible] یہاں سے بھی آ گئے... حالانکہ میرا خیال تھا [illegible] کوئی نہیں آ سکتا۔"

"[illegible] صاف صاف بتاؤ... ہماری بحث اور [illegible] ہو گیا ہے۔"

"[illegible]" وہ بولا۔

"[illegible] نہیں [illegible] قید کر دیا۔"

"[illegible] لگے تھے۔"

"[illegible] تو یہ تمہارا مجسمہ ہے۔"

[illegible] لگے... میں [illegible] یہاں کھڑا کیا ہے۔"

"[illegible]"

"[illegible] [illegible] ہو گا... [illegible]
[illegible] ہو گا... [illegible] ہے۔"

"بہت خوفناک۔"

"اب میں تم لوگوں کے لیے کم خوفناک حالات کیسے پیدا کروں... ڈاکٹر وڈ سے میرا تمام حساب کتاب الٹ پلٹ... جب کہ میں نے سوچ رکھا ہے" وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"ہاں ہاں... بتائیں... آپ نے کیا سوچ رکھا ہے"۔

"نہیں بتاؤں گا... تم بہت چالاک ہو"۔

"اچھے آپ کی مرضی... ہمیں اس ریت سے تو نجات دلائیں"۔

"مجھ کو تو ہاتھ نہیں لگاؤ گے"۔

"نہیں... بالکل نہیں"۔

"وعدہ رہا"۔

"ہاں، پکا وعدہ"۔

"شکریہ... اب اپنے وعدے پر قائم رہنا... ورنہ اس بار پہلے سے زیادہ خوفناک طوفان آئے گا"۔

"ٹھیک بات ہے"۔

اچانک تیز ہوا چلنے لگی... ریت اڑ کر دوسری سمت میں جانے لگی... انہوں نے آنکھیں بند کر لیں... ان کے جسم ریت کی قید سے آزاد ہونے لگے... اور پھر وہ بالکل آزاد ہو گئے... اب انہوں نے کٹے ہوئے بازو اور سر کی طرف توجہ دی تو وہ یہ دیکھ کر دھک سے رہ گئے کہ بکھرا ہوا سامان دراصل ہیلی کاپٹروں کا تھا اور اس کا مطلب یہ تھا کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو گئے تھے... ان کا عملہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔

"یہ... یہ کیا... ہمارے ہیلی کاپٹر کہاں گئے"۔

"میں نے انہیں تباہ کر دیا"۔

"کیا!!!" وہ ایک ساتھ چلائے۔

"ہاں... ان کی موجودگی سے یہ دشت ویران ہو گیا... اب تم کیا کرو گے... بس تھوڑی دیر تک یہاں شدید گرم ہوا شروع ہو جائے گی... جب یہاں سورج بلند ہو گا... ہوا گرم ہو گی... پھر... پیاس کا تم کیا علاج کرو گے... پیاس کی سختی ہو... تم لوگوں کے پاس صرف اور صرف ایک راستہ ہے" یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

"کیا... کون سا راستہ"۔

"واپسی کا راستہ"۔

وہ بولا... اور چلنے لگا۔

●●●●●●

وہ چیز

اس کی اصل [illegible] تو [illegible] مشید سے [illegible] کہا۔

"[illegible] ہو"۔

"ابھی [illegible] تمہارے پاس [illegible] ہوں گی"۔

"کچھ تو ہیں" [illegible]

"کیا تم جانتے ہو ... یہ سلسلہ کتنی دیر میں ختم ہو جائیں گی"۔

"ہم [illegible] بیٹھے [illegible] گزار رہے ہیں" [illegible]

مسکرا دیے۔

"تمہارا خیال ہے [illegible] ہو گی"۔

"وہ کیسے؟"۔

"ایسے کہ [illegible] تم ایک بچے کے [illegible] خیال [illegible]

یہاں ایک دن [illegible] نہیں [illegible] گا ... ابھی [illegible] وقت نہیں [illegible]

جب ہوگا... تب تمہیں اندازہ ہوگا"۔

"لیکن ایک بات آپ بھی سن لیں"۔

"اور وہ کیا"۔

"[illegible] نہیں جائیں گے"۔

"اس سے بڑی بے وقوفی پھر کوئی اور نہیں ہوگی"۔

"[illegible] جانے کا [illegible] ہیں ... [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] ہیں۔ [illegible]

[illegible] ہو گئے [illegible] بھی [illegible] قیامت [illegible]

[illegible] ہم [illegible] طرح یہاں سے چلے جائیں"۔

"میں جانتا تو تمہیں [illegible]

[illegible]"۔

"[illegible] تم سے [illegible]"۔

"میں جانتا ہوں۔ [illegible]

[illegible] اس طرح وہ میرے بارے میں جان جائیں گے [illegible]

[illegible] گے ... بہت جلد یہاں میری حکومت ہوگی"۔

"تو [illegible] اس ملک پر حکومت [illegible] کا خواب ہے"۔

"نہیں ... [illegible] غلط [illegible]"۔

"[illegible] مطلب۔ [illegible] غلط سمجھیں"۔

"[illegible] اس ملک پر حکومت کرنے کا خواب ہے"۔

"میں ٹھیک سمجھا ہوں"۔

اس الفاظ کے ساتھ ہی ریت کی دیواریں کی ایک لہر سی [illegible]
تمشاد کی طرف بڑھیں... وہ خود کو ان سے بچانے کے لیے [illegible]
... انہیں سر پر ہی کھڑا ہو گیا... لیکن ریت پر دوڑنا آسان [illegible]
نہ ہوا اور وہ جلد ہی دور دوڑنے کے بعد بری طرح ہانپنے لگے
جمشید نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں کھڑا ہو گئے... ریت کی دیواریں [illegible]
آتی جا رہی تھیں۔

"ارے باپ رے... یہ تو ہمارا تعاقب کر رہی ہیں" [illegible]
نے بوکھلا کر کہا۔

"کک... کون؟"

"ریت کی دیواریں"۔

"نن... نہیں"۔

اب ان سب نے مڑ کر دیکھا... واقعی ریت کی دیواریں
آ رہی تھیں... وہ خوف زدہ ہو گئے... اور تیز دوڑنے لگے
ریت کی دیواروں نے پیچھا جاری رکھا... آخر ان کی رفتار کم ہوتی چلی گئی
اور دیواریں نزدیک آتی چلی گئیں... اس طرح آخر وہ ان پر [illegible]
وہ گویا ریت میں دھنس گئے... ایک دوسرے کے اوپر گرتے چلے گئے
اور ریت ان پر چھاتی چلی گئی... پھر وہ بے ہوش ہو گئے۔

ہوش آیا تو تیز دھوپ آنکھوں میں چبھتی محسوس ہوئی... وہ اٹھ کر
بیٹھ گئے... دھوپ اب پورے جسم میں چبھتی محسوس ہوئی... تب انہیں شدید
پیاس کا احساس ہوا۔

"یہ سب تو ہم کس طرف نکل آئے... یہاں تو دور دور تک [illegible]
صرف ریت کی پہاڑیوں کے ٹکڑے ہیں"۔

"پیاس... ہم سب تھوڑی دیر میں [illegible]... کچھ تو وہاں
رہ گئے ہیں"۔

"اف... اب اس پیاس کا کیا کریں" خان رحمان بولے۔

"تم صرف پیاس کی بات کر رہے ہو خان رحمان... ہم... مجھے تو
بھوک بھی ستا رہی ہے"۔

"آپ فکر نہ کریں... بی اماں ہمارے پاس پانی بھی ہے اور کھانا
بھی... لیکن ہمیں بہت احتیاط سے کھانا پینا ہو گا" انسپکٹر جمشید بولے۔

"ارے خوب... وہ پانی کب تک چلے گا جمشید"۔

"ہم جلد ہی پانی اور تلاش کر لیں گے... یہاں سے [illegible]
تھوڑا سا ہے پیارے"۔

لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا... شاید وہ [illegible] تھا...
انہوں نے چند لقمے کھائے اور چند گھونٹ پانی کے پیئے اور [illegible]
ہو گئے"۔

"وہ ہم کس سمت میں جائیں پروفیسر صاحب"۔

"ریگستان میں سمت کا اندازہ نہیں لگا کرتا جمشید"۔

"تب پھر آپ اپنا آخری اندازہ لگا لیں"۔

"لگا لیتا ہوں..... اتنا سوچ لو ... اس کے بعد سمت معلوم کرنے کا کوئی
ذریعہ ہمارے پاس نہیں رہ جائے گا"۔

"اللہ مالک ہے"۔

"یار جمشید..... ہم دوڑ دوڑ کیوں نہ دیکھیں" خان رحمان نے خیال پیش
کیا۔

"اب دوڑ لگانے کا وقت کہاں ہے..... وہ تو کل صبح فجر کے وقت سے
پہلے رکھا جا سکتا ہے"۔

"چلو یوں ہی سہی ... ہم کل دوڑ لگا دیکھیں گے..... اس طرح یا تو
پانی پینے اور کھانا کھانے کا خیال نہیں آئے گا"۔

"تجویز اچھی ہے... آپ لگائیں پروفیسر صاحب"۔

انہوں نے جیب سے ... نکالا ... وہ اسے آن کر دیا ... ایک دم
اس کی سوئیاں ایک سمت میں تن گئیں ... ساتھ ہی ... بیکار ہو گیا اور سوئیاں
گھوم گئیں۔

"اس طرف ہے..." وہ بولے، انہوں نے اشارہ دیا۔

"اب وہ جس سمت میں چل پڑے..... اسی طرف دوڑ گئے تھے ...
..... یہ تیس پاس ہمارے ساتھ گئی ... لیکن ... اس کی سمت ..."

... نہیں تھے... انہوں نے ہمت نہ ہاری..... بس چلتے رہے..... آخر کار
شہر نظر آنے لگا۔

"شکر ہے اللہ کا... شہر نظر تو آیا" خان رحمان خوش ہو گئے۔

"لیکن اب معلوم نہیں وہاں کی کیا حالات ہو گئی ہے" پروفیسر نے کہا
...

"ہم لوگ پھر ادھر آ گئے..... اس پر مجھے حیرت ہے..... میں چاہتا تھا
تم ادھر آؤ ... ورنہ ..... لیکن ایسا نہیں ہوا..... خیر..... تم لوگوں کی
قسمت" آواز آئی۔

"کیا مطلب... کیا یہاں آنے سے ہماری قسمت خراب ہو گئی ہے"۔

"ہاں بالکل" آواز گونجی۔

"وہ کیسے؟"۔

"میں نے چاہا تھا... تم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دوں..... تم
... حالات پہلے سے وہاں ختم ہو جاؤ... اسی لیے میں نے تم لوگوں کا
رخ ... کی طرف پھینک دیا تھا... لیکن تم باہر نہیں نکلے..... واپس
آ گئے۔ اب تم لوگوں کو ختم ہونا ہو گا... ریت میں دفن کر ہونا ہو گا"۔

"ہم ... ہیں... لیکن مارنے سے پہلے اتنا بتا دیں کہ آپ
... ہیں... آپ مردوں کو پھر سے زندہ روپ کس طرح دے دیتے
ہیں"۔

"ہم نے اس منصوبے پر چودہ سال صرف کئے ہیں... [illegible]
بتا دوں۔"

"ہمیں بتانے میں حرج ہی کیا ہے... آپ تو ہمیں موت کے
اندر نے کے پروگرام بنا ہی چکے ہیں۔"

"نہیں... میں یہ راز ایسے لوگوں کو بھی نہیں بتا سکتا... [illegible]
ہار جانے والے ہوں۔"

"تو بتائیں... میں جانتا ہوں" انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا۔

"کیا مطلب... میں جانتا ہوں... [illegible] موت سے بالکل [illegible]۔"

"میں اس بات کو ثابت کر سکتا ہوں۔"

"کس بات کو" اس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس بات کو کہ میں جانتا ہوں... آپ یہ سب کس [illegible]
تھا۔"

"نہیں نہیں... یہ ہو نہیں سکتا" وہ پھاڑ کھانے والے انداز
میں بولے۔

"میں نے کوشش... تجربے کر... ثابت کر سکتا ہوں۔"

"اچھی بات ہے... بتائیں پھر... آپ کیا جانتے ہیں" [illegible]
خوف تھا۔

"میں ایسے نہیں بتا سکتا" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"تب پھر... کیسے بتائیں گے۔"

"آپ کے سامنے... یا تو آپ ہمارے سامنے آ جائیں... یا ہم آپ
کے پاس جائیں۔"

"یہ دونوں باتیں خطرناک ہیں... اور میں ابھی خطرہ مول نہیں لے سکتا
ہوں۔"

"تب پھر میں بھی نہیں بتا سکتا۔"

"بتا... موت سے [illegible]۔"

"زندگی اور موت [illegible]۔"

"اس وقت ہم تو آپ [illegible] کی مٹھی میں ہے۔"

"جی نہیں... [illegible] نہیں ہے۔"

"یہی بات ہے... میں یہ بات ثابت کر سکتا ہوں... [illegible]
[illegible] نہیں بچا... [illegible] نہیں [illegible] دو۔"

"نہیں... ہم یہ الفاظ نہیں سنیں گے۔"

"[illegible] ابھی معلوم ہو جاتا ہے... اب ذرا اس کمرے سے نکل کر
[illegible]۔"

اچانک کمرے میں تیز ہوا چلنے لگی... ریت کے جھکڑ چلنے لگے...
[illegible] روشن [illegible]... ریت کی دیواریں
[illegible] نظر نہیں آ رہیں... تمہیں [illegible] محسوس ہونے لگے۔
[illegible] انسپکٹر جمشید چلائے... [illegible]
[illegible] ریت [illegible] چل گئی [illegible]

فوراً ایک دوسرے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔ ریت بے تحاشا ان پر بارش کی
طرح برس رہی تھی ۔۔۔ اچانک انھیں محسوس ہوا۔۔۔ وہ ایک بار پھر ریت
میں دھنسے جا رہے ہیں ۔۔۔ اور پھر کچھ ہی دیر میں ریت ان کی گردنوں تک
آ پہنچی"۔

"یہ۔۔۔ یہ تو ہم پھر دفن ہوتے جا رہے ہیں" محمود نے بوکھلا کر کہا۔
اور اس کے بعد منہ میں ریت آ گئی ... کیونکہ ہر طرف ریت ہی ریت تھی
.... آنکھیں انھوں نے پہلے ہی بند کر رکھی تھیں ۔۔۔ اور وہ ایک لمحے کے لیے
بھی کھولنے کے قابل نہیں تھے۔

"زندگی کی بھیک مانگو مجھ سے"۔

"نہیں!" انسپکٹر کامران مرزا غرائے۔

"تب پھر ابھی یہ طوفان جاری رہے گا۔۔۔ لیکن ایک بات تو بتاؤ"۔

"کیسے بتائیں۔۔۔ منہ کھولنے کے قابل نہیں ہیں"۔

"اچھا سن لو۔۔۔ اب تم ریت میں دفن ہو جاؤ گے ۔۔۔ تمھاری
روحیں پرواز کر جائیں گی ۔۔۔ تو میں یہاں سے یہ جاؤں گا کہ میں نے تین
لڑکوں کی جانیں لے لیں یا نہیں"۔

"ہم کہہ چکے ہیں۔۔۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ ہے۔۔۔ اگر اس
کی مرضی ہے تو ہماری جانیں تمھارے ذریعے سے جائیں تو یہ اور بات
۔۔۔ لیکن اصل میں تو موت وہی دیتا ہے۔۔۔ یہ ہم پھر بھی تمھارا شکریہ ادا
.... دوسرے ابھی ہم زندہ ہیں۔۔۔ اور یہ بات نہیں کی جا سکتی۔

ارادے میں کامیاب ہو جاؤ گے" انسپکٹر کامران مرزا نے بمشکل یہ
الفاظ ادا کیے۔

"ریت کا طوفان جاری رہے گا"۔

"کوئی پروا نہیں" وہ چلا اٹھے۔

ریت ان کے ہونٹوں تک آ گئی۔

"آپ کیا کہتے ہو؟" اس نے پھر کہا۔

"وہی۔۔۔ جو پہلے کہتے رہے ہیں"۔

"تو کہے۔۔۔ اب تم اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہو"۔

عین اس وقت پروفیسر داؤد نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کوئی چیز منہ
پر دے ماری۔

******

اب انہوں نے اس جگہ کو ہاتھ سے ٹٹولا ۔۔۔ پھر ریت کو پکڑ کر اوپر کی
طرف کھینچا ۔۔۔ اچانک انہوں نے محسوس کیا ۔۔۔ کچھ اوپر اٹھ رہی ہے۔
ان کے چہرے پر جوش چھا گیا انہوں نے اور زور لگایا ۔۔۔ اور پھر انہوں
نے ایک عجیب منظر دیکھا ۔۔۔ ایک گول ستون سا اس گڑھے سے خود بخود
اوپر اٹھ رہا تھا۔

"اف مالک ۔۔۔ یہ ۔۔۔ صحرا میں کیا ہو رہا ہے" خان رحمان [illegible]
گئے۔

"صحرا میں منگل ہو رہا ہے" آفتاب بولا۔

"وہ ۔۔۔ وہ تو جنگل میں ہوتا ہے" محمود نے بوکھلا کر کہا۔

"اوہو ۔۔۔ بھلا اب ہم تمہارے لیے یہاں جنگل کہاں سے لائیں"

"میرا خیال ہے ۔۔۔ ہم نے ہیڈ کوارٹر کا دروازہ تلاش کر لیا ہے"
فرزانہ بولی۔

"کیا کہا ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر کا دروازہ ۔۔۔ یہ گول ستون"۔

"صحرا میں دروازہ ایسا ہی ہو سکتا ہے ۔۔۔ اور ہاں ۔۔۔ اس میں سے
دروازہ نکلے گا"۔

"ہاں! میں بھی یہی سوچ رہا ہوں"۔

اب انہوں نے چاروں طرف سے اس ستون کا جائزہ لیا ۔۔۔ اس میں
بھی ایک ہتھا سا نظر آیا ۔۔۔ اس کو جو پکڑ کر کھینچا گیا تو دروازہ کھل گیا۔
انہوں نے اس کے اندر سیڑھی دیکھی ۔۔۔ وہ نیچے گئی۔

"تو ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر صحرا کے نیچے ہے"۔ انسپکٹر جمشید پرجوش انداز
میں بولے۔

وہ اترتے چلے گئے ۔۔۔ جب ان کے پاؤں نیچے لگے تو یہ دیکھ کر حیرت
زدہ رہ گئے ۔۔۔ کہ وہ ایک بہت شاندار تجربہ گاہ میں تھے ۔۔۔ سائنسی آلات کا
ایک عجوبہ ان کے سامنے تھا ۔۔۔ ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ۔۔۔ وہ
سوچ بھی نہیں سکتے کہ صحرا کے نیچے سائنسی آلات کا ایک اتنا بڑا ہال بھی
ہو سکتا تھا ۔۔۔ لیکن وہاں کوئی نہیں تھا ۔۔۔ یوں لگتا تھا ۔۔۔ جیسے یہاں رہنے
والے بھاگ کر رخصت ہو گئے ہوں ۔۔۔ انہوں نے گھوم پھر کر اس کا جائزہ لینا
شروع کیا۔

"پروفیسر صاحب ۔۔۔ آپ کا خیال ہے"۔

"میں شاید خواب دیکھ رہا ہوں"۔

"جی ۔۔۔ کیا مطلب"۔

"صحرا کے نیچے اس قسم کی تجربہ گاہ کے بارے میں میں سوچ بھی نہیں
سکتا"۔

"لیکن ۔۔۔ اب سوچنے کی کیا ضرورت ہے ۔۔۔ یہ تو آنکھوں کے سامنے
ہے" خان رحمان مسکرائے۔

"ہاں واقعی ۔۔۔ یہ آنکھوں کے سامنے ہے"۔

"پروفیسر صاحب ۔۔۔ آپ کہاں ہیں ۔۔۔ اس وقت تو بہت [illegible]
[illegible] نظر آ رہے تھے"۔

انہوں نے آلات کا جائزہ شروع کیا۔۔۔ جوں جوں وہ دیکھتے گئے پروفیسر داؤد کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیلتی چلی گئیں۔۔۔ آخر انہوں نے دبی آواز میں کہا۔

"ان آلات کے ذریعے دوسرے سیاروں سے براہ راست رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے"۔

"کیا مطلب" وہ ایک ساتھ بولے۔

"زمین کے علاوہ بھی بہت سے سیارے اس کائنات میں گردش کر رہے ہیں۔۔۔ یہ آلات ان سیاروں سے رابطہ قائم کرنے کا ذریعہ ہیں"

"اف میرے مالک۔۔۔ اب میں سمجھا" انسپکٹر جمشید تڑپ گئے۔

"اور آپ کیا سمجھ گئے۔۔۔ ذرا ہمیں بھی بتائیں۔۔۔ تاکہ ہم بھی سمجھ سکیں"۔

"پہلے میں پروفیسر سے چند سوالات کروں گا۔۔۔ کیا اجازت ہے پروفیسر"۔

"ضرور۔۔۔ کیوں نہیں" اس بار پروفیسر کے انداز میں بھی بے چینی تھی۔

"اس لائبریری میں جو کتب تھیں۔۔۔ کیا وہ سب کی سب کائنات کے موضوع پر تھیں"۔

"ہاں بالکل" انہوں نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے۔۔۔ اس سیارے پر آبادی موجود ہے" انسپکٹر جمشید نے سرسراتی آواز میں کہا۔

"اف انسپکٹر جمشید۔۔۔ تم آخر کیا کہتے ہو" پروفیسر نے چلا کر کہا۔

"ایک انسان۔۔۔ اپنے ذہن سے دور دور کی نظر رکھنے والا انسان۔۔۔ جسے دوسری دنیا کی معلومات حاصل کرنے کا جنون ہے۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس وقت بتانے کے قابل ہو گیا ہوں"۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا بتانے کے قابل ہو گئے ہو"۔

ایسے میں انسپکٹر جمشید نے اپنے ساتھیوں پر ایک نظر ڈالی اور وہ بولے۔۔۔ مگر انہوں نے اپنا چہرہ کیوں چھپا لیا۔۔۔ اور کسی کا احساس ہونے لگا۔

"یہ کہ یہ سب کیا چکر ہے۔۔۔ آپ نے اب تک دراصل کس نظریے پر کام کیا ہے"۔

"تو پھر بتائیں۔۔۔ کس نظریے پر کام کیا ہے۔۔۔ اگر آپ بتا دیں گے تو۔۔۔" وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"ہاں بتائیں۔۔۔ اگر میں نے وہ نظریہ بتا دیا تو کیا ہو گا"۔

"میں تم لوگوں کو زندہ سلامت یہاں سے نکل جانے کا موقع دوں گا"۔

"ہم ایسے نہیں جائیں گے۔۔۔ جائیں گے تو اس کھیل کو ختم کر کے" انسپکٹر کامران مرزا فوراً بولے۔

"ایسا تو نہیں ہو گا [illegible] یہ کھیل ختم ہو [illegible]
شروع ہو گیا ہے"۔

"اچھی بات ہے۔۔۔ تو پھر [illegible] اس سیارے سے [illegible]
کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ [illegible] ہے۔۔۔ بالکل [illegible]
طرح۔۔۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا۔"

"جی نہیں" اس نے [illegible] کہا۔

"بلکہ وہاں بالکل اسی طرح کی آبادی ہے۔ ہم جیسے انسانوں [illegible]
ہیں۔ بلکہ ہمارے ہم شکلوں کی آبادی"۔

"اُف خدایا" اس نے [illegible]
اٹھا۔

"تب پھر [illegible] ۔ آپ [illegible] میں تبدیلی [illegible]
ایک انسان کو اس سیارے پر بھیج سکتے ہیں اور وہاں سے [illegible]
انسان کے مطابق [illegible]"۔

"ہاں! یہی بات ہے" اس بار [illegible]

"دیکھا۔۔۔ میں نے [illegible] بتا دیا تھا"۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں [illegible]
رہے [illegible] سمجھ میں آ گیا تھا۔"

"[illegible] کے علاوہ بھی [illegible] کر سکتے ہیں" [illegible]
مسکرایا۔

"آپ۔۔۔ یا شاید [illegible]" آفتاب کی [illegible]

"[illegible] میں [illegible]
[illegible] بھی ہے"۔

"[illegible] آپ [illegible] ہے۔۔۔۔ [illegible]
[illegible] آپ ان کی [illegible] میں [illegible] گئے ہیں"۔

"یہ سب اللہ کی مہربانی ہے۔۔۔ [illegible]
پروفیسر "[illegible] بلند آواز میں [illegible]

"ہاں" پروفیسر نے [illegible] آواز [illegible] سے کہا۔

"تو پھر [illegible]
[illegible]"۔

[illegible] ختم ہو چکی تھی۔

******

کائنات

"اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اس کے مثل سات زمینیں بھی بنائیں..... اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس نے ہر چیز کو اپنے علم سے گھیر رکھا ہے۔"

احادیث میں بھی سات زمینوں کا ذکر آیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کی طرح زمینیں بھی سات بنائی ہیں۔۔۔ اور ان تمام زمینوں پر اللہ تعالیٰ کے احکامات نازل ہوتے رہتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "کیا تم جانتے ہو کہ اس زمین کے نیچے کیا ہے" صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے نیچے ایک اور زمین ہے جس کا فاصلہ ہماری زمین سے پانچ سو سال کی مسافت پر ہے

پھر اس کے نیچے ایک اور زمین ہے جس کا فاصلہ اس زمین سے پانچ سو سال کی مسافت پر ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات زمینوں کی تعداد پوری فرمادی۔

مطلب یہ کہ ہماری اس زمین کے علاوہ چھ زمینیں اور ہیں ان سب پر بھی اللہ کے احکام نازل ہوتے ہیں..... مطلب یہ کہ وہاں بھی آبادی ہے۔ ذی روح بستے ہیں۔۔۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔ وہاں موت بھی ہے اور حیات بھی۔۔۔ وہاں تندرستی بھی ہے اور بیماری بھی۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"ہر زمین اور اس پر مخلوق ہماری طرح کی ہیں ان کا آدم علیہ السلام آدم علیہ السلام کی طرح ہے۔۔۔ ان کا نوح علیہ السلام نوح علیہ السلام کی طرح ہے ان کا ابراہیم علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہے۔ ان کا موسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے اور عیسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یعنی اگر میں تمہیں اس کی تمام تفصیلات بتادوں تو حیرانی
کے عالم میں ممکن ہے تم اپنے دل میں الجھن محسوس
کرو اور کفر کے نزدیک پہنچ جاؤ"۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی وضاحت حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں بیان فرمائی۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن عباس
[illegible] تمہاری طرح ابن عباس [illegible] وہاں بھی
رسول اللہ کی حدیث بیان کر رہا ہے"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسری زمینیں بالکل ہماری زمین کی طرح
ہیں یعنی جس طرح ہماری زمین کی شکل و صورت ہے.... اس میں مکہ
ہے المدینہ ہے.... عرب ہندوستان پاکستان ہے.... بالکل اسی طرح
دوسری دنیاؤں میں مخلوق آباد ہے۔ بلکہ ہر قسم [illegible] وہاں کی طرح
سب"۔

یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گئے۔ ان کے خاموش ہونے پر بھی
باقی لوگ کافی دیر تک خاموش رہے.... جیسے وہ سب سکتے کے عالم میں ہوں
..... "فرخان رحمان کی آواز ابھری۔

"انتہائی حیرت انگیز.... حد درجے حیران کن"۔

"لیکن مسٹر پروفیسر.... اب آپ کیا کہتے ہیں"۔

"میں بھی مارے حیرت کے گنگ ہوں" پروفیسر کی آواز ابھری۔

"ہت.... ٹھیک ہے.... آپ نے واقعی کسی اور زمین سے رابطہ کر لیا
ہے.... اور ہماری زمین پر انسان مر جاتا ہے.... اس کے مطابق دوسری
کے انسان ادھر آ جاتے ہیں" پروفیسر داؤد نے کانپ کر کہا۔

"ہاں! یہی بات ہے.... افسوس! میرا راز آج راز نہیں رہا" اس نے
حسرت زدہ انداز میں کہا۔

"تب پھر جو غائب ہو جاتے ہیں [illegible] ان کا کیا معاملہ ہے"۔

"وہاں بھی میرا ہم نام ایک پروفیسر ہے.... میں نے [illegible]
حاصل کرنے کے بعد سب سے پہلے اس سے رابطہ قائم کیا تھا.... [illegible]
یہ پروگرام بتایا تھا.... لہٰذا ہم دونوں کے درمیان یہ معاہدہ طے پا گیا کہ
ادھر والی مرے گا تو میں یہاں سے دوسری دنیا میں منتقل کر کے اس طرف
بھیج دوں گا۔ ادھر [illegible] کی مرے گا تو وہ اس [illegible] دوسرا [illegible]
[illegible] جب تیری زمین سے بھی [illegible] تو ہم [illegible] کر دیتے ہیں"۔

"[illegible] نہیں۔ میں [illegible] یہ ممکن نہیں ہے" [illegible]
[illegible]

"ہاں ایسا ہونا ممکن ہے۔ بلکہ سب ہو چکا ہے.... ہم آنکھوں سے
دیکھ چکے ہیں.... لیکن مسٹر پروفیسر آپ نے ایک بات پر غور نہیں کیا"۔

"وہ وہ کیا"۔

"[illegible] تو پھر بھی [illegible] آپ ایک انسان کو ادھر بھیجتے ہیں
ایک کو ادھر سے منگا لیتے ہیں.... ادھر [illegible] ایک خاندان کا مسئلہ حل ہوا

"اس کا مجھے بہت فائدہ ہو گا۔ میں تب پھانسی کے تختے پر چڑھوں [illegible]۔
موت جب آئے گی... [illegible] اس وقت تک تو میں جیتا رہوں
گا۔"

"لیکن یہ [illegible] تمہیں جیسی [illegible]۔ اور اگر تم خود [illegible]
[illegible] ... [illegible] سے متعلق [illegible]۔ تو وہ ساری دنیا
[illegible] ... یہاں [illegible] بعد [illegible]
میں جانا ہو گا۔"

"مجھے [illegible] ... میں اب تم سے [illegible] کر رہا ہوں... [illegible]
تم لوگوں [illegible] ہے گا۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا... [illegible] ہو گی۔"

"او کے۔ اب تم مرنے کے لیے [illegible] ... [illegible] فرزانہ
میں سے [illegible] نظر آ رہے ہیں... [illegible] غائب ہیں.........
[illegible]۔"

"یہ تو اور کمال ہے... تمہیں [illegible] اور ہم [illegible] پیچھے رہ
گئے ہیں... اب تم ہاتھ اوپر اٹھا دو [illegible] وقت تین پستول [illegible]
ہوئے ہیں۔"

فرزانہ کی آواز گونجی۔

"ہا ہا ہا" اس نے قہقہہ لگایا۔

"یہ قہقہہ بھی میں سمجھ [illegible]" فرزانہ کی آواز [illegible]۔

"تمہارے [illegible] — [illegible] سب مل کر [illegible] میں بھاگ سکو گے۔
چاہو تو چلو۔"

[illegible] ... ساتھ ہی اس کا قہقہہ [illegible]
[illegible] وقت میں [illegible] تھے [illegible] ... [illegible]
[illegible] ... اور وقت اس تک پہنچ چکی تھیں ... [illegible]
[illegible] سے [illegible] کے [illegible]۔ [illegible]
[illegible] میں داخل ہوئے اور دوسری طرف نکل گئے۔ یہاں
انہوں نے [illegible] قہقہہ لگاتے دیکھا... جب کہ وہ تینوں پریشان ہو گئی تھیں۔

"خدا حافظ ... آپ بھی [illegible]۔"

"ابھی کہاں [illegible] گے" اس نے قہقہہ [illegible]۔

انہوں نے دیکھا... وہ ایک [illegible] والا بوڑھا تھا۔ [illegible]
بال [illegible] ... اور ہر لحاظ سے وہ دشمن لگ رہا تھا
[illegible] ... اس کی [illegible] آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ تھیں
[illegible] اور بھی بہت تھا۔

"چلاؤ — تم بھی گولیاں۔"

"نہیں... ہم اپنی گولیاں ضائع نہیں کریں گے پروفیسر" انسپکٹر
جمشید مسکرائے۔

"کیا آپ اسے جانتے ہیں ابا جان" محمود نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں کیوں نہیں" وہ بولے۔

"غلط بالکل غلط... تم مجھے ہرگز نہیں جانتے... میں خود تمہیں ہوش سنبھالتے دیکھ رہا ہوں... اور میں تو پندرہ سال سے اس دنیا کے سامنے آیا ہی نہیں... جو کام بھی ہے یہاں میں نے اپنے ماتحتوں سے لیے ہیں۔"

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں۔"

"نہیں... نہیں... تم نہیں جانتے... میں کون ہوں۔"

"تب پھر سنو... تم پروفیسر خالد ان کے بھائی ہو... تمہارا نام [illegible] ہے۔"

"کیا؟؟" اس سب کے ساتھ وہ بھی پوری قوت سے اچھلا تھا۔

اس کی آنکھیں مارے حیرت کے نکل گئیں... وہ بھی بےشک [illegible] تھا... ایسے میں انسپکٹر جمشید نے [illegible] کے بجائے اس کی پیشانی پر ایک مکا دیا۔

جونہی مکا اس کی پیشانی پر لگا... ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن شل ہو گیا ہو... دوسری طرف اس پر ذرا بھی اثر نہیں ہوا تھا... چنانچہ اس سے [illegible] کر رہا۔

"ٹھیک ہے... ایک مکا اور مارو۔"

"اس کی ضرورت نہیں... ہم تمہیں مکوں کے بغیر قابو میں لے آئیں گے۔"

"وہ کیسے... ذرا پہلے وضاحت ہو جائے۔"

"ہم کیوں کریں وضاحت... ہم یہاں وضاحت کرنے نہیں آئے... بلکہ [illegible]... تم نے اس کام کے سلسلے میں اشفاق کی مدد لی ہوں... اور [illegible] کا مقصد اس منصوبے سے کیا فائدہ ہو گا... پوری دنیا [illegible] تو ہم بھی جانتے ہیں کہ اس طرح اسے کیا فائدہ ہو گا۔"

"میں اور اشفاق پوری دنیا پر حکمران ہوں گے۔"

"اور ادھر تم اس کے دھوکے میں آ گئے... جب تم لوگ پوری دنیا [illegible] کر چکے... تو جانتے ہو... کیا ہو گا... میرا مطلب ہے... آخر کیا تم جانتے ہو کیا ہوتا۔"

"کیا ہوتا۔"

"اشفاق پہلا کام یہ کرتا کہ تمہیں ختم کرا دیتا۔"

"نہیں... یہ راز میں نے اشفاق کو ابھی نہیں بتایا... یہ کس طرح ہو سکتا ہے... بس آلات اس نے بھیجے... اور اس کے ساتھی [illegible] سب تھے... صحرا میں ریت کا طوفان لانے کے آلات بھی وہی لوگ لائے تھے... اور ریت کا [illegible] بھی اسی کی طرف [illegible] ہے۔"

"یہ تو وہی [illegible] میں بتا چکا ہوں... لیکن یہ [illegible] ہو... ہم یہاں آ گئے... اب تم خود کو قانون کے حوالے کر دو۔"

"قانون... میرا بال بیکا نہیں کر سکتا... اب تو تم مجھے [illegible] مار ہی دو... تو میرا [illegible] نہیں... اصل بات یہ ہے کہ تم [illegible] میرے قبضے میں آ گئے ہو... تم میرے ایک ہاتھ کی بھی مار نہیں ہو۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کا جسم حرکت میں آگیا۔۔۔ پھر تو
اس کے ہاتھ اور پیر بجلی کی طرح حرکت میں آگئے۔۔۔ اور وہ گرتے
گئے۔۔۔ صرف دو منٹ میں وہ سب ڈھیر ہو گئے۔۔۔ اس نے پھر ان پر
طوفانی انداز سے کہ انہیں سنبھلنے کی مہلت ہی نہ ملی۔۔۔ جب وہ سب
گئے تو اس نے جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا۔ اس پر کسی سے رابطہ
اور بولا۔

"انسپکٹر جمشید اور ان کے تمام ساتھی اب میرے قبضے میں ہیں
میرے سامنے بے ہوش پڑے ہیں۔ ان کا کیا کیا جائے؟"

"ہلاک کر دو انہیں۔۔۔ ان کے بعد ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ
نہیں رہ جائے گی۔"

"او کے!" اس نے کہا۔ سیٹ بند کیا اور جیب میں رکھ لیا۔

لیکن اس نے اس کی گردن میں کوئی چیز ابھری۔۔۔ اس نے گھبرا کر
گلے کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کے گلے کے گرد ایک پتلی سی ڈوری کسی ہوئی
اور اس کی کمر کے پیچھے کھڑے انسپکٹر جمشید کے ہاتھوں میں اس ڈوری
دونوں سرے تھے۔۔۔ اور وہ ڈوری کو پکڑے اور کس رہے تھے۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا؟"

"زیادہ طاقت ور لوگوں کے ساتھ ہم لوگ ایسا ہی کرتے ہیں۔"

"لیکن۔۔۔ تم تو میرا مکا کھا کر گر گئے تھے۔۔۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔
کو میرا مکا لگ جائے اور وہ اس قدر جلد اٹھنے کے قابل ہو جائے۔"

"جب سب گر رہے تھے۔ تو میں نے خود وقت سے پہلے گر جانا
بہتر سمجھا۔ جونہی تمہارا مکا میری طرف بڑھا۔ میں گر گیا
کے مکا لگ گیا۔۔۔ یوں تم نے "میرے" کے درمیان کیا اداکاری کی
اس قدر مکا لگا ہی نہیں تھا۔ تم تو بس صرف گرنے کے اداکاری ... لگا کے
کے مکا لگ گیا ہے۔"

"ہاں انجینئر والی بات نہیں۔۔۔ یہ ڈوری۔۔۔ میرے ایک تجربے کی
ہے۔"

"کوشش کرو۔"

یہ کہتے ہی انہوں نے گلے کے گرد تین چار بل اور ڈال دیئے۔۔۔ اس
نے انگلیوں کی مدد سے ڈوری کو گلے سے الگ کرنے کی کوشش شروع
کی۔۔۔ لیکن جتنی اس نے ہٹانے کی کوشش کی۔۔۔ ڈوری اتنا ہی اور
کستی گئی۔۔۔ اب وہ چلا اٹھے۔

"ارے ارے۔۔۔ ہٹاؤ اس ڈوری کو۔۔۔ کھولو۔۔۔ یہ میرے گوشت میں
دھنس گئی ہے۔۔۔ میرا سانس رک رہا ہے۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ تم نے نہ جانے کتنے لوگوں کی جانیں لی ہیں۔۔۔ اگر
تم ہمارے ہاتھوں مارے گئے تو یہ کوئی بڑا ظلم نہیں ہوگا۔"

"دیکھو۔۔۔ تم اس طرح ڈاکٹر جو کی دشمنی مول لے رہے ہو۔۔۔ کیونکہ
میں نے اس منصوبے پر بے تحاشہ سرمایہ لگایا ہے۔"

"وہ ہمارا پہلے کب دوست ہے" انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"اب وہ بھی ست بھڑنے میں ... جمشید کا ساتھ دے رہے تھے
چونکہ سوں سے بھی مقابلے میں قادر ... دلچسپی تھی۔ ...
... جسم اور سینے میں خنجر دیا گیا اور یہ وہی وقت تھی کہ کئی ...
لگانے پر بھی ان کو تو زمین کتے تھے۔

"ہم... تم بہت پچھتاؤ گے۔ اشارہ جو میری مدد کو آئے گا...
وقت تم کیا کرو گے۔"

"اس وقت ہم اشارہ جو بھی دیکھ لیں گے۔"

"وہ..." اس نے گردن ... ہلا دی۔

پھر ان کے ساتھی ہوش میں آنے چلے گئے..... انہوں نے ...
جلد ہی ... پا کر حیرت زدہ ہو گئے۔

"یہ کیسے ہوا؟ ... ہوش ... میں لا..."

وہ لوگ بتانے لگے کہ یہ ... سب ہوش میں ...
سب سے ... دیکھ رہے تھے۔

"اب تمہارے پاس دو راستے ہیں۔ پہلا راستہ ہے ...
قانون ... کا۔ اس صورت میں تم شاید پھانسی کی سزا سے بچ جاؤ ...
سکتا ہے..... دوسرا ... اس صورت میں ہم تمہیں ...
... جس طرح ... دلیل کر ... چاہتے تھے۔"

"وضاحت کرو" اس نے پریشان ہو کر کہا۔

"جن لوگوں کو منتخب کرو گے تو ... پر ... چلے ہو..... نہیں
... اور جو وہاں سے ... انہیں ...
... صورت میں تمہارے ساتھ ... ہو گا..... تم یہ ... منظور نہیں
... تو ہم بھی تمہیں ... اب جو تمہیں پسند ہو.....
کرو۔"

"مجھے سوچنے دو۔"

"ضرور... لیکن ..... خوب سوچو" ...

"میں آپ کے ساتھ تعاون کروں گا۔"

"بہت خوب... تب ... آپ ... ان لوگوں کو ...
... کا عمل شروع کرو۔"

"ابھی وقت ہے۔"

وہ ... اس کا ...
... اس ... کام شروع کیا.....
... بھری۔

... رہا ہے..... اس؟"

* * * * *

دونوں طرف

"ہیلو... پروفیسر داؤد... کس طرف بھی خاموش بات کر رہا ہے"۔

"اوہ اچھا... کیا حال ہے پروفیسر"۔

"بہت اچھا... وہ لوگ یہاں تک پہنچ گئے ہیں" اس نے مسکرا کر کہا۔

"کون... کون لوگ پہنچ گئے ہیں"۔

"انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھی"۔

"ہائیں... کیا واقعی" دوسری طرف سے حیرت میں ڈوبی آواز سنائی دی۔

"ہاں بالکل... اب میں اس کی بات ماننے پر مجبور ہوں اگرچہ [illegible] مجبور نہیں ہیں"۔

"آپ کا خیال غلط ہے پروفیسر" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"کیا مطلب... میرا کون سا خیال غلط ہے؟"۔

"یہ کہ میں اس کی بات ماننے پر مجبور نہیں ہوں"۔

"تب... تو کیا آپ بھی بات ماننے پر مجبور ہیں"۔

"ہاں بالکل" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن کیوں... سوال تو یہ ہے"۔

"اس لیے کہ میرے سر پر بھی یہی لوگ کھڑے ہیں"۔

"کیا... آپ کا مطلب ہے... انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھی ادھر بھی پہنچ گئے ہیں" پروفیسر نے بوکھلا کر کہا۔

"ہاں بالکل... ہم ان کی بات ماننے پر مجبور ہیں"۔

"اف... کیا ہمارے دوسرے بھی تفتیش کرتے ادھر آ [illegible] پروفیسر [illegible] تک پہنچ گئے ہیں" انسپکٹر جمشید نے چونک کر کہا۔

"بالکل... اگر یقین نہیں... تو اس طرف جا کر دیکھ لیں"۔

"ضرورت نہیں... اس کی ضرورت نہیں... تم لوگوں [illegible] ادھر [illegible] ہوں [illegible] اسے وہاں بھیج رہا ہوں... آپ یہیں [illegible] ہیں... میں ادھر [illegible] بھیج رہا ہوں"۔

"اوہ اچھا... اس کا مطلب ہے... ہمارا منصوبہ ناکام ہو گیا... ہم [illegible] طرح نہیں بچ سکیں گے"۔

"نہیں... بالکل نہیں"۔

"افسوس... صد افسوس... اچھا میں [illegible] رہا ہوں [illegible] آپ [illegible]"۔

اب وہ آلات کی طرف متوجہ ہو گیا... پھر ایک سکرین روشن ہو گئی
..... اس میں باری باری وہ لوگ نظر آنے لگے... جو زندہ ہو گئے تھے
اور سکرین خاموش ہوتی چلی گئی.....
یہ عمل آدھ گھنٹے تک جاری رہا۔ آخر کار پروفیسر نے گھبرائے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"میں اپنا کام پورا کر چکا ہوں۔"

"یہ ہمارے غائب لوگ واپس آ گئے ہیں۔"

"ہاں! آپ پوچھ لیں۔"

سب سے پہلے تو وہ خلا کے ممبر لائے... ... ملے ...

"... خالی دی... سب نے اپنا نام بتاتے ہوئے پوچھا

"آپ کے بھائی واپس آ گئے ہیں۔"

"ہاں انسپکٹر صاحب... یہ آپ کا کام ہے۔"

"یہ سب اللہ کی مہربانی ہے۔"

"اوہ... اوہ" ان کے منہ سے نکلا۔

پھر انہوں نے دوسرے لوگوں کو اطلاع دی... ...
معلومات لیں اور ... ہوئے بولے۔

"... تو وہ لوگ ہیں جنہیں میں جانتا ہوں... ان کے علاوہ ...
... کی ہے... ان کی بھی ... ہو جائے۔"

"اچھا!" اس نے کندھے اچکائے اور پھر مشین دوبارہ میں مصروف ہو گیا
... دو گھنٹے تک وہ اس کام میں مصروف رہا... آخر اس نے کہا۔

"کام مکمل ہو گیا ہے۔"

"شکریہ... اب ہم اپنے پروفیسر صاحب سے بات کر لیں ذرا" یہ کہہ
کر وہ ان کی طرف مڑے۔

"ہم اسے اغوا کر کے دور لے جائیں۔"

"یہ ہمارے معاہدے کے خلاف ہے۔"

"او اچھا" یہ کہہ کر انسپکٹر جمشید مڑے اور پروفیسر کو اٹھایا۔

"ارے ارے... یہ کیا؟" وہ چلایا۔

"جو معاہدہ کیا ہے... اس کے مطابق عمل کر رہے ہیں..... ورنہ ہم
تمہیں یہیں چھوڑ کر چلے جاتے۔"

"میں اب بھی نہیں سمجھا۔"

"پھر وہ سمجھ گئے۔"

پھر وہ سب وہاں سے باہر نکل آئے اور اس جگہ سے دور ہوتے چلے
گئے یہاں تک کہ انہیں پیچھے چھوڑ دیا ... گئے۔

"اب اپنا رخ اس طرف کرو پروفیسر... جس طرف سے ہم آئے
ہیں... یعنی اپنے پلانٹ کی طرف۔"

"تت... تم... تم کیا کرنے جا رہے ہو۔"

"تمہارا یہ پلانٹ اب ایک دھماکے کی نذر ہے۔"

"نہیں نہیں... ہمیں تو اسے تباہ کرنا ہے... یہ تمہارے کام کی نہ رہے گی۔"

"جی نہیں... ہم یہ منصوبے ناکام و شان تک نہیں رہنے دیں گے... جس سے انسان ادھر سے ادھر ہو جائیں گے... جس سے پورے کرۂ ارض پر تسلط ہو جائے... بلکہ دوسرے سیاروں پر بھی قبضہ ہو جائے... اور پورے کرۂ ارض کا حکمران صرف ایک شخص یا ایک ملک بن جائے... ایسا ہم نہیں ہونے دیں گے" انہوں نے کہا... "دیکھا کیا ہو رہا ہے"۔

"نہیں سر نہیں"۔

وہ پوری قوت سے چلائے... ساتھ ہی ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور ہوا میں عمارت کا ایک ستون فضا میں بلند ہوتے دیکھا... اس عمارت میں اس پلانٹ کے ٹکڑے بھی شامل تھے... یہ ٹکڑے بہت بلندی تک گئے اور پھر نیچے گرتے چلے گئے...

پروفیسر پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے... ان کے منہ سے نکلا۔

"افسوس... میری پچھلے دو سال کی محنت برباد ہو گئی"۔

"ایسی محنت کس کام کی... جو مخلوق پر جبر کرنے کی بنیاد پر کی جائے" خان رحمان نے برا سا منہ بنایا۔

اور پھر ان کی واپسی شروع ہوئی... وہ سوچ رہے تھے... یہ کیس کہاں سے شروع ہوا تھا اور کہاں ختم ہوا تھا... پیچھے میں فاروق کی آواز گونج رہی۔

"اس کیس کے بارے میں تو بس یہی کہا جا سکتا ہے... کیس رے کیس... تیری کون سی کل سیدھی"

وہ مسکرانے لگے۔

آئندہ ماہ کے ناول کی ایک جھلک

محمود، فاروق، فرزانہ اور

انسپکٹر جمشید سیریز

ناول نمبر640

چکر کی تہ

مصنف : اشتیاق احمد

- اس بار کا ناول آپ کو بہت چکرائے گا۔
- اور کیوں نہ چکرائیں ..... ناول کا نام جو چکر کی تہ ہے۔
- بلکہ کیوں نہ چکرائیں جب کہ آپ کے کردار محض چکر بن کر رہ گئے تھے۔
- اس قدر سسپنس آپ نے بہت کم ناولوں میں محسوس کیا ہو گا۔
- مجرم نے انہیں تگنی کا ناچ نچا ڈالا۔
- ایک ایسا کیس جس میں انسپکٹر جمشید کے اندازے بھی غلط ثابت ہونے لگے۔
- اجرام خیری صدر کے دوست ان پر قاتلانہ حملے ہو رہے تھے۔
- صدر نے محمود، فاروق اور فرزانہ کو ان کے ہاں بھیجنے کا حکم دیا۔
- تینوں ان کے ہاں پہنچے اور عجیب و غریب حالات کا شکار ہو گیے۔
- آخر اجرام خیری کے دشمن کون تھے۔
- سابق کمانڈر چیف نے ایک فائل اجرام خیری کو دی تھی۔
- اس فائل میں کیا تھا۔
- اس فائل کو ان سے کن لوگوں نے چھینا اور کیوں۔
- اور پھر اجرام خیری کو غدار کہا گیا۔
- ایک تہ خانے میں کچھ لوگ قید تھے .. ان میں ایک عجیب قیدی بھی تھا۔
- ایک خط ..... جو ایک ماہ گزرنے پر صدر کو ملا۔
- اس خط میں کیا تھا۔
- صدر کی پریشانیاں اپنی انتہا کو چھونے لگیں۔

جب انسپکٹر جمشید کو میدان عمل میں اترنا پڑا۔

- خان رحمان اور پروفیسر داؤد ان کے ساتھ تھے۔
- یہ ناول آپ کو بار بار چونک دے گا... اور آخر میں آپ اچھل پڑیں گے۔
- آپ جب ساتھ [illegible] نہیں سے ..... یہ تو پندرہ بیس سال پرانے ناولوں میں لکھا گیا ہے۔
- [illegible] اب [illegible] کر لکھنے کے دوران میں بھی یہی محسوس کرتا رہا [illegible] کہ کہیں میری واپسی تو شروع نہیں ہو گئی۔
- اگر آپ بھی یہی محسوس کریں کہ خط ضرور لکھ دیں۔
- اس بار مجرم [illegible] دھوکا دے جائے گا..... آپ اس تک نہیں پہنچ سکیں گے۔
- پہلی [illegible] سوال کا جواب دے کر اڑھائی سو روپے نقد انعام بھی آپ حاصل کر سکتے ہیں۔

[illegible] پڑھیے — قیمت صرف - 60 روپے

فائدے کی باتیں

پندرہ [illegible] شاء اللہ آپ مندرجہ ذیل ناول پڑھیں گے ...

* چکر کی = (قیمت [illegible] روپے) [illegible] انتقام خوفناک ملسد نمبر 50 (قیمت 90 روپے) [illegible] کی خاص نمبر (قیمت 30 روپے) [illegible] خاص نمبر (قیمت 30 روپے)
* پہلی بات تو یہ ہے [illegible] ناولوں میں "کی خاص نمبر" پڑھ سکیں گے [illegible] کی مدت سے آپ کی فرمائش پر انہیں [illegible] شائع [illegible] امید ہے کہ خاص نمبروں کا یہ سلسلہ آپ کو پسند آئے گا۔
* اور اب آتے ہیں فائدے کی [illegible] طرف۔
* ان تمام ناولوں کی کل قیمت 210 روپے ہے [illegible] براہ راست ادارے سے منگوانے پر آپ کو یہ تمام ناول رعایتی قیمت 176 روپے میں ملیں گے ..... ناول [illegible] رجسٹرڈ [illegible] بھیجے جاتے ہیں۔
* پوسٹ مین آپ سے رعایتی قیمت سے 10 روپے زیادہ وصول کرے گا۔ اس طرح آپ کو یہ تمام ناول 186 روپے میں گھر بیٹھے ملنے کے ساتھ ساتھ 24 روپے کی بچت ہو گی۔
* وقت کی بچت ..... روپے کی بچت ..... [illegible] نکلنے میں [illegible]۔
* خط لکھ کر فوراً اپنا آرڈر نوٹ کرا دیں۔

اشتیاق احمد کے سنسنی خیز... ہنگامہ آرا... مزاح اور جاسوسی سے بھرپور ناول

آئندہ ماہ کے ناول

آئندہ ماہ آپ انشاءاللہ مندرجہ ذیل ناول پڑھیں گے...

[illegible] چکر کی تہ	( )	انسپکٹر جمشید	60روپے
[illegible] کھیل قیدی	([illegible])	مشترکہ مہم	90روپے
[illegible] کی واپسی	(خاص نمبر)	مشترکہ مہم	30روپے
[illegible] کا خوف	(خاص نمبر)	شوکی برادرز	30روپے

ان چاروں ناولوں کی کل قیمت 210روپے ہے لیکن براہ راست ادارے سے منگوانے پر آپ کو یہ تمام ناول رعایتی قیمت 176روپے میں ملیں گے.... ناول بذریعہ وی پی پی روانہ کیے جاتے ہیں۔

- پوسٹ مین آپ سے رعایتی قیمت سے 10روپے زیادہ وصول کرے گا۔ اس طرح آپ کو یہ تمام ناول 186روپے میں گھر بیٹھے ملنے کے ساتھ ساتھ 24روپے کی بچت ہوگی۔
- عین وقت پر گھر بیٹھے ناول حاصل کرنے کے لیے فوراً اپنا آرڈر نوٹ کروائیں۔

اٹلانٹس پبلی کیشنز [illegible] شاد روڈ ساندہ کلاں۔ لاہور

یہ کتب
سٹاک میں موجود ہیں

* ایک خط لکھ کر آپ یہ ناول رعایتی قیمت پر ادارے سے براہ راست منگوا سکتے ہیں۔
* کتابیں بذریعہ وی پی پی روانہ کی جاتی ہیں۔
* ڈاک خرچ ادارہ ادا کرے گا۔
* سٹاک میں موجود کتب کی فہرست ہر ماہ شائع کی جاتی ہے۔

نام ناول	قیمت	نام ناول	قیمت
بلیک ہول	120روپے	[illegible]	[illegible]روپے
جیرال + ابطال	66روپے	[illegible]	[illegible]روپے
جیرال	60روپے	[illegible]	30روپے
ابطال	60روپے	[illegible]	30روپے
فتح + شکست	60روپے	[illegible]	30روپے
[illegible] مردہ	60روپے	[illegible]	[illegible]روپے
[illegible] دور	60روپے	[illegible]	30روپے
[illegible] کاجل	60روپے	[illegible]	30روپے

نام ناول	قیمت	نام ناول	قیمت
[illegible]	60 روپے	[illegible]	30 روپے
تصویر کی موت	60 روپے	انسانی روبوٹ	30 روپے
[illegible]	45 روپے	ڈراپ کے جلاد	30 روپے
[illegible]	40 روپے	سیڈ کوارٹرز کی تلاش	30 روپے
[illegible] II	36 روپے	طوفانی واپسی	30 روپے
[illegible] III	36 روپے	ناسور کی موت	30 روپے
[illegible] قیامت I	36 روپے	یوڈا پر حملہ	90 روپے
[illegible] قیامت II	36 روپے	موت کا سفر	10 روپے
[illegible] قیامت III	30 روپے	تصویر کی تصویر	30 روپے
[illegible]	1 روپے		
[illegible]	15 روپے	مکان کا شکار	15 روپے
[illegible]	15 روپے	اونٹ رے اونٹ	15 روپے
[illegible]	15 روپے	[illegible] کی قید	15 روپے
[illegible]	15 روپے	ثبوت	15 روپے
[illegible]	15 روپے	چال [illegible]	15 روپے
[illegible]	[illegible] روپے		
[illegible]	15 روپے	شادی [illegible]	15 روپے

نام ناول	قیمت	نام ناول	قیمت
قاتل [illegible]	15 روپے	خوشبو کا پھندا	15 روپے
شکار قاتل	15 روپے	دولت کی [illegible]	15 روپے
سونے کا گھوڑا	15 روپے	[illegible]	60 روپے
قاتل کا قاتل	15 روپے	[illegible]	15 روپے
منصوبے کا اغواء	90 روپے	[illegible]	21 روپے
جرم کا انداز	15 روپے	[illegible]	15 روپے
چکور اڈھر	60 روپے	[illegible] کی واپسی	15 روپے
[illegible] میں لاش	30 روپے	جان لیوا عشق	10 روپے
[illegible] ملکہ	[illegible] روپے	اژدھے کا [illegible]	75 روپے
بڑی رکاوٹ	30 روپے	[illegible] (II)	[illegible] روپے
جنگ اور جنگ	60 روپے	منصوبہ [illegible]	10 روپے
خوف کی قید	10 روپے	[illegible]	[illegible] روپے
مقتول کون	30 روپے	[illegible]	30 روپے
[illegible] کا سمندر	100 روپے	[illegible]	30 روپے

خاص رعایت

تین سو روپے [illegible] 330 [illegible] رعایت حاصل کریں [illegible]

[illegible] کے لیے پتہ نوٹ فرمائیں - انداز بستی [illegible]

[illegible]

500 روپے کا نقد انعام

فرثان لا کا انعامی سوال

س:- مجرم نے کتابیں غائب کرنے کا پروگرام کیوں بنایا۔

سب سے پہلے موصول ہونے والے درست جواب پر مبلغ 500 روپے نقد ادا کیے جائیں گے۔

جوابات اس پتے پر ارسال کریں۔

اشتیاق احمد' بازار لوہاراں جھنگ صدر

آپ بھی پوچھیں

اس عنوان کے تحت آئندہ ماہ سے آپ کو ہومیو پیتھک مشورے دیئے جائیں گے۔

آپ اپنا کوئی مسئلہ' کوئی بیماری' کوئی عارضہ لکھ بھیجیں' اس پر غور کر کے ہومیو پیتھک دوا ڈاکٹر نوید احمد م ڈی ایچ ایم ایس' آر ایچ ایم پی تجویز کیا کریں گے۔

نوید ہومیو پیتھک کلینک بازار لوہاراں جھنگ صدر

پیارے انکل اشتیاق احمد

السلام علیکم!

"پوری موت" پڑھا۔ اس پر اردو ادب کے پرچے میں ایک سوال موجود تھا۔ سوال کچھ اس طرح تھا۔

سوال = اشتیاق احمد کے تازہ ترین ناول "پوری موت" کا تفصیلی جائزہ لیں نیز اس ناول میں نمبروں کی تقسیم واضح کریں۔ 10

میں نے اس سوال کا جو جواب تحریر کیا وہ کچھ اس طرح:

جواب = تعارف مصنف: اشتیاق احمد ایک جاسوسی ناول نگار ہیں۔ جو بچوں کے جاسوسی ادب کو بڑے سوز انداز میں منعکس کرتے ہیں کہ بچوں کے ساتھ ساتھ بڑے بھی ان کے ناول سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ دینی معلومات ان کے ناولوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہیں اور طنز و مزاح کو بھی نمایاں مقام حاصل ہے۔ غرض اشتیاق احمد نہایت متاثر کن مصنف ہیں۔ اسی لئے ان کے مداحین (سوری انگیز منر صاحب غلطی ہوگئی معاف کر دیں دراصل میں "قارئین" لکھنا چاہتا تھا) بے شمار ہیں۔

تعارف ناول: "پوری موت" اشتیاق احمد کا نیا جاسوسی ناول ہے اس میں مصنف اپنی انتہا پر نظر آتا ہے اور جاسوسی کے عروج پر۔ اس میں اس قدر سسپنس ہے کہ اگر کوئی کمزور دل اسے پڑھ لے اور سمجھ لے تو مارے سسپنس کے مر ہی جائے اور آئندہ کے لئے سستی سے توبہ کر لے۔ اس ناول میں "انسپکٹر جمشید" جو ان کے ناولوں کے مین کردار ہیں' شروع سے آخر تک غائب رہتے ہیں اور ان کے بچے "محمود' فاروق اور فرزانہ" میدان عمل میں نظر آتے ہیں۔ غرض ناول کا پلاٹ کوئی خاص نہیں تھا مگر اسے خاص اشتیاق احمد صاحب کی جاسوسی کی حس نے بنا دیا اور یہ ایک خوبصورت تفریحی اور معلوماتی شاہکار بن گیا۔

ناول کا تفصیلی جائزہ: اس ناول کا سرورق بالکل ناول سے الگ تھلگ اور مختلف تھا اس سرورق کا ناول سے 'آنکھوں کے چودہ طبق روشن کرنے کے بعد بھی' کوئی تعلق نہیں بنتا نظر آتا۔ بہرحال سرورق معیاری تھا اس کے بعد "حدیث شریف" کا کالم پہلے کی طرح نہایت اچھا تھا جنہیں پڑھ کر ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔ اشتیاق صاحب اس کالم میں مرزائیوں کے خلاف جہاد کر رہے ہیں' جو ایک کارنامہ ہے۔ "دو باتیں" طنز و مزاح' سسپنس اور سنجیدگی سے بھرپور تھیں۔ مصنف "دو باتیں" میں بھی سسپنس لے آئے' حیرت انگیز اور ناقابل یقین بات ہے۔ بہرحال ناول کا آغاز بڑے اچھے طریقے سے کیا گیا اور ایک حیرت انگیز طریقہ کار والے بلیک میلر کی داستان شروع ہوئی۔ ناول آغاز ہی سے بڑی رفتار پر تھا۔ آغاز میں چھوٹے باس کو انٹرو ڈیوس کیا گیا۔ پھر معاملہ صدر صاحب کے قتل کا بنتا نظر آیا اور اس طرح ناول کا بڑا باس سامنے آیا۔ اسے پہچان لینا بڑا آسان کام تھا اور جیسے ہی اس کی انٹری ہوئی وہ شک کی زد میں آ گیا لیکن چھوٹے باس کو بچانے کی کوشش میں ہاتھوں پسینہ آ گیا۔ بہرحال ناول چلتا رہا اور آخر میں جمشید صاحب پرانے طریقے سے مجرم کو لائے جو پرانا ہونے کے باوجود پسند آیا۔

نمبروں کی تقسیم: ناول کو 100 میں سے مندرجہ ذیل نمبر تقسیم کے ساتھ دیئے جا سکتے ہیں یا ناول کے کل نمبر 100 ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر سرورق	کل نمبر 10	حاصل کردہ نمبر 6
نمبر حدیث شریف	کل نمبر 5	حاصل کردہ نمبر 4

نمبر روانی	کل نمبر 5	حاصل کردہ نمبر
نمبر کہانی (ناول)	کل نمبر 50	حاصل کردہ نمبر0
نمبر طنز و مزاح	کل نمبر 30	حاصل کردہ نمبر
نمبر سسپنس	کل نمبر 10	حاصل کردہ نمبر
نمبر جاسوسی	کل نمبر 10	حاصل کردہ نمبر
	جمع کل نمبر 100	کل حاصل کردہ نمبر8

لہٰذا اس ناول میں اشتیاق صاحب کو 100 میں سے 68 نمبر دے کر پاس کیا

سکتا ہے۔

نتیجہ: سو اشتیاق احمد کا یہ ناول معقول سے کچھ زیادہ اچھا ثابت ہوتا ہے۔

جی انکل! آپ نے میرا جواب پڑھا ذرا مختصر لکھا ہے کیونکہ وقت تھوڑا کم اور تین گھنٹے پورے ہونے والے تھے۔ آپ سے درخواست ہے کہ میرے اردو ا کے پرچے کا یہ سوال آپ چیک کر دیں اور مجھے اس سوال میں حاصل کردہ نمبروں میں سے آگاہ کر دیں۔ مہربانی ہوگی۔ اجازت چاہوں گا۔ خدا حافظ

آپ کا قاری

زاہد محمود

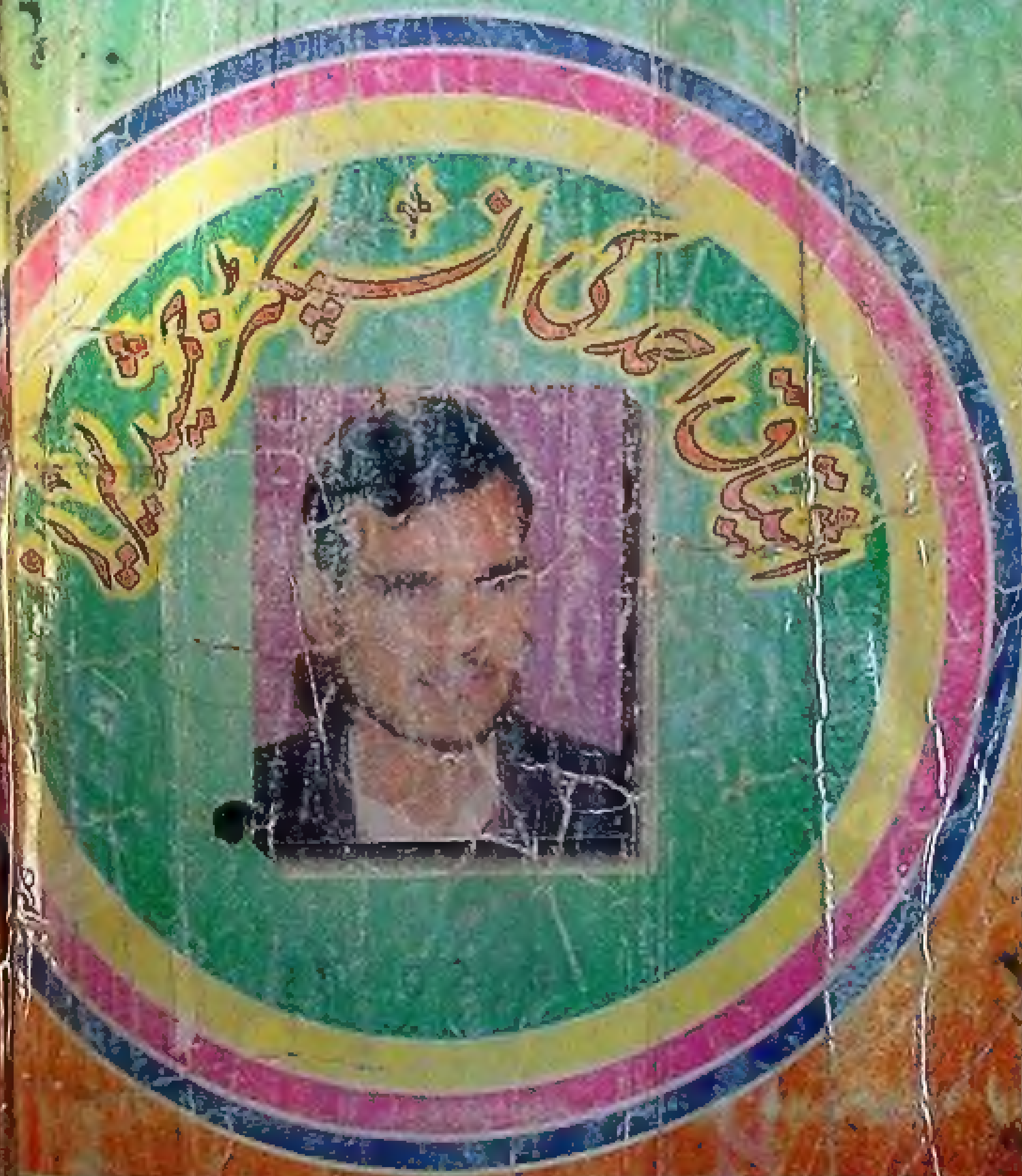
درجنز سوڈی سینٹر، ملہ چوک

لالہ زار ضلع راولپنڈی

☆☆☆

TIAQ AHMED

ISHTIAQ AHMED



ANDAZ PUBLICATIONS